ایک محدّثانہ تحقیق * ایک تحریری مناظرہ

حدیث شُربِ بولِ نبوی ﷺ

علامہ مفتی محمد اشرف القادری

Marfat.com

ایک محدّثانہ تحقیق ⦿ ایک تحریری مناظرہ

حدیثِ شربِ بولِ نبوی

: تالیف :

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات

(پاکستان)

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

سلسلہ اشاعت نمبر 10

نام کتاب .... حدیث شرب بول نبوی

تصنیف .... مفتی محمد اشرف القادری

سن تصنیف .... ۱۴۱۳ھ / 1992م

تاریخ اشاعت .... محرم الحرام ۱۴۲۱ھ / اپریل 2000م

بار .... اول

کمپوزنگ .... محمد عثمان علی قادری

پروف ریڈنگ .... مفتی محمد اشرف القادری

پیشکش .... اہل سنت اکیڈمی، نیک آباد

ناشر .... مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد

قیمت ....

﴿ ملنے کے پتے ﴾

☆ مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد بائی پاس روڈ گجرات ☆ شبیر برادرز، اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ☆ کاظمی پبلی کیشنز، ملتان

☆ مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ ضیاء الدین پبلی کیشنز، کھارادر کراچی

☆ مکتبہ عرفات، بوچڑ خان روڈ سیالکوٹ ☆ قادری کتب خانہ، 90 سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

☆ مکتبہ ضیائیہ رضویہ، بوہڑ بازار گلی تار گھر والی راولپنڈی ☆ مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور

☆ مکتبہ نوریہ رضویہ، وکٹوریہ مارکیٹ سکھر ☆ مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے. فیصل آباد

☆ مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی

Marfat.com

الاھداء

بندۂ ناچیز اپنی اس ناچیز تالیف کو

حُضُورِ

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِين، سَیِّدُ المحبُوبین، شفیعُ المُذنِبین،

امامُ الانبیاءِ والمرسلین، سیّدنا احمد مجتبیٰ، حضرتِ

مُحَمَّدِ مُصطفٰی ★[۱]

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم

کی بارگاہِ مقدّس و منوّر، و معطّر و معنبر میں انتہائی جذباتِ عقیدت وادب و عجز وانکساری کے ساتھ

"ھدیہ"

کرتا ہے۔

جن کے وجودِ اقدس واطہر کو حق تعالیٰ نے، شدّتِ لطافت وسُطوعِ انوار سے، تمام بشری کثافتوں اور ناپاکیوں سے منزّہ ومبرّا فرمایا۔

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَاَكْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءًا مِّنْ كُلِّ عَیْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

Marfat.com

اور جن کے فضلاتِ طیّبہ مُبارکہ کو ان کے خالق جَلَّ مَجدہٗ نے لوگوں کے لئے چشمۂ شفاء، وذریعۂ بَرکات، اور جہنّم سے بچنے کے لیے وسیلۂ نجات ٹھہرایا۔

؎ سُوئے دریا آوردہ اُم تحفہ صدَف
گر قبول افتد زہے عزّ و شرَف

ع:
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

طالبِ شفاء
راجیٔ بَرکات
جویائے رحمت
متمنّیٔ نظرِ عنایت
اُمیدوارِ عفوو مغفرت
طلبگارِ شفاعت
فقیرِ پُر تقصیر
کمترین امتی

محمد اشرف القادری

کَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ لَہٗ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا اَحْمَدَ، النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

الانتساب

میں اپنی اس تالیف کو

اپنے استاذِ مشفق

شمسُ الافاضِل، بدرُ الاماثِل، مرجع الفقہاء،
قدوۃ الاصفِیاء، زبدۃ الاتقیاء، دلیلُ العاشِقین،
رئیسُ المُدقّقین، امام المفسّرین، مِقدامُ المحدّثین،
محسنِ اہلِ سُنّت

حکیمُ الاُمّت **مفتی احمد یار خاں صاحب قبلہ**

قادری، نعیمی، اشرفی

کے اسمِ گرامی سے

"منسوب"

کر کے اپنے دل کی اتّھاہ گہرائیوں میں سکون اور مَسرّت محسوس کرتا ہوں۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ تعَالیٰ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً!

ع:
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

تلمیذِ حضرت المرحوم

نیاز کیش:

ابوعبداللہ و ابو عبدالرحمن
محمد اشرف القادری
عفاعنہ ربہ القوی

فہرست مضامین

۱	الاِھداء	3
۲	الاِنتِساب	5
۳	تقدیم	13
٤	تقریظ : ۱	19
٥	تقریظ : ۲	21
٦	مقدّمہ (احوالِ واقعی)	25
۷	اَلاِسْتِفْتَاءُ: ۱	34
۸	بعض صحابہ نے بولِ نبوی کو پی لیا، اس پر وہابیوں کا شدید انکار	34
۹	کیا یہ واقعہ حدیث پاک میں موجود ہے؟	34
۱۰	اَلْجَوَاب	35
۱۱	حدیثِ اول "رِوایتِ اُمیمہ" از طَبرانی و بیہقی بسندِ صحیح	35
۱۲	حدیثِ دوم "روایتِ اُمّ اَیمن" از ابو یعلیٰ، حاکم، دارَقُطنی، طَبرانی وابو نُعَیم	37
۱۳	اِن حدیثوں پر جامعہ اثریہ جہلم کے وہابی مفتی کے اعتراضات	39
۱٤	فوٹو کاپی	41
۱٥	اَلاِسْتِفْتَاءُ: ۲	42
۱٦	اعتراضات کہاں تک درست ہیں؟	42
۱۷	اَلْجَوَاب	43

۱۸. ﴿احادیثِ نبویّہ پر وہابی اعتراضات کا جواب﴾ 45

۱۹. ☆"احادیثِ طبرانی" پر وہابی جرح اور اس کا جواب☆ 46

۲۰. آغازِ تنقید بے اصولی، اور الٹی روش 46

۲۱. "احادیثِ طبرانی" پر وہابی مفتی صاحب کی جرح 46

۲۲. ☆جواب☆ 47

۲۳. دھوکہ دہی، وحق پوشی (حدیثِ اُمِّ ایمن بروایتِ ابو مالک نخعی میں حدیثِ طبرانی کا حصر) 47

۲٤. مُعجَمِ طبرانی میں ایسی تین حدیثیں ہیں: ۱. حدیث اُمَیمہ ۲. ایضاً ۳. حدیثِ اُمِّ ایمن 47

۲۵. صحیح الاسناد حدیثِ اُمَیمَہ اصل معجَمِ طبرانی سے 49

۲٦. راویوں کی توثیق، امام نورُالدّین الھیثمی سے 50

۲۷. تمام راویوں کی فرداً فرداً توثیق، ائمۂ حدیث واکابرِ وہابیہ سے 51

۲۸. ایک ضعیف سند کو لیکر حدیث کی دیگر قوی سندوں کو بھی ضعیف کر دکھانا، کہاں کا انصاف ہے؟ 56

۲۹. احادیث و فضائلِ نبوی کے ساتھ مجرمانہ لاپرواہی وتعصُّب کا سلوک کیوں؟ 57

۳۰. ☆"حدیثِ اُمِّ ایمن" کی تضعیف کا جواب☆ 59

۳۱. ☆پہلا جواب☆ 59

۳۲. قاضی عیاض، اور امام دارقطنی کی تصحیح 59

Marfat.com

٣٣. امام قسطلانی کا اسی پر صاد کرنا 60

٣٤. اِمامِ نوَوِی کی تصحیح 62

٣٥. امام ملاّ علی القاری نے بھی اسے صحیح ٹھہرایا 63

٣٦. ائمۂ محدِّثین کی جماعتِ کثیرہ کی طرف سے حدیث کی توثیق 65

٣٧. تصحیحِ ائمہ کا مدار ابو مالک والی ضعیف روایت نہیں، دیگر قوی اسانید ہیں 65

٣٨. حدیثِ اُمِّ ایمن کی ایک سند جو ابو مالک نخعی کے ذکر سے پاک ہے 67

٣٩. "عِلَل" دار قطنی کے حوالے سے ایک شبہے کا اِزالہ .. 70

٤٠. ائمہ کی قوی اسانید کا ہمارے سامنے نہ ہونا، صحّتِ حدیث میں قادح نہیں 71

٤١. ☆دوسرا جواب☆ 71

٤٢. اصل دلیل حدیثِ اُمَیْمَہ و حدیثِ اُمِّ ایمن کی قویُّ الاِسناد روایات ہیں، روایت ابو مالک نخعی محض مُتابِع ہے 71

٤٣. ☆ تیسرا جواب☆ 72

٤٤. فضائل میں ضعیف حدیث بھی مقبول ہوتی ہے 72

٤٥. ☆"حدیثِ بیہقی" پر تنقید، اور اس کا جواب☆ 73

٤٦. وہابی تنقید 73

٤٧. ☆جواب☆ 73

٤٨.	خلطِ مَبحث، حواس باختگی یا مکاری	73
٤٩.	تنقیدِ مزید	74
٥٠.	امام سُیوُطی پر غلط بیانی کا الزام	75
٥١.	جواب	75
٥٢.	امام سُیوُطی کی عادت	76
٥٣.	ناقِد کے تعاقُب میں "سُننِ بیہقی" کی طرف پیش قدمی	77
٥٤.	"سُننِ بیہقی" سے شربِ بوَل مبارک کی مکمّل اور صحیح حدیث	77
٥٥.	حدیث کو کہیں مختصر اور کہیں مکمّل بیان کرنا طریقۂ محدّثین ہے	80
٥٦.	وہابی ناقِد کی، بیہقی کی پوری حدیث سے چشم پوشی	81
٥٧.	☆"حدیثِ نسائی" و "حدیثِ ابو داؤد" پر گفتگو☆	82
٥٨.	وہابی تنقید	82
٥٩.	☆جواب☆	82
٦٠.	لایعنی تنقید	82
٦١.	نسائی وابوُداؤد کے اختصار کی، اکابرِ محدّثین سے تکمیل	83
٦٢.	امام سُیوُطی سے حدیث کی تکمیل	84
٦٣.	وہابی ناقد کی انتہائی سنگدلی وبد ترین حق پوشی	86
٦٤.	امام ابنِ عبد البرّ المالکی سے حدیث کی تکمیل	86
٦٥.	امامِ مَناوی وامامِ ہیثمی، نیز نصف درجن کبار حُفّاظِ محدّثین	

Marfat.com

کی سندوں سے حدیث کی تکمیل 90

٦٦. دیدۂ کور کو کیا آئے نظر؟ کیا دیکھے؟ 92

٦٧. ☆"مستدرکِ حاکم" کی حدیثوں پر جرح

اور اس کا جواب☆ 94

٦٨. "حدیثِ اُمِّ ایمن" کی رِوایتِ حاکم پر تنقید 94

٦٩. ایک اور اعتراض کی طرف اِشارہ، جس تک چالاک ناقد

کی رسائی نہ ہو سکی 94

٧٠. ☆جواب☆ 95

٧١. ایک سند کے ضُعف سے "حدیث" دیگر اسانید کے

اعتبار سے ضعیف نہیں ہو جاتی 95

٧٢. امام ذہبی کا "حدیثِ اُمِّ ایمن" بطریقِ ابو مالک، پر سکوت

معنیٰ خیز امر ہے (اس کی توجیہات) 96

٧٣. ☆"روایتِ حاکِم" پر مزید تنقید☆ 97

٧٤. ☆جواب☆ 97

٧٥. ا: ناقدِ وہابی کی، حدیثِ نبوی میں تحریف و تلبیس 97

٧٦. ب: بے جا تنقید 98

٧٧. ج: حاکِم کے اختصار کی اکابرِ محدّثین نے تکمیل کر دی

ہوئی ہے 98

٧٨. د: ایک فرو گذاشت پر تنبیہ 99

۷۹. ☆ نتیجۂ تنقید ☆ 100

۸۰. ☆جواب☆ 100

۸۱. وہابی محقّق کی واضح غلط بیانی،.......... خلاصۂ جواب 100

۸۲. ناقدِ وہابی کی آخری بات: ''حدیثِ شُربُ البَول''کا ابو مالک نخعی پر انحصار 101

۸۳. یہ بھی سفید جھوٹ 102

۸۴. صحیح صورتِ حال 103

۸۵. کتابیــــــــات (مَراجع وماٰخذ) 104

۸۶. **جُزءُ اَحَادِیثِ شُربِ البَولِ النَّبوِیّ** 110

۸۷. اِبتدائیہ 111

۸۸. پہلی حدیث 114

۸۹. دوسری حدیث 116

۹۰. تیسری حدیث 119

۹۱. چوتھی حدیث 122

۹۲. پانچویں حدیث 126

۹۳. چھٹی حدیث 128

۹۴. ساتویں حدیث 130

۹۵. آٹھویں حدیث 132

۹۶. نوویں حدیث 134

۹۷. دسویں حدیث 137

۹۸. گیارہویں حدیث 140

۹۹. بارہویں حدیث 143

۱۰۰. تیرہویں حدیث 146

۱۰۱. چودہویں حدیث 148

۱۰۲. پندرہویں حدیث 151

۱۰۳. سولہویں حدیث 154

۱۰۴. سترہویں حدیث 157

۱۰۵. اٹھارہویں حدیث 159

۱۰۶. اُنیسویں حدیث 161

۱۰۷. کتابیات (مراجع وماخذ) 166

(ختم شد)

Marfat.com

تقدیم

از

مد ظلہ العالی

حضرت مولانا علامہ محمد رضاءُ الدّین صدّیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انگریزی استعمار نے عالم اسلام پر اپنے غلبہ کے بعد اپنے اقتدار کے استحکام اور دوام کے لئے مختلف تدبیریں اور ہتھکنڈے آزمانے شروع کیئے۔ ان میں سے اہم ترین سازش یہ تھی کہ مسلمانوں کو اپنے مرکزِ مَحبّت سے دور کر دیا جائے۔ یہ مرکزِ محبّت جنابِ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔اس مقصد کے حصول کے لئے مستشرقین نے تحقیق کے نام پر کن کن مغالطہ آفرینیوں سے کام لیا؟ یہ ایک علیحدہ داستان ہے۔ اس تمام سلسلۂ شنیعہ کا سب سے الم ناک پہلو یہ ہے کہ انہیں اُمّتِ مسلمہ میں سے ایسے افراد مُیسّر آگئے جو دانستہ یا نادانستہ ان کے آلۂ کار بن گئے۔

ان صاحبانِ کج اندیشہ کو غلط فہمی یہ ہو گئی کہ وہ اپنے تئیں عقیدۂ توحید کا تحفُّظ فرما رہے ہیں۔ اِنھیں کمالاتِ رسالت مآب کا اعتراف اور اس کا اعلان اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمتوں کے مُنافی محسوس ہونے لگا۔ حالانکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اللہ تبارک و تعالیٰ کے عِرفان کی

منزل کا حجاب ہر گز نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے ذریعے تو اس خداوند قیوّم و قادر کی بے پایاں قدرتوں کا اور اس کی شانِ خلّاقیّت کی نادِر کاریوں کا (اپنے اپنے ذوق اور نظر کے مطابق) اِدراک ہوتا ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنہیں اللہ ربُّ العزّت نے اپنے محبوب ﷺ کی صحبت سے مشرف فرمایا، ان کے دیدۂ بیدار اور چشمِ حقیقت کشاء کا فیصلہ تو ان نام نہاد مُدّعیانِ علم و دانش کے بالکل بر عکس تھا۔ انہوں نے جنابِ رسالت پناہ ﷺ کو کبھی بھی بشَریّت کے محدود ظاہری پیمانوں سے پرکھنے کی کوشش نہیں کی۔ صحابۂ کرام نے اپنے پیارے اور من موہنے محبوب ﷺ کے لُعابِ مبارک کو جان لیوا بیماریوں کے لئے، اذِیّت ناک آبلوں کے لئے تریاق سمجھا۔ بڑے شوق اور سعادت سے آپ کے جانفزاد پسینہ کو حاصل کیا اور اپنے مشامِّ جاں کو معطّر کیا۔ آپ کے جسمِ معطّر و معنبر سے مس ہو کر آنے والے پانی کے لئے ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ آپ کے موئے مبارک کو حرزِ جاں بنایا۔ ان سے شفایاب ہوئے اور انہیں توشۂ آخرت قرار دیتے ہوئے اپنی قبروں میں رکھنے کی وَصیّت کی۔ آپ کے فضَلاتِ طاہرہ کو نوشِ جاں کیا، ان کے طیّب و طاہر اور نِظیف و لطیف ہونے کا اعلان واقرار بھی کیا اور کسی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہوئے۔

Marfat.com

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس حوالے سے کسی احساسِ کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یا کسی کجَ نظر اور کم فہم کے طعنۂ ملامت سے خوف زدہ کیوں ہوا جائے؟ شہد کے ذائقے، اس کی افادیّت اور شفابخشیوں کا کسے اِدراک نہیں؟ کیا یہ ایک ننھّے سے کیڑے کا فضلہ نہیں ہے؟ قدرت نے اس کے جسم میں وہ نظام رکھ دیا ہے کہ جو کچھ اس کے مرحلۂ انہضام سے گزر جاتا ہے انسانیّت کے لئے فیض بخش و فیض رَساں ہو جاتا ہے! ریشم کی ملائمت اور حسُن سے متاثّر ہونے والوں نے اور اس کی بے ساختہ تحسین کرنے والوں نے کبھی سوچا ہے کہ قدرت نے اس مُعجِز نظامی کا ذریعہ بھی ایک ننھّے سے کیڑے کو بنایا ہے۔ اور یہ پھلدار درخت اور قوّت بخش خوراک کا ذریعہ بننے والے پودے زمین سے جو کچھ کشید کرتے ہیں اسے خوش ذائقہ اور خوشبودار پھلوں کی صورت میں ہمارے حوالے کر دیتے ہیں۔ اگر کسی کا فہم رسا اللہ کی سب سے اَرفع و اعلیٰ اور طیّب و طاہر تخلیق کے جسَدِ ناز سے وابستہ ہونے والے اور مرحلۂ انہضام سے گزر کر آنے والے تبرُّکات کو شہد سے زیادہ شفابخش، پھلوں سے زیادہ مفید اور پھولوں سے زیادہ سامان فرحت و طراوت سمجھے تو اس میں حیرت کی کون سی بات ہے؟ اس حقیقت کے اظہار سے اس درجہ نفور و گریزاں ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

Marfat.com

زیرِ نظر کتاب ہمارے دَور کے مستند اور معتبر عالمِ دین حضرت علّامہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب کے تبحّرِ علمی، تحقیقِ اَنیق اور ژرف نگاہی کا شاہکار ہے۔ کتاب کے مقدِّمہ اور تقریظات کے مطالعہ سے آپ اس تالیف کے پس منظر سے اور اس تمام واقعہ سے آشنا ہوں گے، جس کے تناظُر میں یہ تحقیق منظرِ عام پر آئی ہے۔

جن احباب کو حدیث شریف، اُصولِ حدیث، اور فنِّ اَسماءُ الرِّجال سے ذرا بھی واقفیّت ہے، وہ اس مختصر شہ پارے کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ حضرتِ علّامہ نے موضوع کو بڑی خوبصورتی سے نِبھایا ہے اور موضوع سے تعلّق رکھنے والی تمام گتھیوں کو علیٰحدہ علیٰحدہ اس طرح سُلجھادیا ہے کہ مجالِ انکار نہیں رہتی۔ مولانا نے صحابۂ کرام سے شرُبِ بَولِ نبوی کا اِثبات کیا ہے، اور اَحادیثِ مبارَکہ کی صحّت کے دلائل فراہم کیے ہیں۔ ان کے رِجال کے متعلق مُحدِّثانہ اُسلوب میں گفتگو فرمائی ہے۔ اس حقیقتِ ظاہِرہ کا انکار کرنے والوں کی ناقابلِ رُستگاری گرفت کی ہے اور ان کی مغالطہ آفرینیوں کو سب کے سامنے ہُوَیدا کر دیا ہے۔ حضرتِ نقّاد نے شوقِ تحقیق میں جن روایات کو خلط ملط کر دیا تھا، مفتی صاحب نے انہیں علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمادیا ہے، اور اِس کی توضیح بھی کر دی ہے کہ محدّثین کرام بسا اوقات حدیثِ پاک کا صرف ایک ٹکڑا کیوں بیان فرماتے ہیں۔ آخر میں وہ

Marfat.com

تمام احادیثِ مبارکہ یکجا کردی گئیں، جن سے نفسِ مسئلہ کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے اور مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اِس کتاب میں حضرت علاّمہ کا موضوع "حدیثِ شُرب بُول کا اِثبات" ہے۔ طہارت یا عدمِ طہارت اِس کا موضوع نہیں، لیکن تمام احادیثِ مبارکہ کے یکجا ہو جانے سے مصنّفِ موصوف کا نقطۂ نظر اور اہلسُنّت کا مسلک و مؤقّف خود بخود واضح ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے علماء اور طلبہ کو بہت سے ایسے نادِر نکات یکجا میسّر آجائیں گے، جو بہت سی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد بھی ہاتھ نہیں آتے۔ راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ فی زمانہ جس طرح کی غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں، اور جانتے بوجھتے ہوئے حقائق کو جس طرح چھپایا جارہا ہے، ہمارے اُدَباء اور خطباء کو عوام النّاس کو بھی یہ نکات سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اس مرحلہ پر خاکسار کا جی چاہ رہا ہے کہ وہ اہلِ نظر کے سامنے، اور عوام و خواص کے سامنے ذرا شدّومدّ سے یہ سوال ضرور اٹھائے کہ آخر مسلمان کہلانے والے کچھ لوگوں کو جنابِ رسولُ اللہ ﷺ کے کمالات اور فضائل کے ذکر سے اس درجہ اِباء کیوں پیدا ہو گیا ہے؟ اس تالیف کے مطالعہ سے آپ دیکھیں گے کہ ایک پڑھے لکھے ہونے کا دعویٰ کرنے والے اور ایک مشہور و معروف ادارہ کے شعبۂ اِفتاء کی صدر نشینی کا اعزاز

Marfat.com

رکھنے والے کس درجہ خیانتِ علمی سے کام لے رہے ہیں؟ اس دور کا المیہ بن چکا ہے کہ کچھ لوگوں نے خود ساختہ عقیدوں کے بُت تراش لیئے ہیں۔ قرآن و حدیث اقوالِ صحابہ اور تعامُلِ اَسلاف سے کتنے ہی روشن اور نا قابلِ تردید دلائل میسّر آجائیں، وہ اپنی ہَٹ پر اَڑے رہیں گے۔ ہم اپنے ارد گرد بہت سے مَسالک کو دیکھ رہے ہیں، جن کا نشان امتیاز ہی حضورِ رِسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور دریدہ دہنی بن چکا ہے۔

ایسے میں اہلِ سنّت کے علماء، محقّقین اور اصحابِ تحریر و تقریر کی ذِمّہ داریوں میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیک آباد شریف کا خاندانِ قادریہ لِلّٰہِ الحَمدُ غیرت مندوں کا خاندان ہے۔ جنھوں نے ہمیشہ اپنے فرائض کو کما حقّہٗ، اَدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ ربُّ العزّت اِن کی ہَمہ جہَت کاوشوں اور خدمات کو قبول فرمائے! اور قسّامِ اَزل سے ہم سب کو ان کی تقلید کی توفیق اَرزانی ہو!

زاویہ نشین

محمد رضاءُ الدّین صدّیقی

۸، سی دربار مارکیٹ لاہور۔

۳۰ ماہ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۰ھ / ۶ اپریل ۲۰۰۰ء

Marfat.com

تقریظ

۱

مد ظلہ العالی

حضرت شیخ الحدیث علاّمہ مولانا مفتی محمد عبدُ القیّوم ہزاروی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ۔

حضوُر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بول شریف کو پینے کے بارے ایک سوال کے جواب میں مفتیِٔ اہلسنّت مولانا مفتی محمد اشرف القادری (دارُالِافتاءِ جامعہ قادریّہ نیک آباد گجرات) نے اُصولِ فتویٰ کے مطابق جواب دیا، اور واقعہ کے اِثبات میں امامِ جلالُ الدّین سُیوُطی رَحِمَہُ اللّٰہُ تعَالٰی کے حوالہ سے طَبرانی اور بَیہقی کی حدیث نقل فرمائی۔

اس پر جہلم کے ایک غیر مقلِّد وہابی مولوی صاحب نے چند کُتُب حدیث کا ذکر کر کے مفتی صاحب کے جواب کی تغلیط کرتے ہوئے واقعہ کا انکار کیا۔

غیر مقلِّد مولوی صاحب کو یہ غلط فہمی تھی کہ اہلسُنّت کے علماء کُتُبِ حدیث سے علاقہ نہیں رکھتے، اور صرف فقہ پر نظر رکھتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے چند کُتُب کو ذکر کر کے اپنی حدیث دانی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن ان کو یہ معلوم نہیں کہ قرآن وحدیث کے معانی کا فہم تفقُّہ فِی الدّین کے

Marfat.com

بغیر ممکن نہیں ورنہ امام المفسّرین والمحدِّثین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے "اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ" کے الفاظ سے دُعا نہ فرمائی جاتی۔ اور نہ ہی امامِ ابو عیسی ترمذی رحمہُ اللہ تعالیٰ جیسے عظیم محدّث کو "اَلْفُقَھَاءُ وَھُمْ اَعْلَمُ بِمَعَانِی الْحَدِیْثِ" کے اعتراف کی مجبوری ہوتی۔

در حقیقت تفقّہُ فِی الدِّین ہی ایک ایسا مرتبہ ہے جو متعدّد عُلوم کی تحصیل کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی مرتبہ سے قرآن یا حدیث کا فہم نصیب ہوتا ہے۔ اور جو قوم علوم کی تحصیل سے بے بہرہ، دین میں فقہ کی مخالف اور تفقّہُ فی الدّین کو شرک وبدعت قرار دے اس سے حدیث فہمی کی توقّع ہی عَبَث ہے۔

اِس حقیقت کی صَداقت کا ہی یہ کرشمہ ہے کہ غیر مقلِّد مولوی صاحب نے متعدّد کتُب کو دیکھا اور پڑھا، مگر اس کے باوجود وہ زیرِبحث مسئلہ کے متعلِّق حدیث کے فہم سے عاری رہے اور اپنی نافہمی کی بناء پر واقعہ کی نفی کر دی۔ جبکہ مفتیِ اہل سُنّت نے فقہ میں خداداد صلاحیّت کی بناء پر مولوی صاحب کی ذِکر کردہ کتُب میں سے ہی اس مسئلہ کا اِثبات کر دیا۔

(مفتی) محمد عبدُالقیّوم ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

Marfat.com

﴾ تقریظ ﴿

(۲)

مدظلہ العالی

حضرت شیخ الحدیث علاّمہ مولٰینا محمد عبدُالحکیم شرف قادری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

محبّت ایک عالمگیر جذبہ ہے، اس کے وُجود سے بڑے سے بڑا دہریہ بھی انکار نہیں کر سکتا، یہ جذبۂ لطیف جن لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے وہ اپنے محبوب کے عیُوب و نقائص پر نظر نہیں رکھتے، اس میں پایا جانے والا عیب انہیں دکھائی ہی نہیں دیتا، پھر اگر وہ محبوب ایسا ہو جس پر انسان ایمان لا چکا ہو، جسے خالقِ کائنات جَلَّ شَانُہٗ نے ہر عیب اور نقص سے منزّہ پیدا کیا ہو اس میں کسی عیب کے دیکھنے یا تلاش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نبیِّ اکرم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محبِّ صادق، علاّمہ شرف الدّین بُوصیری رَحِمَہُ اللّٰہ تعالٰی فرماتے ہیں ؎

۱: دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمٖ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمٖ

Marfat.com

۲ : فَإِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ ۢ بِفَمٖ

۱ : عیسائیوں نے اپنے نبی حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں جو بات کہی (کہ وہ خدا ہیں، یا خدا کے بیٹے ہیں) اسے چھوڑ کر نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں جو چاہو کہو اور مان لو۔

۲ : کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی کوئی ایسی حد نہیں ہے جسے انسانی زبان بیان کر سکے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے سب سے عظیم شاہکار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور آپ کے حیران کُن اِمتیازی اوصاف بیان کئے جائیں تو اہلِ محبّت سن کر سُبْحَانَ اللّٰہِ! مَاشَآءَ اللّٰہُ! کا وِرد کرنے لگتے ہیں، لیکن عقلِ محض بڑی حِیلہ جُو ہے، تسلیم و قبول کے راستے پر چلنے کی بجائے دلیل مانگتی ہے، دلیل پیش کی جائے تو بحث مباحثہ بلکہ کٹ حُجّتی پر اتر آتی ہے۔

ضلع گجرات کے ایک مولوی صاحب نے بارگاہِ رسالت میں گلہائے عِقیدت پیش کرتے ہوئے تقریر میں بیان کر دیا کہ نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کا بابرکت پیشاب بعض صحابہ نے پیا ہے، اس پر ایک دیوبندی مولوی نے اعتراض کیا کہ اس کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

انہوں نے جامعہ قادریّہ عالمیّہ، گجرات کے مفتی اور فاضِل جلیل مناظرِ اہلِ سُنّت مولانا مفتی محمد اشرف القادری مُدَّظِلّہٗ سے اِستفتاء کیا، مفتی صاحب نے امامِ اجلّ امام سُیوطی رَحِمہُ اللہُ تعالیٰ کی کتابِ مبارک ''خصَائِصِ کبُریٰ'' کے حوالے سے دو۲ حدیثوں سے اس امر کا ثبوت پیش کیا کہ دو صحابیہ خواتین نے نبیِ اکرم ﷺ کا پیشابِ مبارک پیا اور دونوں کو نبیِّ رحمت سراپا برکت ﷺ نے بشارت عطا فرمائی۔

اِس فتوے پر جہلم کے ایک غیر مقلّد مولوی صاحب نے طبع آزمائی کرتے ہوئے تنقید کی اور کہا کہ اوّل تو احادیث میں اس امر کا تذکرہ نہیں ہے، اور جن احادیث میں یہ تذکرہ ہے وہ ضعیف ہیں، کیونکہ ان احادیث کی سند میں ابو مالک نَخعی ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری زِیدَ مَجدُہٗ نے اس تنقید پر محدِّثانہ انداز میں گفتگو کی ہے اور تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ امامِ طبرانی اِس سلسلے میں تین حدیثیں لائے ہیں، جن میں سے ایک حدیث کی سند میں ابو مالک نَخعی راوی ہیں، باقی دو حدیثیں کیسے ضعیف ہو گئیں؟ امام نووَیؒ نے حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

کی حدیث کو صحیح قرار دیا، دیگر ائمۂ محدّثین کی تصحیح بھی پیش کی ہے۔ غرض یہ کہ انہوں نے معترض ناقِد کے ایک ایک اعتراض کا مُسکِت جواب دیا، جو ان کے محدِّثانہ تبحُّر کی واضح دلیل ہے۔ اِس مقالہ کے پڑھنے سے اہل سنت و جماعت کا اندازِ فکر اور ساتھ ہی دیوبندی اور غیر مقلِّد علماء کا رحجانِ طبع کھُل کر سامنے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ محبِّ مکرّم فاضل علاّمہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری مُدّظِلُّہ، کے علم و فضل صحت و تندرستی اور فیض و برکت میں مزید برکتیں عطا فرمائے! آمین!

محمد عبدالحکیم شرؔف قادری نقشبندی

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۱۴ رجب ۱۴۱۴ھ / ۲۸ دسمبر ۱۹۹۳ء

مقدّمہ :

احوال واقعی

بِسْمِ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِ رُسُلِهٖ، الْحَبِيْبِ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاُمَّتِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ:

ذُوالقعدۃِ الحرام ۱۴۱۲ھ کے پہلے عشرے کا واقعہ ہے کہ امام مسجد اہلسنّت وجماعت، موضع ہندووال، نزدِ لالہ موسیٰ، ضلع گجرات مِحبّی و مخلصی فی اللہ تعالیٰ مولوی باقر حسین صاحب سلّمہُ اللہُ تعالیٰ بندہ کے پاس آئے، اور بتایا کہ میں نے اپنی مسجد میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ :

"بعض صحابہ نے پیشابِ مُبارکِ نبوی، نوش کر لیا تھا۔"

سبحان اللہ! اس فضیلتِ نبوی کو سُن کر اہلِ محبّت کے ایمان تازہ اور دل باغ باغ ہو گئے۔ مگر گاؤں کے دیوبندی حضرات حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اِس فضیلت کو برداشت نہ کر پائے۔ خصوصاً ان کے مولوی صاحب تو اس قدر سیخ پا ہوئے کہ جوش میں آ کر چیلنج کر دیا کہ :

Marfat.com

"کسی صحابی نے حضور کا پیشاب پیا ہو، اس بات کا
حدیثِ پاک میں کوئی ثبوت نہیں۔ اگر کہیں ہو تو دکھاؤ!"

مولوی باقر حسین صاحب نے مزید بتلایا کہ دیوبندی بہت شور مچا رہے ہیں کہ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے، یہ سُنّی مولویوں کا گھڑا ہوا ڈھکوسلا ہے۔ اِس وجہ سے گاؤں کے لوگوں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے ہوئے مولوی باقر حسین صاحب نے احقر سے کہا کہ اہلسُنّت کی نظر آپ پر تھی، لہٰذا آپ کے پاس حاضر ہو گئے ہیں۔ ازراہِ کرم اِس مسئلے کا حوالہ تحریر فرما دیجئے! اور ساتھ ہی ایک تحریری اِستفتاء بھی پیش کر دیا، جس کا پورا مضمون پیشِ نظر کتاب کے آغاز میں مُندرِج ہے۔

دیوبندیوں کے حکیمُ الاُمّت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے ۱۳۲۹ھ میں "صحیح روایات" سے سیرتِ نبوی کے موضوع پہ ایک کتاب لکھی تھی۔ تھانوی صاحب اس کتاب کے حصّۂ شمائل میں، حدیثِ پاک کے ۲ دو واقعے نقل کرتے ہیں:

"وَشَرِبَتْ بَرَكَةُ بَوْلَهٗ، وَاُمُّ اَيْمَنَ خَادِمَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدَاهُ اِلَّا كَمَآءٍ عَذْبٍ طَيِّبٍ۔"

Marfat.com

ترجمۂ تھانوی: "اور بَرَکت رضی اللہ تعالی عنہا، اور آپ کی خادمہ اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالی عنہما نے آپ کا بُول پی لیا تھا، سو اُن کو ایسا معلوم ہوا جیسا شیریں نفیس پانی ہوتا ہے" (۱)

اِستفتاء کے جواب میں بندہ اگر تھانوی صاحب کی کتاب کا یہ ایک اِقتباسِ نقل کردیتا تو منکرین کا منہ بند کرنے کے لئے بفضلِہٖ تعالی اتنا ہی کافی ووافی ہوتا۔ لیکن کسے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ کو اِس گنہگار ہیچمدان سے اس عظیم فضیلتِ نبوی کی حدیث کی تحقیق کے سلسلے میں ایک خدمت لینا منظور تھا۔ بلاشُبہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس ناتواں پر بہت بڑا فضل ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ہُوا یُوں کہ بندہ کی نظر یکایک امام جلالُ الدّین السّیُوطی رَحِمَہُ اللہُ تعالیٰ کی کتاب "اَلْخَصَائِصُ الْکُبْریٰ" پہ پڑی۔ کتاب کو کھولا تو ۲/ ۲۵۲ پہ متعدِّد اکابر ائمۂ محدِّثین کے حوالے سے دو حدیثیں موجود تھی۔ جن

---

(۱) "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب": اشرف علی تھانوی "فصل اکیسویں، شمائل، قریبا آخر وصل چہارم" (ص: ۱۶۲)، طبع تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور۔

Marfat.com

میں ۲دو صحابیہ خاتونوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے، بَولِ مبارکِ نبوی کو پینے کا واضح تذکرہ موجود تھا۔ بندہ نے استفتاء کے جواب میں یہی ۲دونوں حدیثیں مع ترجمہ و تفصیلِ حوالہ نقل کر دیں، اور جواب مولوی باقر حسین صاحب کے سپرد کر دیا۔ مولوی صاحب یہ جواب لے کر گاؤں پہنچ گئے۔ جہاں اُنھوں نے جاتے ہی معزّزینِ دیہہ کی موجودگی میں دیوبندی مولوی صاحب کو یہ جواب دکھایا۔ انھوں نے بغور دونوں حدیثوں کو پڑھا اور خاموش ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تعالیٰ کہ ایک شاندار، اور ائمّہ دین کے نزدیک مسلّمہ فضیلتِ نبوی کے خلاف منکرین کا شور و غوغا ختم ہوا، اور ایک بار فتنہ فرو ہو گیا۔ دیوبندیوں کو سخت خجالت اٹھانا پڑی۔

مولوی باقر حسین صاحب نے بتایا کہ اس جواب کے ردّ، اور فضیلتِ سیّدُ الرُّسُل ﷺ کی حدیثوں پہ تنقید کی غرض سے دیوبندی مولوی صاحب نے گجرات اور نواح میں اپنے علمی مراکز کی طرف خوب دوڑ بھاگ کی، کہیں سے مطلب کا جواب نہ ملا۔ وہ بیچارے تھک ہار کر بیٹھ گئے۔

اِسی اثناء میں یہیں کے ایک صاحب جو اہلحدیث کہلاتے تھے، دیوبندی مولوی صاحب کے پاس آ کر کہنے لگے کہ آپ کے فرقے کے علماء نے اس جواب کا ردّ نہیں کیا تو کوئی بات نہیں۔ ہم اہلحدیثوں کے علماء

Marfat.com

اس کی تردید لکھیں گے۔ چنانچہ بندہ کی تحریر جس میں درجِ بالا دو حدیثیں لکھی ہوئی تھیں، لے کر یہ صاحب غیر مقلّدین وہابیہ کے بینَ الاقوامی شہرت یافتہ مرکز "جامعہ اثریّہ" جہلم کے مفتی صاحب کے پاس پہنچے، اور ہر قیمت پر جواب کے طلَب گار ہوئے۔ غیر مقلّدین وہابیہ حدیث اور فنِّ حدیث پہ اپنی اِجارہ داری سمجھتے ہیں۔ اِسی زُعم میں ان کے مفتی صاحب نے جوابُ الجواب لکھا، اور دونوں حدیثوں پہ خواہ مخواہ زبردست تنقید کر ڈالی، اور کچھ کتُبِ حدیث کے حوالوں کے اُلٹ پھیر سے ان حدیثوں کا بہر حال ضعیف ہونا ثابت کر دکھایا۔ فَیَا لَلْعَجَبْ! ؎

خِرَد کا نام جنُوں رکھ دیا، جنُوں کا خِرَد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

مولوی باقِر حسین صاحب کا کہنا ہے کہ جونہی وہابی مفتی صاحب کا جوابُ الجواب یا تنقیدی فتویٰ گاؤں پہنچا، منکرین بڑے خوش ہوئے، انہوں نے پھر سر اٹھایا، اور اس تنقیدی فتویٰ کے جواب کا اہلسنّت وجماعت سے پُرزور مطالبہ شروع کر دیا۔

بندہ کے فتویٰ لکھنے کے بعد کوئی پونے تین یا تین ماہ بیت چکے ہوں گے کہ ایک دن مولوی باقِر حسین صاحب یہ تنقیدی فتویٰ ساتھ لئے ہوئے بندہ کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے جب سے وہابیوں کا یہ تنقیدی فتویٰ

آیا ہے، منکرین نے بڑا اُودھم مچا رکھا ہے۔ لہٰذا اس کا مضبوط و مبسوط جواب درکار ہے اور ساتھ ہی اس کا استفتاء پیش کر دیا۔

اس صورتحال پہ غور فرمایئے! تو گویا یہ ایک تحریری مناظرے کی شکل بَن چکی تھی۔ چنانچہ بندہ نے اللہ کا نام لے کر اس کا تفصیلی جواب لکھا جس میں ''صحابہ کے بولِ مبارکِ نبوِی کو پینے'' کی اَحادیث پہ بفضلہٖ تعالیٰ محدِّثانہ اُصولوں کی روشنی میں، سَیر حاصل بحث کر کے، ان کے مفتیٔ ناقد کی ایک ایک تنقید اور ایک ایک اعتراض کے متعدِّد و مُسکِت جواب دے کر، اِن اَحادیث کی صحّت و حُجیّت کا بے غبار ہونا واضح کیا۔ اور جہلم کے اہلحدیث کہلانے والے مُفتیٔ خائن کا ہَر مرحلے پہ تعاقب کر کے، ان کے فضائِلِ نبَوِیّہ کے ساتھ تعصُّب، حق پوشی، مغالطہ آفرینی، خلطِ مَبحث، اور کِذب بیانی وغیرہا سے پردہ اٹھا دیا۔ چنانچہ ملاحظہ فرمانے سے ناظرین و قارِئین کو انشاءَ اللہُ تعَالیٰ خود پتہ چل جائے گا۔

فتویٰ کا مضمون تکمیلِ تحریر کے بعد مولوی باقر حسین صاحب کے سپُرد کر دیا گیا۔ جس کے بعد اِن کے گاؤں میں سے بِحَمدِہٖ تعالیٰ اِس فتنہ کا خاتمہ ہو گیا۔ مولوی صاحب سَلَّمَہُ اللہُ تعَالیٰ نے اس کی متعدِّد فوٹو کاپیاں تیار کروائیں، اور ضرورت مند اَصحاب کی نذر کیں۔ ایک کاپی گاؤں کے مذکورُ الصَّدر اہلحدیث صاحب کو بھی دی، تاکہ وہ اسے اپنے جامعہ اثریہ

Marfat.com

جہلم کے غیر مقلِّد مفتیِ ناقِد صاحب کی خدمت میں پیش کریں۔ کہ ان کے پاس کوئی جواب ہو تو اسے صفحۂ قرطاس پہ لائیں۔ خدا شاہد ہے کہ آج سات برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، مگر اہلحدیث کہلانے والے مفتیِ ناقِد صاحب بِاَلقَابِہٖ نے ابھی تک کوئی جواب دیا، نہ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ آئندہ کبھی دیں گے۔

یہ رضاؔ کے نیزے کی مار ہے، کہ عَدُوّ کے سینے میں غار ہے
کِسے چارہ جوئی کا وار ہے، کہ یہ وار وار سے پار ہے

اس فتویٰ کی فوٹو کاپیاں کاپی سے کاپی ہوتے ہوئے، دور دراز تک پہنچیں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ناظمِ اعلیٰ حضرت علاّمہ مفتی محمد عبدُالقیّوم ہزاروی مُدّ ظِلُّہٗ، اور شیخ الحدیث علاّمہ حضرت مولانا عبدُالحکیم شرؔف قادری مُدّ ظِلُّہٗ نے اس پر تقریظیں لکھّیں۔ بندہ نے اس پہ نظرِ ثانی کر کے جابجا راہنما عنوان قائم کر دیئے۔ اور گرامی قدر احباب کا مطالبہ ہوا کہ اِسے اِفادۂ خواص و عوام کے لئے کتابی شکل میں شائع کیا جائے مگر ''کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ۔'' طویل عرصے تک یہ کام بوُجوُہ ملتوی ہوتا رہا، اور یہ فتویٰ بندہ کے دیگر فتووں کی طرح، غیر مطبوعہ ''فتاویٰ'' کی فائلوں میں پڑا رہا، یا فوٹو کاپیوں کی شکل میں احباب کے پاس گردش کرتا رہا۔

Marfat.com

آخر کار برادرِ عزیزُ القدْر صاحبزادہ محمد مسعود قادری بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ عِلْمِہٖ وَعَمَلِہٖ مُدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''اہلسُنّت'' نیک آباد، گجرات نے اس کی کِتابت وطباعت اور اِشاعت کا دشوار گذار کام اپنے ذمّہ لیا۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ دُعا ہے کہ اَللّٰہ تعالیٰ موصُوف کو اس سعیِ جمیل پہ میری طرف سے اور جملہ اہلِ ایمان کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے! آمِیْنَ! بِجَاہِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَالْبَرَکَاتِ وَالتَّسْلِیْم!

ترتیبِ کتاب

کتاب کی ترتیب یوں ہوگی :

- اَوّلاً : ''حدیثِ شُربِ بَوْلِ مُبَارَک'' کے ثبوت کی بابت اِستفتاء : ۱

اور

- بندہ کی طرف سے بَصُورتِ فتویٰ اس کا جواب
- پھر : اہلحدیث مفتی صاحب کی طرف سے فتویٰ میں مندرجہ حدیثوں پر تنقیدات واعتراضات
- پھر : ان تنقیدات واعتراضات پہ جواب کی غرض سے، استفتاء : ۲
- اور پھر : بندہ کی طرف سے مدلل و مفصّل فتویٰ کی صورت میں جواب

اور آخر میں

"جُزْءٌ فِیْ اَحَادِیْثِ شُرْبِ الْبَوْلِ النَّبَوِیّ" ﷺ

درجِ بالا فتویٰ لکھنے کے زمانہ میں بحمدہٖ تعالیٰ بندہ کو اکابرِ محدّثین کی بہت سی اَسانید و تخریجات سے "شُرْبِ بَوْلِ مُبارَکِ نبوِی" کی متعدّد حدیثیں کُتُبِ اَئِمّہ میں دستیاب ہوئیں۔ بندہ نے ان سب کو علیحدہ ایک رسالہ کی شکل میں جمع و مُرتّب کر کے اس کا نام "جُزْءٌ فِیْ اَحَادِیْثِ شُرْبِ الْبَوْلِ النَّبَوِیّ" رکھا تھا۔ اس رسالہ کو بھی "پیشِ نظر کتاب" کے آخر میں شاملِ اِشاعت کیا جارہا ہے۔ تاکہ کتاب اپنے موضوع پہ ہر طرح مکمّل و مفید تر ہو جائے۔

آخر میں دعا ہے کہ ربِّ رَحیم وکَرِیم اس کتاب کو بندہ کے لئے صدقۂ جاریہ و ذخیرۂ آخرت و کفّارۂ سیّئات، اور مُحِبّینِ سرکارِ نبوِی کے لئے باعثِ ترقّیٔ عقیدت و موجِبِ اِزدیادِ محبّت، اور منکرین کے لئے سُرمۂ چشمِ بَصِیرت بنائے! آمِیْنَ! یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ! بِجَاہِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْنَ۔
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عبدہٗ الاضعف
اَبُو الْمَعَالِیْ وَابُو الْمَحَاسِنْ
محمد اشرف القادری
عَفَا عَنْہُ رَبُّہُ الْحَفِیُّ

جمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ / ۱۵ ستمبر ۱۹۹۹ء

Marfat.com

اَلْاِسْتِفْتَــــــــــــــــــــــاءُ: ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بحضورِ اقدس حضرت شیخُ التفسیر والحدیث، عالمی مبلّغِ اسلام، استاذ العلماء، علّامہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ!

بعد از سلام مسنون!

قبلہ ہمارے یہاں آج کل ایک مسئلے پہ بحث چل نکلی ہے۔ بات یہ ہے کہ میں نے اپنی مسجد میں وعظ کرتے ہوئے بیان کیا کہ:

"بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضورِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا پیشاب شریف پی لیا تھا۔"

اس پر گاؤں کے دیوبندی مولوی صاحب نے بڑے زور سے چیلنج کیا کہ:

"اس بات کا کسی حدیث میں ثبوت نہیں ہے، اگر کہیں ہو تو دکھاؤ!"

حضورِ والا کی خدمت میں مؤدّبانہ گزارش ہے کہ درجِ بالا واقعہ کا

Marfat.com

ثبوت حدیثِ پاک کے حوالے سے تحریر فرما کر اہلسُنّت کو سُرخرُو فرمائیں!

بہت مہربانی ہوگی۔ فقط والسّلام

نیاز کیش :

مولوی باقر حُسین

امام مسجد اہلسُنّت، نِندووال، نزدِ لالہ موسیٰ، ضلع گجرات

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْعَلَّامِ الْمِنْعَامِ الْوَهَّابِ

بِسْمِ اللّٰهِ، نَحْمَدُهٗ، وَنُصَلِّیْ، وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْحَبِیْبِ الْكَرِیْمِ.

لیجئے! ملاحظہ کیجئے!

ا : امامِ اَجلّ، حافظ، جلالُ الدّین عبدُ الرحمٰن بن ابُوبکر السُّیُوطی فرماتے ہیں :

"اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ، وَالْبَیْهَقِیُّ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ حُکَیْمَةَ بِنْتِ اُمَیْمَةَ، عَنْ اُمِّهَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ:

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَیْدَانٍ یَبُوْلُ فِیْهِ وَیَضَعُهٗ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ، فَقَامَ

Marfat.com

فَطَلَبَهُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ: اَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوا شَرِبَتْهُ بَرَّةُ خَادِمُ اُمِّ سَلَمَةَ الَّتِیْ قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (۱)

"طَبرانی اور بیہقی نے سند صحیح کے ساتھ حُکیمہ بنتِ اُمیمہ سے تخریج کیا، حُکیمہ نے اپنی والدہ حضرت اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ:

نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے یہاں لکڑی کا ایک پیالہ تھا، جس میں حضور پیشاب فرماتے اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک بار آپ اُٹھے اور اس پیالے کو طلب فرمایا تو اسے وہاں نہ پایا، تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ فرمایا وہ پیالہ کہاں ہے؟ (گھر والوں نے) عرض کیا کہ اسے اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ "بَرَّہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے، جو ان کے ساتھ سرزمینِ حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، پی لیا ہے۔ تو

---

(۱) "الخصائص الكبرى": السيوطى "ذكر الخصائص التى اختص بها عن امته الخ، قسم الكرامات، باب اختصاصه صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم بطهارة دمه وبوله وغائطه" (۲/۲۵۲)، طبع مطبعة دائرة المعارف، حيدر آباد، دكن۔

Marfat.com

نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ یقیناً اس نے ایک مضبوط حِصار کے ساتھ اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کرلیا ہے۔"

۲۔ یہی امام سُیوطی مزید فرماتے ہیں :

"اَخرَجَ اَبُوْیَعْلٰی، وَالْحَاکِمُ، وَالدَّارَ قُطْنِیُّ، وَالطَّبْرَانِیُّ، وَاَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا، قَالَتْ:

قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَۃٍ فَبَالَ فِیْھَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَۃٌ، فَشَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُہٗ فَضَحِکَ وَقَالَ: اَمَا اِنَّکِ لَایَتَّجِعَنَّ بَطْنُکِ اَبَداً۔ وَلَفْظُ اَبِیْ یَعْلٰی --اِنَّکِ لَنْ تَشْتَکِیَ بَطْنَکِ بَعْدَ یَوْمِکِ ھٰذَا اَبَداً۔" (۱)

"ابُو یَعْلٰی، حاکم، دارِ قُطنی، طَبرانی اور ابو نُعیم نے اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالی عنہما سے تخریج کیا، وہ فرماتی

---

(۱) "الخصائص الکبری" : السیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بھا عن امتہ الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بطھارۃ دمہ وبولہ وغائطہ" (۲/۲۵۲)، طبع مطبعۃ دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

Marfat.com

ہیں کہ :

نبیِّ اکرم صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات کو اُٹھ کر مٹّی کے ایک ٹھیکرے کی طرف تشریف لائے پھر اس میں پیشاب کیا۔ تو اُسی رات کے دوران مَیں اُٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس میں تھا میں نے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو مَیں نے حضور کو یہ واقعہ بتایا تو حضور ہنس پڑے، اور فرمایا: سنو! تمہارے پیٹ میں کبھی درد (بیماری) نہ ہوگی۔

اور اَبُو یعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں: کہ تم آج کے بعد کبھی بھی اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس نہ کروگی۔"

فَقَطْ۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

کَتَبَہٗ

(المفتی) محمد اشرف القادری

دارالافتاء

الجامعۃ القادریّۃ العالمیّۃ

خانقاہِ نیک آباد، بائی پاس روڈ، گجرات

۱۰ ذوالقعدۃِ الحرام ۱۴۱۲ھ

Marfat.com

جامعہ اثریہ جہلم کے وہابی مفتی صاحب کے اعتراضات

(اصل کی کمپوزنگ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد!

طبرانی میں یہ روایت موجود ہے جس میں آپ کے پیشاب کرنے اور ام ایمن کے غلطی سے پی لینے کا ذکر ہے لیکن اس کی سند میں "ابو مالک نخعی" راوی ضعیف ہے۔ (معجم الکبیر للطبرانی۔ صفحہ ۸۹ جلد ۲۵)

بیہقی میں یہ روایت تو موجود ہے لیکن اس میں ام ایمن کے پیشاب کے پینے کا ذکر موجود نہیں۔ اس میں صرف اتنے الفاظ موجود ہیں:

"عن حکیمة بنت امیمة بنت رقیقة عن امها قالت کان للنبی صلی اللہ علیه وسلم قدح من عیدانٍ تحت سریرہ یبول فیه باللیل"

(سنن الکبریٰ للبیہقی۔ کتاب الطہارۃ جلد اول صفحہ ۹۹)

نسائی شریف میں بھی یہ ہی الفاظ موجود ہیں اور اس میں بھی پیشاب پینے کا ذکر نہیں۔ (سنن النسائی بشرح السیوطی جلد اول صفحہ ۳۰)

ابو داؤد میں بھی یہی الفاظ ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا

Marfat.com

ذکر نہیں۔

حاکم میں یہ روایت موجود ہے جس میں پیشاب کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن اس سند میں وہ ہی مخدوش اور ضعیف راوی ابو مالک نخعی موجود ہے۔ (مستدرک حاکم۔ جلد ۴ صفحہ ۶۳)

امام حاکم اس روایت کو اس کتاب میں ایک دوسری جگہ بھی لائے ہیں لیکن وہاں پیشاب کے پینے کے الفاظ موجود نہیں بلکہ صرف رات کو آپ کے پیشاب کرنے کا ذکر موجود ہے۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (مستدرک حاکم جلد اول صفحہ ۹۹)

لہذا صحیح صورت جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صحیح روایات میں آپ کے رات کے وقت پیشاب کرنے کا ذکر تو صحیح ہے لیکن اسے پینے کا ذکر صحیح نہیں اس کی تمام تر ذمہ داری ابو مالک نخعی پر عائد ہوتی ہے جو کہ ایک ضعیف انسان ہیں۔ ھٰذا ما عندی واللّٰہ اعلم بالصواب

محمد یعقوب قریشی

جامعة العلوم الاثریه

جہلم

مہر

۱۶-۷-۹۲

Marfat.com

جامعہ اثریہ جہلم کے وہابی مفتی صاحب کے اعتراضات

(فوٹو کاپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

طبرانی میں یہ روایت موجود ہے جس میں آپ کے پیشاب کرنے اور ام ایمن کے غلطی سے اس کے پینے کا ذکر ہے لیکن اس کی سند میں "ابو مالک نخعی" راوی ضعیف ہے

معجم الکبیر للطبرانی ۔ صفحہ ۸۹ جلد ۲۵

بیہقی میں یہ روایت تو موجود ہے لیکن اس میں ام ایمن کے پیشاب کے پینے کا ذکر موجود نہیں۔ اس میں صرف اتنے الفاظ موجود ہیں۔

"عن حکیمۃ بنت امیمۃ بنت رقیقۃ عن امہا قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل" ۔ سنن الکبریٰ للبیہقی ۔ کتاب الطہارۃ جلد اول ۔ ۹۹

نسائی شریف میں بھی یہی الفاظ موجود ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں۔ سنن نسائی بشرح السیوطی۔ جلد اول ۔ صفحہ ۔ ۳۴

ابوداؤد میں بھی یہی الفاظ ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں۔

حاکم میں یہ روایت موجود ہے جس میں پیشاب کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن اس سند میں بھی وہی مذکورہ بالا ضعیف راوی ابو مالک نخعی موجود ہے۔ مستدرک حاکم ۔ جلد ۴ ۔ صفحہ ۶۳

امام حاکم اس روایت کو کتاب ... میں بھی لائے ہیں ... لیکن وہاں پیشاب کے پینے کے الفاظ موجود نہیں بلکہ صرف رات کو برتن میں پیشاب کرنے کا ذکر موجود ہے۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ مستدرک حاکم ۔ جلد اول ۔ صفحہ ۶۹

لہذا صحیح صورت جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ صحیح روایات میں آپ کے رات کے وقت پیشاب کرنے کا ذکر تو صحیح ہے لیکن اسے پینے کا ذکر صحیح نہیں اس کی سند میں موجود راوی ابو مالک نخعی جمہور کے ہاں ضعیف ہے ... ۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

حررہ ... جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم

الجامعۃ العلوم الاثریہ ... جہلم

۱۶۔۷۔۹۳

Marfat.com

الاستفتاء: ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

بحضُور، حضرت قبلہ شیخُ التّفسیر والحدیث، استاذُ العلماء، قبلہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب، دامت برکاتہم العالیہ!

بعد از سلام و آداب!

جناب نے اپنے فتوے میں بعض صحابہ کے "بَوْلِ مبارَکِ نبَوِی" کو پی لینے کا ثبوت حدیث پاک سے تحریر فرمایا تھا۔ اس پہ جہلم سے "جامعہ اثرتیہ" کے اہلحدیث مفتی محمد یعقوب قریشی نے سخت تنقید کرتے ہوئے یہ اعتراض کیا ہے کہ جن حدیثوں میں پیشاب پینے کا تذکرہ ہے، وہ سب "ابو مالک نخعی" ضعیف راوی کی بیان کردہ ہیں، لہذا ایسی تمام حدیثیں ضعیف ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ان کا اعتراض کہاں تک درست ہے؟ یا حقیقتِ حال کیا ہے؟

قبلہ ہمیں ان کی تمام باتوں کا تفصیل سے جواب درکار ہے؟

ہم آپ کے مُدَلَّل جواب کے شِدّت سے منتظِر رہیں گے۔ یہ آپ

کا دیہہ کے اہلسنّت پہ بڑا احسان ہو گا۔ اہلحدیث مفتی کا تنقیدی فتویٰ حاضرِ خدمت ہے۔ فقط والسّلام

نیاز مند :

مولوی باقر حسین

امام مسجد اہلسنّت و جماعت ، ننددوال ، نزدِ لالہ موسیٰ ، ضلع گجرات

اَلْجَوَابُ بِعَوْثِ الْعَلَّامِ الْمِنْعَامِ الْوَهَّابِ

بِسْمِ اللّٰہِ، نَحْمَدُہٗ، وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْحَبِیْبِ الْکَرِیْمِ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اَمَّا بَعْدُ:

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے پیشابِ مبارکِ نبوی کو پینے کے واقعہ سے متعلّق امام حافظ جلالُ الدّین السُّیُوطی کی کتاب "اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" سے ہم نے دو۲ حدیثیں بترتیبِ ذیل نقل کی تھیں :

١. "حدیثِ اُمَیمَہ بِنتِ رُقَیقَہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

٢. حَدیثِ اُمِّ اَیمَن " رَضِی اللّٰہُ تعالیٰ عنہما۔

پہلی حدیث کو امامِ موصوف نے طَبرانی اور بیہقی کے حوالے سے

Marfat.com

بیان کیا، اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا۔ (۱)

دوسری حدیث کو آپ نے ابو یَعْلیٰ، حاکم، دارَ قطنی، طَبرانی اور ابو نُعَیْمْ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے نقل کیا، اور اس کی سند کے بارے میں سُکوت فرمایا۔ (۲)

''جامعہ اثریّہ'' جہلم کے دارُ الاِفتاء کی طرف سے ان پر جو تنقید کی گئی، سطورِ آئندہ میں اس تنقید کے جواب کے سلسلے میں چند گذارشات سپردِ قلم کی جاتی ہیں۔ جن کا ملاحظہ کرنے سے انشاءَ اللہُ تعالیٰ مہرِ نیمروز وماہِ نیم ماہ کی طرح واضح ہو جائے گا کہ یہ تنقیدات واعتراضات سراسر خلافِ واقعہ ہیں، جو کہ ناقدِ اہلحدیث مفتی صاحب کی محض جہالت، یا خیانت، وبغضِ شانِ رسالت پر مبنی ہیں۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ، وَبِیَدِہٖ اَزِمَّۃُ التَّحْقِیْقِ۔ بِہٖ اَصُوْلُ وَبِہٖ اَجُوْلُ۔

---

(۱) ''الخصائص الکبری'': السیوطی ''ذکر الخصائص التی اختص بہا عن امتہ الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بطہارۃ دمہ وبولہ وغائطہ'' (۲/۲۵۲)، طبع مطبعۃ دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

(۲) ایضاً

Marfat.com

اَحادیثِ نبَوِیّہ پر وہابی اعتراضات

(کا تفصیلی)

جواب

Marfat.com

احادیث طبرانی پہ وہابی جرح اور اس کا جواب

آغازِ تنقید، بے اصولی اور اُلٹی روش

جاننا چاہیئے کہ امام سُیوطی نے طَبرانی کے حوالے سے دو۲ حدیثوں کو بیان کیا تھا، اور پہلی کو ”صحیح الاِسناد“ بھی قرار دیا تھا، جیسا کہ اُوپر تفصیلاً بتایا جاچکا ہے۔ ناقِد صاحب کو چاہیئے تھا کہ ترتیب وار اوّلاً ہماری پیش کردہ طَبرانی کی پہلی حدیث پر گفتگو کر کے اس کے ردّ و قبول کے بارے میں اپنی رائے کا اِظہار کرتے، پھر اس کے بعد رُوئے سخن دوسری حدیث کی طرف کرتے۔ مگر جنابِ ناقِد کی اُلٹی روش ملاحظہ فرمایئے! کہ طَبرانی کی پہلی وقَوِیُّ الاِسناد حدیث کا تو پورے تنقیدی مضمون میں کہیں نام تک نہ لیا، اور ہاتھ میں قلم پکڑتے ہی طَبرانی کی دوسری حدیث ”حدیثِ اُمِّ اَیمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر جرح شروع کر دی۔

اَحادیثِ طَبرانی پر وہابی مفتی صاحب کی جَرح

چنانچہ آغاز ہی میں موصوف رقمطراز ہیں:

> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
>
> نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد!
>
> طبرانی میں یہ روایت موجود ہے جس میں آپ کے پیشاب کرنے اور ام ایمن کے غلطی سے پی لینے کا ذکر ہے۔ لیکن

اس کی سند میں "ابو مالک نخعی" راوی ضعیف ہے۔

(معجم الکبیر للطبرانی۔ صفحہ ۸۹ جلد ۲۵)

جواب

دھوکہ دہی و حق پوشی

اِس پُراَسرار رَوِش سے جنابِ ناقِد نے ناواقف لوگوں کو یہ تأثُّر دیا ہے کہ گویا پیشابِ مبارک پینے سے متعلّق طَبرانی کے یہاں صرف ایک ہی حدیث ہے، اور وہ "حدیثِ اُمّ اَیمن" رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہما ہے، جو کہ "ابو مالک نخعی" کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور یہ سراسر دھوکہ دہی اور حق پوشی ہے۔

مُعجَمِ طَبَرانی میں ایسی تین حدیثیں ہیں

حقیقتِ حال یہ ہے کہ "مُعجَمِ کَبِیر طَبَرَانِی" میں پیشابِ مبارک کے پینے کے بارے میں تین الگ الگ حدیثیں موجود ہیں، جو کہ تین علیٰحدہ علیٰحدہ واقعات پر مشتمل ہیں۔ پہلی دو حضرت اُمَیمَہ بنت رُقَیقَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مَروی ہیں۔ اِن میں پہلی حدیث میں اُمُّ المؤمِنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ بی بی "بَرَکَۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا نامی خاتون کے "پیشابِ مبارکِ نَبَوی" کو پینے کا قصّہ

Marfat.com

مذکور ہے (۱)۔ اور دوسری حدیث میں اُمُّ المؤمنین اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ بی بی "بَرَّۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا نام کی خاتون کے "پیشابِ مبارکِ نبوی" کو پی لینے کا واقعہ موجود ہے (۲)، اور تیسری حدیث حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے منقول ہے، جس میں وہ "پیشابِ مبارک" کو پینے کا خود اپنا واقعہ بیان کرتی ہیں۔ (۳)

اِن میں سے صرف تیسری حدیث کی سند میں "ابو مالک نخعی" راوی پایا جاتا ہے، جبکہ پہلی دونوں حدیثیں ثقہ راویوں اور قوی اَسانید کے ساتھ طبرانی کے یہاں "اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر" میں موجود ہیں، اور ان کی سندوں میں "ابو مالک نخعی" نام کا کوئی ضعیف راوی نہیں پایا جاتا۔

امام سُیُوطی نے "اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" میں ان میں سے صرف آخری دو حدیثوں کو نقل کیا ہے۔ اور ان دو میں سے پہلی کو "صَحِیْحُ الْاِسناد" بھی قرار دیا ہے۔ جسے ہمارے ناقِد نے اپنی ساری تنقید میں چھُوا تک نہیں۔ ذیل میں اسے ہم طبرانی کی اصل کتاب سے پیش کرتے ہیں:

---

(۱) "المعجم الکبیر" : الطبرانی "مسند النساء، من اسمه امیمة، امیمة بنت رقیقة بنت صیفی، حدیث: ۴۷۷" (۱۸۹/۲۴)، طبع مکتبة ابن تیمیة، القاهرة.

(۲) "المعجم الکبیر" : الطبرانی "مسند النساء، برة خادم اُمّ سلمة، حدیث: ۵۲۷" (۲۰۶،۲۰۵/۲۴)، طبع مکتبة ابن تیمیة، القاهرة.

(۳) "المعجم الکبیر" : الطبرانی "مسند النساء، ام ایمن، ما اسندت ام ایمن، حدیث: ۲۳۰" (۹۰،۸۹/۲۵)، طبع مکتبة ابن تیمیة، القاهرة.

Marfat.com

"حدیثِ اُمَیمہ" بہ سَندِ صحیح اصل "مُعجَمِ طبرانی" سے

ملاحظہ فرمایئے! امام طبرانی فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا يَحْيَى ابْنُ مُعِيْنٍ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ، عَنْ اُمِّهَا اُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَيْدَ اِنٍ يَبُوْلُ فِيْهِ وَيَضَعُهٗ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَقَامَ فَطَلَبَ فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَسَاَلَ فَقَالَ: اَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوْا شَرِبَتْهُ بَرَّةُ خَادِمُ اُمِّ سَلَمَةَ الَّتِيْ قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (۱)

"ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا، اُنہوں نے کہاکہ ہم سے یحیٰی بن مُعین نے بیان کیا، انہوں نے کہاکہ ہم سے حجّاج بن محمد نے بیان کیا، وہ ابنِ جُریج سے راوی، وہ حُکیمہ بنتِ اُمیمہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں

---

(۱) "المعجم الكبير" : الطبراني "مسند النساء، برة خادم اُمّ سلمة، حديث: ۵۲۷" (۲۰۶،۲۰۵/۲۴)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

Marfat.com

نے اپنی والدہ اُمَیمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت کیا، وہ فرماتی ہیں کہ :

نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلِہ وسلّم کے یہاں لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں آپ پیشاب فرماتے اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ حضورؐ اُٹھے اور اسے طلب فرمایا، مگر اسے موجود نہ پایا۔ تو دریافت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ پیالہ کہاں ہے؟ (اہلِ خانہ نے) عرض کیا کہ اسے اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہُ تعالیٰ عنہما کی خادمہ ''بَرَّة'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا ہے، جو ان کے ہمراہ سَرزمینِ حَبَشہ سے آئی ہوئی تھیں۔ تو نبیِّ اکرم صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلِہ وسلّم نے فرمایا: ''یقیناً اس نے ایک مضبوط حِصار کے ساتھ اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کرلیا ہے۔''

راویوں کی توثیق، امام نُورُ الدّین الھَیثمی سے

اِس حدیث کی اِسنادی حیثیت پر گفتگو کرتے ہوئے امام حافظ نورُ الدین الھیثمی لکھتے ہیں :

''رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیحِ غَیْرَ

عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، وَ حُکَیْمَۃَ وَکِلَاھُمَا ثِقَۃٌ۔" (۱)

"اِسے طَبرانی نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی "صحیح (بخاری)" کے راوی ہیں، سوائے عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور حُکیمَہ کے، اور یہ دونوں بھی ثِقہ ہیں۔"

تمام راویوں کی فرداً فرداً توثیق ائمّۂ حدیث واکابرِ وہابیّہ سے

اَقُوْلُ: امام ابو القاسم الطَّبرانی کی اِس حدیث کی سند میں کُل چھ راوی ہیں:

۱. "عبدُ اللہ" یہ اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامور شاگرد و صاحبزادے، جلیلُ الشّان مُحدِّث، حدیث کی عظیم کتاب "مُسنَد امامِ احمد" کے مُرَتّب و راوی، اور "سُنَنِ نَسَائی" کے رِجال میں سے ہیں (۲)۔ خطیبِ بغدادی نے آپ کے بارے میں کہا "کَانَ ثِقَۃً ، ثَبْتًا ، فَہِمًا" یعنی

(۱) "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" : الهيثمی "كتاب علامات النبوة، باب منه فی الخصائص، باب منه" (۲۷۰/۸، ۲۷۱)، طبع دارالكتاب العربی، بيروت۔

(۲) "تهذيب التهذيب" : العسقلانی "حرف العين المهملة، من اسمه عبدالله، عبدالله بن احمد بن محمد بن حنبل،ترجمة: ۲۴۶" (۱۴۱/۵/۱۴۲)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد، دكن۔

Marfat.com

آپ ثقہ، نہایت پُختہ اور سریعُ الفہم محدّث تھے۔ (۱)

۲. ''یحیٰ بن معین'' یہ نہایت مشہور، بلند پایہ محدِّث وامامِ جرح و تعدیل اور ''صِحاحِ سِتّہ'' کی اَحادیث کے مرکزی راویوں میں سے ہیں۔ (۲)

۳. ''حجّاج بن محمّد'' ان کا شمار ثِقاتِ اَثبات میں ہوتا ہے، نیز یہ صحاحِ سِتّہ کے راویوں میں سے ہیں۔ (۳)

٤. ''ابنِ جُرَیج'' یہ بھی حدیث کے اَئمۂ اَعلام میں سے ہیں، اور حدیث کی چھ مشہور ترین کتابوں ''صِحَاحِ سِتّہ'' کے معزّز راویوں میں سے ہیں۔ (٤)

۵. ''حُکَیمَہ بنتِ اُمَیمَہ'' یہ خاتون کبارِ تابِعیّات میں

---

(۱) ''تاریخ بغداد'': الخطیب ''باب العین، من اسمه عبدالله و ابتداء اسم ابیه حرف الکاف، عبدالله بن احمد بن محمد بن حنبل، ترجمة: ۴۹۵۱'' (۹/۳۷۵)، طبع المکتبة السلفیة، المدینة المنورة۔

(۲) ''تہذیب التہذیب'': العسقلانی ''حرف الیاء، من اسمه یحیی، یحیی بن معین بن عون، ترجمة: ۵۶۱'' (۲۸۰/۱۱ تا ۲۸۸)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حیدر آباد، دکن۔

(۳) ''تقریب التہذیب'': العسقلانی ''حرف الحاء المہملة، حجاج بن محمد المصیصی'' (ص: ۲۵)، طبع دار نشر الکتب الاسلامیة، گوجرانواله۔

(٤) ''خلاصة تذہیب تہذیب الکمال'': الخزرجی ''حرف العین المہملة، من اسمه عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج'' (ص: ۲۴۴)، طبع مکتب المطبوعات الاسلامیة، بیروت۔

Marfat.com

سے ہیں۔ ابُوداؤد(۱)، نَسائی(۲)، بیہقی(۳)، اور مُحیُ السُّنۃِ البَغوی

(۴) وغیرُہم نے ان کی حدیث کو حجّت مانا۔ اِبنِ حبّان(۵)، حافظ

اِبنِ حجر، ومُلّا علی القاری(٦)، نُورُالدِّین الہیثمی(۷)،

---

(۱) "السنن" : ابو داؤد "کتاب الطہارۃ، باب فی الرجل یبول باللیل فی الاناء الخ" (۵،۴/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۲) "المجتبی من السنن" : النسائی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء" (۱۴/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۳) "السنن الکبری" : البیہقی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الطست" (۹۹/۱)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

و "السنن الکبری" : البیہقی "کتاب النکاح، باب ترکہ الانکار علی من شرب بولہ و دمہ" (٦۷/۷)، طبع مطبعۃمجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

(۴) "شرح السنۃ": البغوی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء" (۳۸۸/۱)، طبع، بیروت۔

(۵) "کتاب الثقات" : ابن حبان "کتاب التابعین، باب الحاء، ومن النساء، حکیمۃ بنت امیمۃ" (۱۹۵/۴)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

(٦) "تہذیب التہذیب": العسقلانی "کتاب النساء، حرف الحاء، حکیمۃ بنت امیمۃ" (۴۱۱/۱۲)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

و "مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح": القاری "کتاب الطہارۃ، باب آداب الخلاء، الفصل الثانی، حدیث امیمۃ بنت رقیقۃ" (۳٦۳/۱)، طبع المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان۔

(۷) "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" : الہیثمی "کتاب علامات النبوۃ، باب منہ فی الخصائص، باب منہ" (۲۷۱/۸)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت۔

Marfat.com

مَناوی(۱)، نَوَوِی(۲)، اور "اَلتَّعلِیقَاتُ السَّلَفِیَّۃُ عَلٰی سُنَنِ النَّسَائِیْ" کے غیر مقلِّد مصنِّف بھوجیانی(۳)، اور مشہور غیر مقلِّد محدِّث احمد حسن دہلوی (٤)، وغیرُہم نے ان کی توثیق کی۔ نیز ابنِ حبّان(٥)، حاکم، وذَہبی(٦)، اور

(۱) "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر": المناوی "حرف الکاف، باب کان، حدیث: ۲۸۵۸" (۵/۱۷۷، ۱۷۸)، طبع دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت۔

(۲) "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر": المناوی "حرف الکاف، باب کان، حدیث: ۲۸۵۸" (۵/، ۱۷۸)، طبع دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت۔

(۳) "التعلیقات السلفیۃ علی سنن النسائی": غیر مقلد عالم عطاء اللّٰہ حنیف بھوجیانی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء، زیر حدیث: ۳۲، حاشیہ: ۱۴" (۱/۷)، طبع المکتبۃ السلفیۃ، لاہور۔

(٤) "تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ": غیر مقلد محدث احمد حسن دہلوی "کتاب الطہارۃ، باب آداب الخلاء، الفصل الثانی، حدیث امیمۃ" (۱/۷۱)، طبع دارا الدعوۃ السلفیۃ،لاہور۔

(٥) "موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان": الهیثمی "کتاب الطہارۃ، باب:۹ البول فی القدح، حدیث: ۱۴۱" (ص: ۲۵)، طبع دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

و "التعلیق علی شرح السنۃ للبغوی" ...... "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء، تعلیق: ۱" (۱/۳۸۸)، طبع بیروت۔

و "الصحیح": ابن حبان، المرتَّب "باب الاستطابۃ، ذکر الخبر الدال علی صحۃ ماتأولنا قولہٗ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حدیث: ۱۴۲۳" (۳/۲۹۳)، طبع مؤسّسۃ الرسالۃ، بیروت۔

(٦) "الصحیح المستدرک علی الصحیحین" : الحاکم، وبذیلہ "تلخیص المستدرک" : الذہبی "کتاب الطہارۃ، البول فی القدح" (۱/۱۶۷)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت۔

Marfat.com

حَسْبَ مَایُفْہَمُ مِنْ کَلَامِ ابْنِ حَجَرٍ "تِلمِیْذِ دَار قطنی، حافظ اَبُوذر الھَرَوی" (۱)، اور حافظ سُیُوطی (۲)، وغیرُہم بہت سے محدِّثینِ کِبار نے، نیز غیر مقلّدِین کے مایۂِ فخر وناز محدِّثِ اَلبانی نے (۳)، بلکہ خود ناقِد نے اپنے تنقیدی مضمون میں (٤) اِن کی حدیث کو "صحیح" بتایاہے، بلکہ امامِ غیر مقلّدِین محدِّثِ اَلبانی نے یہ نعرۂِ حق بھی بلند کیا ہے: "قَدْ صَحَّحَہٗ

---

(۱) "تلخیص الحبیر فی تخریج الرافعی الکبیر": العسقلانی "کتاب الطہارۃ، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰" (۳۲/۱)، طبع المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ ھل.

(۲) "الجامع الصغیر من احادیث البشیر والنذیر": السیوطی "حرف الکاف، باب کان" (۱۱۱/۲)، طبع المکتبۃ الاسلامیۃ، سمندری.

و "الخصائص الکبری": لسیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بہا عن امتہ الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم بطہارۃ دمہ و بولہ وغائطہ" (۲۵۲/۲)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن.

(۳) "صحیح سنن ابی داؤد": البانی "کتاب الطہارۃ، باب فی الرجل یبول باللیل فی الاناء الخ، باب: ۱۳، حدیث: ۱۹-۲۴" (۸/۱)، طبع مکتب التربیۃ العربی لدول الخلیج، الریاض.

و "صحیح سنن النسائی": البانی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء، باب: ۲۸، حدیث: ۳۲" (۹/۱)، طبع مکتب التربیۃ العربی لدول الخلیج، الریاض.

و "صحیح الجامع الصغیر و زیادتہ الفتح الکبیر": السیوطی "حرف الکاف، باب کان، حدیث: ۴۸۳۲" (۸۴۴/۲)، طبع المکتب الاسلامی، بیروت.

(٤) "تنقیدی مضمون": غیر مقلد مفتی جامعہ اثریہ، جہلم، محمد یعقوب قریشی (سطر: ۱۸، ۱۹)، جاری کردہ از دارالافتاء جامعہ اثریہ جہلم.

جَمَاعَةٌ" اسے جماعتِ محدّثین نے صحیح قرار دیا ہے۔" (۱)

٦۔ "اُمَیْمَہ بنتِ رُقَیْقَہ" حسبِ تصریحِ محدّثین یہ خاتون سرکارِ دوعالم صلّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ کی قرابتدار اور صحابیہ ہیں۔ اور صحابہ سبھی عادِل ہیں۔ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا وَعَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔

یہ ہے جی طَبرانی کی "حدیث اُمَیْمَہ بنتِ رُقَیْقَہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا! جِسے امامِ سُیُوطی نے "اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" میں نقل فرمایا تھا، جس کی سند نہایت قوی اور اس کے تمام راوی ثِقہ وبلند پایہ محدّثین میں سے ہیں۔ اس میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پیشاب مبارک کو صحابیہ کے پینے کا واقعہ بھی موجود ہے۔ نہ تو اس کی سند میں "ابو مالک نخعی" نام کا کوئی ضعیف راوی ہے، اور نہ یہاں غلطی سے پی لینے کا کہیں ذکر ہے۔ خوب غور سے دیکھ کر اطمینان فرمالیجئے!

ایک ضعیف سند کو لے کر حدیث کی دیگر قوی اَسانید کو بھی ضعیف کر دِکھانا، کہاں کا اِنصاف ہے؟

طَبرانی کی درجِ بالا "حدیثِ اُمَیْمَہ" کی تصحیح اور اس کے رِجال کی توثیق کے مُتّصِلاً بعد حافظ الھیثمی نے طَبرانی کی ایک اور حدیث کو بیان کیا

(۱) "التحقیق لمشکوٰۃ المصابیح": الالبانی "کتاب الطهارة، باب آداب الخلاء، الفصل الثانی، حدیث: ٣٦٢، حاشیه: ٢" (١/١١٧)، طبع المکتب الاسلامی، بیروت ودمشق۔

Marfat.com

ہے۔ جسے ہم "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے ذکر کرتے آئے ہیں۔ اِسی میں اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیشاب مبارکِ نبوِی کو پینے کا واقعہ مذکور ہے۔ اسے ہی ناقِد صاحب نے اپنی تنقید میں "اَلْمُعْجَمُ اْلکَبِیْر" لِلطَّبر انی (۲۵/ ۸۹) سے نقل کیا ہے۔ اسے ہی بنیاد بنا کر موصوف نے بوَلِ مُبارَکِ نبوِی کو پینے کی تمام روایات کو ضعیف بنا کر اِنہیں یکسر مسترد کردیا ہے۔ فَیَاَ لَلْعَجَب! اِسی روایت کے آخر میں حافظ الھیثمی نے یہ ریمارک دیا: "فِیْہِ اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِیُّ وَھُوَ ضَعِیْفٌ"۔ یعنی اس روایت کی سند میں ابو مالک نخعی ہے، اور وہ ضعیف ہے۔ (۱)

خدارا اِنصاف! حدیث اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سند میں ابُو مالک نخعی کے پائے جانے کی وجہ سے طَبرانی کی مذکورہ بالا قَوِیُّ الاِسناد حدیثِ اُمَیْمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں کر ضعیف ہو جائے گی؟

اَحادیث و فضائِلِ نبوی کے ساتھ مجرِمانہ لا پرواہی و تعصُّب کا سُلوک کیوں؟

یہاں یہ بات بھی قابلِ توجُّہ ہے کہ "اَلْمُعْجَمُ اْلکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِیْ" میں جہاں جلد: ۲۵ میں یہ "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے، وہاں اس سے قبل جلد: ۲۴ میں پیشاب

(۱) "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد": الهيثمي "كتاب علامات النبوة، باب منه فى الخصائص، باب منه" (۲۷۱/۸)، طبع دارالكتاب العربي، بيروت۔

Marfat.com

مبارک کے پینے سے متعلق دو مختلف حدیثیں بَروایتِ "اُمَیمہ بِنتِ رُقَیقَہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا قوی سندوں کے ساتھ بھی موجود تھیں (۱)۔ ہمارے ناقِد نے اپنی دُور رَس نگاہوں سے جلد : ۲۵ میں اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ضعیف روایت کو تو تاڑ لیا، اور اِس پہ تنقید کر ڈالی، مگر اس سے پہلی جلد میں حضرتِ اُمَیمَہ کی دو قوِیُّ الاَسنَاد حدیثوں کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ شوقِ تنقید میں اَحادیثِ مُبارَکہ و فضائِلِ نبَوِی کے ساتھ یہ مجُرمانہ لاپرواہی و تعصُّب کا سُلوک، آخر کیوں؟ ــــ وَاللّٰہُ تَعَالیٰ وَرَسُولُہٗ اَعْلَمُ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

(۱) دونوں حدیثوں کا تفصیلی حوالہ گزر چکا ہے۔ ۱۲ القادری

Marfat.com

”حدیث ام ایمن“ کی تضعیف کا جواب

رہا حدیثِ اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طَبرانی کی سند میں ضعیف راوی ”ابو مالک نخعی“ کا پایا جانا، تو یہ ہمیں اصلاً مُضر نہیں ہے۔ بناء بر وُجوہِ ذیل :

پہلا جواب

اَوَّلاً اِس لئے کہ عظیم و جلیل اَئِمَّہ حدیث نے ”حدیثِ اُمِّ ایمن“ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہا کو صحیح قرار دیا ہے۔ چنانچہ دارَ قطنی نے اِسے بخاری و مسلم کی شرائط کے مِعیار پر صحیح فرمایا، امام قاضی عیاض المالکی نے بھی اِسے ڈنکے کی چوٹ پر صحیح ٹھہرایا، اور امام مُحیِ الدِّین النَّواوی نے اپنی کتاب ”شَرحُ المُھَذَّب“ میں اس کے صحیح ہونے کا اعلان فرمایا۔

قاضی عیاض اور امام دارَ قطنی کی تصحیح

چنانچہ امام قاضی عیاض رَحِمَہُ اللہُ تعالیٰ لکھتے ہیں :

”وَحَدِیثُ ھٰذِہِ الْمَرْأَۃِ الَّتِیْ شَرِبَتْ بَوْلَہٗ صَحِیحٌ، اَلْزَمَ الدَّارَ قُطْنِیُّ مُسْلِماً وَّالْبُخَارِیَّ اِخْرَاجَہٗ فِی الصَّحِیحِ۔“ (۱)

---

(۱) ”الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ“: القاضی عیاض ”القسم الاول، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، فصل واما نظافۃ جسمہ ﷺ“ (۱/۶۱)، طبع مطبعۃ رستم مصطفی الحلبی، القاھرۃ۔

Marfat.com

"اور جس عورت نے حضور ﷺ کا بَولِ مبارَک پیا اس کی حدیث صحیح ہے۔ (شرطِ بُخاری و مسلم پر ہونے کی بناء پر) دارَ قطنی نے مسلم و بخاری پر "صحیح" میں، اس کی تخریج (نہ کرنے) کا اِلزام دیا ہے۔"

اس کے بعد قاضی صاحب نے فرمایا کہ اس عورت کا نام بی بی "بَرَکَة" ہے، اور اس کی کُنیَت اُمِّ اَیمن بتائی گئی ہے۔ پھر اُمِّ اَیمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے آخرِ حدیث میں کہا:

"فَقَالَتْ قُمْتُ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُهُ وَاَنَا لَا اَعْلَمُ۔"

"اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ مَیں اُٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے بے خبری میں آپ کا پیشابِ مبارَک پی لیا۔"

امامِ قسطلانی کا اِسی پر صَاد

امامِ احمدُ القسطَلانی اور امام محمدّ الزُّرقانی، اِمام نَوَوِی کی تصحیح نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"(قَالَ النَّوَوِیُّ فِی شَرحِ المُهَذَّبِ......

حَدِیثُ شُربِ الْمَرْاَةِ الْبَوْلَ صَحِیحٌ) یَعنِیْ اُمَّ اَیمَنَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، لِاَنَّهَا الَّتِیْ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیّ)
اَنَّهَا شَرِبَتْ بَوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ،
كَمَا مَرَّ قَرِيبًا (قَالَ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)....
(كَافٍ فِي الْاِحْتِجَاجِ)۔"مُلَخَّصاً (۱)

"اِمامِ نووِی نے "شَرْحُ الْمُهَذَّب" میں کہا کہ صحابیہ کے بولِ مُبارک پی لینے کی حدیث صحیح ہے۔ اس صحابیہ سے مراد اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، کیونکہ انہی کی حدیث کو دارؔ قطنی نے رِوایت کیا کہ انہوں نے حضورؐ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا پیشابِ مبارک پی لیا تھا، جیسا کہ قریب ہی میں گزرا۔ انہوں (نووِی) نے کہا کہ یہ حدیث "حسَن صحیح" ہے، جو اِحتجاج واِستِدلال کے لئے کافی ہے۔"

امام احمد القسطلانی شارحِ "صَحِيْحُ الْبُخَارِی" نے امامِ نووِی کی تصیح ورِوایتِ دارَقطنی کا تذکرہ کیا، لیکن اس پر ایک لفظ بھی تنقید وجرح کا نہ کہا، حتیٰ کہ حدیثِ مذکور سے اِمامِ نووِی کے اِحتجاج واِستِدلال کا بھی ذکر

---

(۱) "المواهب اللدنيه": القسطلانی، مع "شرح الزرقانی"، "المتصد الثالث (كتاب الشمائل النبوية)، الفصل الاول فی كمال خلقته وجمال صورته ﷺ، آخر الفصل" (۲۳۳/۴)، طبع دارالمعرفة، بيروت.

Marfat.com

کیا، مگر اس پر اعتراض نہ کیا، بلکہ اس پہ سُکوتِ رضا فرمایا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امامِ نوَوِی کی تصحیح کے ساتھ یہ امامِ مُحدِّث بھی متفق ہیں۔

امامِ نوَوَی کی تصحیح

اِمامِ نوَوَی نے "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو صحیح قرار دیا۔ ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے!

"وَحَدِیْثُ شُرْبِ الْمَرْاَةِ الْبَوْلَ صَحِیْحٌ، رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِیُّ، وَقَالَ هُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ، وَهُوَ کَافٍ فِی الْاِحْتِجَاجِ۔" (۱)

"اور صحابیہ کے بَولِ مُبارَکِ نبوِی کو پینے کی حدیث صحیح ہے، اسے دارَ قطنی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث "صحیح" ہے۔ (نوَوَی فرماتے ہیں) اور دلیل پکڑنے کے لئے یہ کافی ہے۔"

دیکھئے! "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امامِ دارَ قُطنی کے عَلَی الاِعلان صحیح فرمانے کا تذکرہ کرنے کے بعد، امامِ مُحیُ الدِّین النَّوَوِی نہ صرف اس کی تائید فرما رہے ہیں، بلکہ اسے اِحتجاج واِستدلال کے لئے بھی درست و کافی قرار دے رہے ہیں۔ یقیناً یہ آپ کی طرف سے اس

---

(۱) "المجموع "شرح المهذب": النووی "کتاب "(۱/۲۳۴)، طبع دار الفکر، بیروت۔

Marfat.com

حدیث کی تصحیح ہے۔

محدِّث کبیر عَلِیّ القاری نے بھی اسے صحیح ٹھہرایا

ایسے ہی امام محدِّث مُلّا علی القاری نے بھی جو کہ دسویں، گیارھویں صدی ہجری میں مکّۃُ المکرّمہ کے مفتیٔ اعظم و محدّثِ اعظم ہوئے، "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو واشگاف الفاظ میں "صحیح" ٹھہرایا۔ موصوف فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا بولِ مُبارَک بی بی "بَرَکۃ اُمِّ اَیمن" رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہما و بی بی "بَرَکۃ اُمِّ یُوسُف" رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں نے پیا۔ تھوڑا سا آگے چل کر فرماتے ہیں :

"وَصَحَّ عَنْ بَرَكَةَ الْاُوْلٰى، قَالَتْ:
قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْلَةٍ اِلٰى فَخَّارَةٍ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا وَاَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّ اَيْمَنَ! قُوْمِيْ! فَاَهْرِيْقِيْ مَا فِيْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! فَقُلْتُ وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ

لَا يَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ اَبَدًا ! " (۱)

"اور اَوَّلُ الذِّکر نبی "بَرَکَة (اُمِّ اَیْمن) " رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث صحیح ہے کہ انہوں نے کہا :

رَسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلِہٖ وَسَلّم ایک رات اُٹھ کر گھر کے ایک کونے میں رکھے ہوئے مٹّی کے ایک برتن کے پاس تشریف لائے، پھر اِس میں پیشاب فرمایا۔ رات کے کسی حصّے میں مَیں بیدار ہوئی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا مَیں بے خبری میں اسے پی گئی۔ صبح کے وقت رَسُول اللہ صَلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلِہٖ وسَلّم نے فرمایا: اے اُمِّ اَیمن ! اُٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اُسے بہادو! میں نے عرض کیا: خدا کی قسم جو کچھ اس میں تھا وہ تو میں نے پی لیا ہے۔ تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسَلّم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں کھل گئیں۔ پھر فرمایا: سُنو! قسم اللہ کی ! تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔"

---

(۱) "جمع الوسائل فی شرح الشمائل": القاری "باب ماجاء فی تعطر رسول ﷺ" (۲/۳)، طبع دارالمعرفة للطباعة والنشر، بیروت۔

اَئِمّۂ مُحدِّثین کی جماعتِ کثیرہ کی طرف سے حدیث کی توثیق

امام و محدّثِ شہیر علاّمہ علی القاری "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہُ تعالیٰ عنہما کی نقل و تصحیح فرمانے کے بعد، اَئِمّۂ محدّثین کی جماعتِ کثیرہ کی طرف سے بھی اس کی توثیق وحُجّیّت نقل فرماتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"قَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَبِهٰذَا اسْتَدَلَّ جَمْعٌ مِّنْ اَئِمَّتِنَا الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَغَيْرُهُمْ عَلٰى طَهَارَةِ فَضَلَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔"

"امام ابنِ حجر فرماتے ہیں اسی (حدیثِ اُمِّ اَیمن) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہمارے اَئِمّۂ متقدّمین کی عظیم جماعت اور دیگر فقہاءِ مُحدّثین نے، فَضلاتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام کے پاک ہونے پہ اِستدلال فرمایا ہے۔" (دیکھو! حوالۂ مذکورہ)

اور یہ اِستدلال واِحتجاج یقیناً اِن کثیر اَئِمّۂ دِین کی طرف سے اس حدیث کی واضح توثیق و تائید ہے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْد

تصحیحِ اَئِمّہ کا مَدار ضعیف روایت نہیں، دیگر قوِی اَسانید ہیں

Marfat.com

امامِ دار قطنی، امام قاضی عیاض، امام مُحیِ الدّین النَّووِی اور امام مُلا علی القاری رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعَالیٰ نہایت جلیلُ القدر اَئِمَۂِ مُحَدِّثین سے ہیں۔ یہ حضرات، بِالخصوص دارَ قطنی اور علیّ القاری حدیثِ اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس رِوایت سے بھی واقِف و مطَّلِع ہیں جس کی سند میں ''ابو مالک نخعی'' ہے۔ نیز ''ابُو مالک نخعی'' کے ضعیف ہونے سے بھی بخوبی آگاہ ہیں، جیسا کہ دارَ قطنی کی ''کِتَابُ الْعِلَل'' اور عَلِیّ القاری کی ''شَرْحُ الشِّفَاء'' کی عبارات سے واضح ہے۔ اِن ثِقاتِ ماہِرین کا ''حدیثِ اُمِّ اَیمن'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زور و شور سے صحیح فرمانا، نیز امامِ ابنِ حَجر کے اِرشاد کے مطابِق اَئِمَۂِ مُحَدِّثین کی کثیر جماعت کا پُورے وثوق کے ساتھ اس حدیث سے اِستدلال و اِحتجاج کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ اس حدیث کا مدار طَبرانی وحاکم وغیرہ کی اِن سندوں پر نہیں جن میں ''ابو مالک نخعی'' پایا جاتا ہے۔ بلکہ اس کی بعض ایسی سندیں بھی ہیں جو ''ابو مالک نخعی'' کے وجود سے پاک اور اعلیٰ مِعیار کی صحیح ہیں۔

چنانچہ امامِ علی القاری، امام قاضی عیاض کے کلام میں ''اِلْزَامُ دَارَ قُطْنِیْ لِلْبُخَارِیِّ وَمُسْلِم'' کی وَجہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اِذْ رِجَالُہٗ کَرِجَالِھِمَا فِی الضَّبْطِ وَالْعَدَالَۃِ وَغَیْرِھِمَا....... وَالْحَاصِلُ اَنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْ

مَرْتبَةِ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ اتَّفَقَ عَلیهِ الشَّیْخَانِ مِنْ کَمَالِ الصِّحَّةِ، وَاِنْ لَّمْ یُخَرِّجَاہُ فِیْ جَامِعَیْهِمَا۔" (۱)

"کیونکہ اس (حدیثِ اُمِّ اَیمن) کے راوی ضبط وعدالت، ودیگر شرائطِ صحت میں بخاری ومسلم کے رِجال کی طرح ہیں۔ حاصل یہ کہ یہ حدیث کمالِ صحّت کے لحاظ سے بخاری ومسلم کی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ حدیث کے مرتبے پر ہے، اگرچہ انہوں نے اپنی صَحِیْحَیْن میں اس کی تخریج نہیں کی۔"

"حدیثِ اُمِّ اَیمن" کی ایک اِسناد جو ابو مالک نخعی کے وُجود سے پاک ہے

حافظ ابنِ کثیر لکھتے ہیں:

"قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ یَعْلٰی ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ بَکْرِ الْمُقَدَّمِیُّ، ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ قُتَیْبَةَ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، قَالَتْ:

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ

(۱) "شرح الملا علی القاری علی الشفاء" بهماش "نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض"، "القسم الاول، الباب الثانی فی تکمیل محاسنه، فصل وامانظافة جسمهﷺ" (۳۶۱/۱)، طبع المطبعة الازهریة المصریة، القاهرة۔

وَسَلَّمَ فَخَّارَةٌ يَبُوْلُ فِيْهَا۔ فَكَانَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُوْلُ
يَا أُمَّ أَيْمَنَ! صُبِّيْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ! فَقُمْتُ لَيْلَةً وَأَنَا
عَطْشٰى، فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ! صُبِّيْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ!
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ!
قُمْتُ وَأَنَا عَطْشٰى، فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَقَالَ: إِنَّكِ
لَنْ تَشْتَكِيَ بَطْنَكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا أَبَدًا! " (۱)

"حافظ ابو یعلیٰ نے کہا ہم سے محمد بن ابو بکر المقدّمی نے حدیث بیان کی، انہوں کہا ہم سے مسلم بن قُتَیبَہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے حُسین بن حرب سے، اور انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے، پھر انہون نے ولید بن عبدُ الرّحمٰن سے، انہوں نے اُمّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ :

رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلِہٖ وسلّمَ کے یہاں ایک مٹّی کا برتن ہوتا تھا جس میں آپ (رات کے وقت) پیشاب فرماتے۔جب صبح ہوتی تو فرماتے : اَے اُمّ اَیمن!

(۱) "البداية والنهاية" : ابن كثير "ذكر عبيده ﷺ وامائه الخ، واما إماؤه، ومنهن بركة ام ايمن" (۵/۳۲۶)، طبع مكتبة المعارف، بيروت۔

Marfat.com

رَضی اللہ تعالیٰ عنہا مَٹّی کے برتن میں جو کچھ ہے اسے گرا دو! تو میں ایک رات اُٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں نے اسے پی لیا۔ تو رَسُولُ اللہ صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم نے (بوقتِ صُبح) فرمایا: اے اُمِّ اَیمن! رضی اللہُ تعالیٰ عنہا جو کچھ مَٹّی کے برتن میں ہے اُسے بہادو! اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلہٖ وسَلَّمَ (رات کو) میں اُٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں اسے پی گئی۔ تو آپ نے فرمایا: اِس میں شک نہیں کہ آج کے بعد تمہیں اپنے پیٹ میں بیماری کی شکایت ہرگز نہیں ہوگی۔"

دیکھ لیا آپ نے؟ یہ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے۔ اِس کی سند عام سَندوں سے بالکل مختلف اور نئی ہے۔ اس میں دُور دُور تک "ابومالک نخعی" ضعیف راوی کا کہیں نام ونشان موجود نہیں۔ اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بَولِ مُبارَکِ نبَوِی کو پینے کا صراحتاً و مفصَّلاً ذِکر بھی ہے، بھُول کر پینے کا تذکرہ بھی نہیں۔ اور بعدْ ازاں بشارتِ نبَوی کا ذِکر بھی ہے۔

یوں ہی اگر اِنہماک اور محنت سے تلاش کی جائے تو اس کی مزید اَسانید بھی دریافت ہونے کی امید ہے۔

عِلَلِ دارَقُطنی کے حوالے سے ایک شُبہے کا اِزالہ

اور امامِ دارَقطنی کا اپنی "کِتَابُ العِلَل" میں کہنا کہ "یہ حدیث مضطرِب ہے، جو کہ ابو مالک سے مروی ہے، اور وہ ضعیف ہے" حدیث کی سندوں کے متعدِّد ہونے کے پیشِ نظر، اِسی حدیث کو امامِ موصوف کے "صحیح" فرمانے کے خلاف نہیں ہے۔ چنانچہ "حَسَن، صحیح" کے الفاظ بھی تعدد اسانید پر دلالت کر رہے ہیں۔ مضطرِب یا ضعیف کہنا صرف اس سند کے اعتبار سے ہے جس میں "ابو مالک نخعی" ہے جیسا کہ خود دارَقطنی کے کلام سے ظاہر ہے، اور صحیح کہنا دیگر قوی اَسانید کی وجہ سے ہے جن میں "ابو مالک نخعی" نہیں پایا جاتا۔

الغرض طَبرانی و حاکِم وغیرہ کی بعض سندوں میں "ابو مالک نخعی" کے پائے جانے کی وجہ سے "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مطلقًا ضعیف قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ دارَقطنی وغیرہ کِبارِ محدِّثین کے اِرشادات سے ثابت ہے کہ اس کی اور سندیں بھی ہیں جو "ابو مالک نخعی" کے وُجود سے پاک اور مرتبۂ صحیح کے اعلیٰ معیار کے مطابق ہیں، جن کی بناء پر انہوں نے اِسے "حَسَن، صحیح" فرمایا ہے۔

Marfat.com

اَئِمّہ کی قوی اَسانید کا ہمارے سامنے نہ ہونا، صحّت حدیث میں قادِح نہیں

اِن اَئِمّہِ کرام کی قوی اَسانید کا بالتفصیل ہمارے ، یا ہمارے ناقِد کے زیرِ نظر نہ ہونا بھی صحّتِ حدیث میں قادِح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ عدمِ علم عدمِ ثبوت کو مُستلزِم نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی عدمِ وِجدان عدمِ وُجود کی دلیل ہو سکتا ہے۔

اور پھر غور فرمایئے! اِن عظیم و جلیل اَئِمّہِ حدیث کی مہارتِ فنّی، وُسعَتِ علمی، کثرتِ طُرُق وَ اَسَانِید پر عبُور، اور کثرتِ معلومات کے سامنے ہماری اور ہمارے میاں ناقِد کی حیثیّتِ علمی ہی آخر کیا ہے؟ کہ ان کی تصحیح کو بغیر دلیل و حجّت کے ٹُھکرا دیں۔ ہم جیسے کم عِلم تو اِن کے سامنے طفلِ مکتب کہلانے کے قابِل بھی نہیں۔ تو پھر کیوں نہ اِنْ اَئِمّہَ کی ماہرانہ رائے کو قبول، اور ان کی تصحیح کا اعتبار کیا جائے؟ خصوصاً جبکہ اس کے خلاف پر کوئی دلیل بھی موجود نہیں۔ وَاللّٰہُ الْھَادِیْ۔

دوسرا جواب

اصل دلیل حدیثِ اُمیمہَ و حدیثِ اُمِّ اَیمَن کی قوِیُّ الاِسنَاد رِوایات ہیں، رِوایتِ نخعی محض مُتابِع ہے

ثانیاً اس لیئے کہ پیشابِ مبارکِ نبَوِی کے پینے کا ثبُوت طَبرانی

Marfat.com

وحاکم کی اس ضعیف روایت میں منحصر نہیں جس کی سند میں "نخعی" مذکور ہے۔ بلکہ اس مسئلہ میں اصل اعتماد "اُمیمہ بنت رُقیقہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قوِیُّ الاِسناد حدیثوں اور "حدیثِ اُمِّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قوی طریقوں پر ہے۔ اور طبرانی وحاکم کی روایتِ بالا اس کی مُتابِع ومُؤیِّد ہے۔ اور مُتابعَت میں ضعیف روایت پیش کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ کِبارِ محدِّثین کے قول وفعل سے ایسا ہی منقول ومروی ہے۔

تیسرا جواب

فضائل میں ضعیف حدیث بھی مقبول ہوتی ہے

ثالِثًا اس لئے کہ مسئلہ زیرِ بحث کی قوِیُّ الاِسنادِ روایات کو الگ رکھ کر اگر صرف ابو مالک نخعی کی روایت کو سامنے رکھا جائے، تو ہمارا مقصد فقط اسی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصود فقط ایک فضیلتِ نبوی کا اِظہار ہے۔ اور بابِ فضائل میں حدیثِ ضعیف غیر موضوع بھی مقبول ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں کِبارِ ائمۂ محدِّثین کے اِرشادات وتوسُّعات طلبۂ علمُ الحدیث پر مخفی نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ روایتِ ابو مالک صرف ضعیف ہی ہے، موضوع تو نہیں، بلکہ ضعیف بھی آخری اور شدید درجے میں نہیں ہے، کیونکہ ائمۂ جرح وتعدیل نے "ابو مالک نخعی" کو مُتّہَم بالکذب تو نہیں ٹھہرایا ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

Marfat.com

حدیث بیہقی پر تنقید اور اس کا جواب

وہّابی تنقید

بیہقی کی حدیث پر تنقید فرماتے ہوئے جنابِ ناقد لکھتے ہیں :

> "بیہقی میں یہ روایت تو موجود ہے لیکن اس میں ام ایمن کے پیشاب کے پینے کا ذکر موجود نہیں"

جواب

خلطِ مبحث، حواس باختگی یا مکّاری

ہماری گزارش یہ ہے کہ امام سیوطی نے بیہقی کے حوالے سے "حدیثِ اُمیمہ" رضی اللہ عنہا کو بیان کیا ہے، "حدیثِ اُمِّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نہیں۔ "حدیثِ اُمِّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جس میں اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور کا پیشابِ مُبارک پینے کا خود اپنا واقعہ بیان کرتی ہیں، یہ "حدیثِ اُمیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بالکل مختلف ایک علیٰحدہ حدیث ہے۔ اس کا "حدیثِ اُمیمہ" سے کوئی تعلّق نہیں، نہ ہی یہ بیہقی کے حوالے سے مذکور ہے۔ تو اس کے باوجود "اُمِّ اُیمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے پیشابِ مُبارک پینے کا ذکر" بیہقی کی "حدیثِ اُمیمہ" کے

Marfat.com

اندر تلاش کرنا، اور اس کے وہاں موجود نہ ہونے پر طعن کرنا بالکل ایسا ہی احمقانہ معاملہ ہے جیسے کسی شخص کو بتا دیا گیا ہو کہ راقمُ الحرُوف گجرات، اور ناقِد صاحب جہلم میں رہتے ہیں، اس کے باوجود وہ شخص رَاقِم کا گھر جہلم میں یا ناقِد کا گھر گجرات میں ڈھونڈتا پھرے، اور پھر نہ ملنے پر برہمی و ناراضگی کا اظہار کرنے لگے۔ ظاہر ہے کہ ایسا کام وہی شخص کرسکتا ہے جو خود حواس باختہ ہو، یا مَکّار کہ دوسروں کو مغالطہ دے کر بےوُقوف بنانا چاہتا ہو۔

بیہقی کی "حدیثِ اُمیمہ" میں "اُمّ اَیمن (رضیَ اللہ تعالیٰ عنہما) کے پیشابِ مُبارک پینے کا ذِکر" موجود ہونے کا جب کسی نے دعویٰ ہی نہیں کیا تھا تو اس پر تنقید کیسی؟

بہرحال ناقِد نے یہاں پہ جو خلطِ مَبحث کرکے دو علیٰحدہ علیٰحدہ حدیثوں کو ایک بنا دیا، پھر اس پہ خود ہی تنقید بھی کر ڈالی، یہ بات شانِ عِلم و دیانت کے خلاف ہے۔

تنقیدِ مزید

جنابِ ناقِد مزید فرماتے ہیں:

> اس میں صرف اتنے الفاظ موجود ہیں:
>
> "عن حكيمة بنت اميمة بنت رقيقة عن

Marfat.com

امها قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل۔" (سنن الکبریٰ البیہقی۔ جلد اول کتاب الطہارۃ صفحہ ۹۹)

امام سُیوطی پر غلط بیانی کا اِلزام

امام سُیوطی نے بیہقی کے حوالے سے "حدیثِ اُمَیمہ" میں ایک صحابیہّ خاتون کے پیشابِ مُبارک نبوی کو پینے کا واقعہ بیان کیا تھا۔ اس پر ناقِد نے یہ اعتراض کیا ہے کہ: "بیہقی میں یہ حدیث موجود ہے، رات کو لکڑی کے برتن میں حضور کا پیشاب فرمانا بھی اس میں موجود ہے، لیکن صحابیہّ کے اسے پینے کا ذکر اس میں موجود نہیں۔" نتیجہ یہ ہوا کہ حدیثِ زیرِ بحث میں بیہقی کے حوالے سے علاّمہ سُیوطی کا صحابیہّ کے بَولِ مبارک کو پینے کو نقل کرنا، ناقِد کے بقول غلط ہے، اور یہ کہ بولِ مُبارک پینے کا واقعہ بیہقی میں ہے ہی نہیں۔

جواباً گزارش ہے کہ یہ اعتراض جنابِ ناقِد کی محض غلَط فہمی یا غلط بیانی کا کرشمہ ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کے پیشاب مبارک پینے کا واقعہ ناقد کے علی الرّغم بیہقی میں "حدیثِ اُمیمہ" کے اندر موجود ہے۔ جسے ہم چند سُطور کے بعد تفصیل سے پیش کرنے والے ہیں۔

Marfat.com

امامِ سُیوطی کی عادت

"اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" میں امام سُیوطی کی عادت یہ ہے کہ جہاں بیہقی کی "سنن" سے کسی حدیث کو نقل کرتے ہیں، وہاں علی العموم "اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ فِی السُّنَنِ" یا "اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ فِی السُّنَنِ الْکَبِیْرِ" یا ان کے ہم معنیٰ الفاظ استعمال کر کے واضح کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث "سُنَنِ بیہقی" سے منقول ہے، اور جہاں بیہقی کی "دَلَائِلُ النَّبُوَّۃ" سے نقل کرتے ہیں، وہاں عُموماً صرف "اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ" کے الفاظ فرماتے ہیں، اور ساتھ "فِی السُّنَنِ" وغیرہ کی قید ذکر نہیں کرتے۔

حدیث زیرِ بحث (حدیثِ اُمیمہ) کو چونکہ آپ نے بیہقی سے بغیر قیدِ "سُنَن" کے نقل کیا ہے، اس لئے یہ حدیث بیہقی کی کتاب "سُنَنِ کُبْرٰی" یا "سُنَنِ کَبِیْر" سے نہیں بلکہ ان کی دوسری کتاب "دَلَائِلُ النَّبُوَّۃ" سے منقول ہونی چاہیئے۔ اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ پیشابِ مُبارکِ نبوی کے پینے کی یہ حدیث فضائلِ نبوی کے موضُوع سے تعلّق رکھتی ہے، اور بیہقی کی اس موضوع کے ساتھ مختص کتاب "دَلَائِلُ النَّبُوَّۃ" ہی ہے۔ جبکہ ان کی "سُنَن" بیانِ احکام کے لئے مخصُوص ہے۔

ناقِد کے تعاقُب میں ”سُنَنِ بیہقی“ کی طرف پیش قدمی

لیکن چونکہ حدیث زیرِ بحث پہ گفتگو کو ہمارے ناقِد صاحب خواہ مخواہ ”سُنَنِ بَیْہَقِی“ میں لے گئے ہیں، لہٰذا ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ”سُنَن“ ہی کی طرف چلتے ہیں۔ وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ تَعَالٰی

زیرِ گفتگو حدیث کا اصل مَحَلّ اگرچہ بیہقی کی ”دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ“ ہونی چاہئے، مگر جنابِ ناقِد کے پاسِ خاطر سے ہم اس کا متبادل، بلکہ نِعْمَ الْبَدَل ”سُنَنِ بَیْہَقِی“ ہی سے پیش کرتے ہیں۔

ع:

گر قبول اُفتد زہے عِزّ و شرف

”سُنَنِ بیہقی“ سے مُکمَّل و صحیح حدیث

ملاحظہ فرمائیے!

”اَخْبَرَنَا اَبُوْنَصْرٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَۃَ، ثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَامِدِ الْعَطَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ مُعِیْنٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ حُکَیْمَۃُ بِنْتُ اُمَیْمَۃَ، عَنْ اُمَیْمَۃَ اُمِّھَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا:

Marfat.com

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَبُوْلُ فِیْ قَدَحٍ مِنْ عَیْدَانٍ، ثُمَّ وُضِعَ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَبَالَ فَوَضَعَ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَجَآءَ فَاَرَادَہٗ، فَاِذَاالْقَدَحُ لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ لِاِمْرَاۃٍ یُّقَالُ لَھَا بَرَکَۃُ، کَانَتْ تَخْدِمُہٗ لِاُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ، جَآءَتْ مَعَھَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ، اَیْنَ الْبَوْلُ الَّذِیْ کَانَ فِیْ ھٰذَا الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ! " (۱)

"ہمیں ابو نصر عمر بن عبد العزیز بن عمر بن قتادہ نے بتایا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابُوالحسن محمد بن احمد بن حامد العطّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے احمد بن الحسن بن عبد الجبّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں یحیٰی بن معین نے بتایا، وہ حجّاج سے، اور وہ ابنِ جُرَیج سے روایت کرتے ہیں، ابنِ جُرَیج نے کہا کہ مجھ کو حُکیمہ بنتِ اُمیمہ نے بتایا، وہ اپنی والدہ اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں

(۱) "السنن الکبری" : البیہقی "کتاب النکاح، جماع ابواب ماخص بہ رسول اللہﷺ دون غیرہ، باب ترکہ الانکار علی من شرب بولہٗ ودمہٗ" (۶۷/۷)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

Marfat.com

کہ :

"نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم لکڑی کے ایک برتن میں پیشاب فرماتے تھے، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ تو ایک مرتبہ حضور نے (اس میں) پیشاب فرمایا، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ پھر حضور تشریف لائے تو اس میں پیشاب کرنے کا ارادہ فرمایا، (دیکھا) تو برتن میں کچھ بھی نہ تھا۔ تو آپ نے ایک خاتون سے ارشاد فرمایا جس کا نام "بَرَکَۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا، جو اُمِّ حَبِیْبَہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حَبشے کے علاقے سے آئی ہوئی تھیں، اور ان کے یہاں حضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرتی تھیں، اس پیالے میں جو پیشاب پڑا تھا وہ کہاں ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: "یارسُولَ اللہ! صَلّی اللہُ تعالیٰ عَلیہٖ واٰلہٖ وَسَلَّمْ میں نے اسے پی لیا ہے۔"

لیجئے! ثابت ہو گیا کہ پیشاب مبارک پینے کا واقعہ بفضلہٖ تعالیٰ بیہقی کی "حدیثِ اُمَیْمَہ" رضی اللہ تعالیٰ عَنہا میں موجُود ہے۔ اور امامِ سُیوطی نے اسے نقل کر کے کوئی غلَطی نہیں کی۔ بلکہ اس پر خواہ مخواہ اور بالکل بے جا

Marfat.com

تنقید کر کے غلطی، غلط بیانی اور مغالطہ دہی کا ارتکاب خود جنابِ ناقد نے کیا ہے۔

نیز ملاحظہ فرمالیجئے! کہ اس کی سند میں "ابو مالک نخعی" بھی نہیں ہے، اور اس کے تمام رجال بھی قوی ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

حدیث کو کہیں مختصر اور کہیں مکمّل بیان کرنا طریقۂ محدّثین ہے

خیال رہے کہ ایک حدیث کو مختلف مناسبات کی بناء پر کتاب کے متعدّد مقامات پہ، کہیں اختصار سے اور کہیں کامل بیان کرنا مُحدِّثین کی عادت اور طریقہ ہے۔ کُتبِ احادیث میں بالخصوص "صَحِیْحُ الْبُخَارِیْ" میں اس کا مشاہدہ بے شمار مرتبہ کیا جاسکتا ہے۔

چونکہ "حدیثِ اُمَیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ابتدائی حِصّہ رات کے وقت برتن میں پیشاب کرنے کے مسئلے پر مشتمل ہے۔ اور آخری حصّہ جس میں پیشابِ مُبارک کے پینے کا بیان ہے، فضائلِ نبوی سے متعلِّق ہے۔ لہٰذا بیہقی نے جب اسے "کِتَابُ الطَّھَارَۃ" کے "اَبْوَابُ الْاِسْتِطَابَۃ" میں "برتنوں میں پیشاب کرنے کے باب" میں بیان کیا، تو اس مقام کی مُناسَبت سے حدیث کے صرف ابتدائی حصّے کو بیان کرنے پر اِکتفاء کیا، اور جب اسے "کِتَابُ النِّکَاح" کے ضمن میں خصائصِ نبوی

کے مبحث میں بیان کیا تو اس مقام کی مناسبت سے حدیث کو مع آخری حصّے کے پورا بیان کر دیا۔

بیہقی کی پوری حدیث سے ناقدِ وہّابی کی چشم پوشی

جنابِ ناقِد نے دانستہ یا نادانستہ طور پر "سُنَنِ کُبریٰ" بیہقی کی "کِتَابُ الطَّهَارَة" سے آدھی حدیث کو لے کر اس پر تنقید کر ڈالی کہ اس میں پیشابِ مبارک پینے کا ذکر نہیں ہے۔ اور اسی کتاب کی "کِتَابُ النِّکَاح" میں موجود پوری حدیث کا نام تک نہ لیا۔ اور لیتے بھی کیوں؟ کہ اگر پوری حدیث کا نام لے لیتے تو ان کی تنقید کا بھانڈا پھوٹ جاتا۔ فَاِلَی اللّٰہِ تَعَالَی الْمُشْتَکیٰ ___________ وَاللّٰہُ تَعَالیٰ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

Marfat.com

حدیث "نسائی" وحدیث "ابوداؤد" پر گفتگو

وہابی تنقید

مسئلہ زیرِ بحث میں امام سُیوطی نے جو دو حدیثیں نقل کی تھیں، اور جنہیں ہم نے اپنی تحریر میں نقل کیا تھا، ان میں سے کسی کو بھی امامِ موصوف نے نسائی یا ابوداؤد کے حوالے سے بیان نہیں کیا تھا۔ ناقِد صاحب نے نہ جانے کس خیال میں "حدیثِ اُمیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا بحوالہ نسائی وابوداؤد پر بھی تنقید کرڈالی، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

> نسائی شریف میں بھی یہ ہی الفاظ موجود ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں (سنن نسائی بشرح السیوطی جلد اول صفحہ ۳۰)
>
> ابوداؤد میں بھی یہ ہی الفاظ ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں۔

جواب

لَایعنی تنقید

اِس سلسلے میں ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ تو کسی نے دعویٰ ہی

Marfat.com

نہیں کیا تھا کہ نسائی و ابوداؤد کی "حدیثِ اُمیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں پیشابِ مُبارک کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے۔ بلکہ مسئلۂ زیرِ بحث کے ضمن میں نسائی و ابوداؤد کا نام ہی نہ لیا گیا تھا، تو اس پر تنقید کے کیا معنیٰ؟ شاید اس سے ہمارے صاحب ناقدِ حدیث میں اپنی ہمہ دانی و وُسعتِ مُطالعہ کا رُعب جمانا چاہتے ہیں، جس کا بھرم بفضلہٖ تعالیٰ نصفُ النّہار کی روشنی میں کھل چکا ہے، اور ابھی مزید کھلتا رہے گا۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْقَوِيِّ الْعَظِيْمِ۔

نسائی و ابوداؤد کے اختصار کی، اکابرِ مُحدّثین سے تکمیل

حقیقت حال یہ ہے کہ نسائی و ابوداؤد نے پوری حدیث بیان نہیں کی، بلکہ نسائی نے "بَابُ الْبَوْلِ فِی الْاِنَاءِ" (۱) یعنی "برتن میں پیشاب کرنے کا بیان" میں، اور ابوداؤد نے "بَابُ الرَّجُلِ یَبُوْلُ بِاللَّیْلِ فِی الْاِنَاءِ" (۲) یعنی "بوقتِ شب آدمی کے برتن میں پیشاب کرنے کا بیان" میں حسبِ عادتِ مُحدّثین، باب و مقام کی مناسبت سے حدیث کے صرف

---

(۱) "المجتبیٰ من السنن": النسائی "کتاب الطھارۃ، باب البول فی الاناء" (۱/۱۴)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۲) "السنن": ابو داؤد "کتاب الطھارۃ، باب فی الرجل یبول باللیل فی الاناء الخ" (۱/۴،۵)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

Marfat.com

ابتدائی حصّے پر اکتفاء کرتے ہوئے اسے مختصراً بیان کردیا ہے، جبکہ دیگر محدّثین نے مناسب مقامات پہ اسے پورا بھی بیان کیا ہے۔ اور ان کے یہاں پیشابِ مُبارک کو پینے کا ذکر بھی موجود ہے۔

امامِ سُیوطی سے حدیث کی تکمیل

چنانچہ "سُنَنِ نَسَائِیْ" کی وہی شرح دیکھ لیجئے! جس کا ذکر ناقد صاحب نے "بِشَرْحِ السُّیُوطِیْ" کے الفاظ سے کیا ہے۔ نَسائی کی "حدیثِ اُمَیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شرح کرتے ہوئے امامِ سُیوطی فرماتے ہیں :

"هٰذَا مُخْتَصَرٌ، وَقَدْ اَتَمَّهُ ابْنُ عَبْدِالْبَرِّ فِی "الِاسْتِیْعَابِ"، فَقَالَ:

فَبَالَ لَیْلَةً فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ۔ فَجَآءَ فَاِذَا نِالْقَدَحُ لَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ۔ فَسَاَلَ الْمَرْاَةَ یُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدِمُ اُمَّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، جَآءَتْ مَعَهَا مِنَ الْحَبَشَةِ، فَقَالَ: اَیْنَ الْبَوْلُ الَّذِیْ كَانَ فِیْ هٰذَا الْقَدَحِ؟ فَقَالَتْ شَرِبْتُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ" (۱)

"یہ حدیث (یہاں سُنن نسائی میں) مختصر کردی

---

(۱) "زهر الربی شرح المجتبی": السیوطی "مقام مذکور" (۱۴/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

Marfat.com

گئی ہے، اور ابنِ عبدُ البرّ نے ''اَلاِسْتِیْعَاب'' میں اسے پورا بیان کیا ہے۔ وہ (اس کا بقیہ حِصّہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں :

تو حضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلّم نے ایک بار اس برتن میں پیشاب فرمایا، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد جب آپ برتن کے پاس تشریف لائے تو اس میں کچھ بھی موجود نہ تھا۔ تو آپ نے ایک خاتون سے پوچھا جسے ''بَرَکَۃ'' رضی اللہ تعالیٰ عَنہا کہا جاتا تھا، وہ اُمّ حبیبہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ تھیں، جو حبشے سے ان کے ہمراہ آئی ہوئی تھیں، تو آپ نے فرمایا : کہ اس پیالے میں جو پیشاب پڑا ہوا تھا، کہاں ہے ؟ خاتون نے عرض کیا یا رَسُولَ اللہ ! صلّی اللہ تعالیٰ عَلیہ وآلہٖ وَسَلّم ! میں نے اسے پی لیا ہے۔''

لیجئے ! ہم نے ناقد کی خود آپ حوالہ دی ہوئی کتاب ''سُنَنِ نَسَائِی بِشَرْحِ السُّیُوْطِی'' میں ''شَرْحُ السُّیُوْطِی'' سے ''سُنَنِ نَسَائِی'' کی ''حَدِیثِ اُمیمہ'' رَضِی اللہ تعالیٰ عَنہا کا باقی ماندہ حصّہ بھی بیان کر دیا ہے، جس میں پیشابِ مُبارک پینے کا ذکر بھی واضح طور پہ موجود ہے۔

Marfat.com

وہابئِ ناقد کی اِنتہائی سنگدلی وبد ترین حق پوشی

لیکن یہاں ایک بات خصوصاً قابلِ توجّہ ہے، کہ جنابِ ناقِد نے حدیث کو چونکہ "سُنَنِ نَسَائِیُ" کے اسی نسخے سے نقل کیا تھا، جس کے ساتھ ساتھ "شَرح سُیُوطِیُ" بھی چھپی ہوئی ہے۔ نقل کرتے وقت "سُنَن" کی منقولہ بالا حدیث کے نیچے عین اسی صفحے پر "شَرح سُیُوطِیُ" کا مندرجہ بالا مقام بھی یقیناً ان کی باریک بین آنکھوں کے سامنے کھلا پڑا تھا، جہاں "سُنَن" میں بیان کی گئی حدیثِ اُمَیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا باقی ماندہ حصّہ، جو کہ پیشابِ مُبارک کے پینے کے واقعے پر مشتمل ہے، بھی مرقوم تھا۔ اس سے ناقد صاحب کی عمداً چشم پوشی و پہلو تہی، اور پھر یہ شکایت کہ "اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں" سخت حیرت کا باعث ہے۔

کہیں یہ، حضرت مُحَمّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلّم کے فضائل کی احادیث پر جان بوجھ کر پردہ ڈالنے کی کوشش تو نہیں؟ کیا یہ عمداً کتمانِ حق کی سعی تو نہیں؟

امام ابنِ عبدُ البرّ المالکی سے، حدیث کی تکمیل

اب ملاحظہ ہو حدیثِ زیرِ بحث کا مکمّل مضمون، اور وہ اسناد جس کے ساتھ امام ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمّد بن عبدالبرّ المالکی نے اسے "اَلاِستِیعَاب" میں رِوایت کیا ہے۔ چنانچہ امام موصُوف فرماتے ہیں:

Marfat.com

"أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْن مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمَيْمَةَ أُمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ عَيْدَانٍ، وَيُوْضَعُ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ. فَبَالَ فِيْهِ لَيْلَةً، فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ. فَجَاءَ فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ. فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُّقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدِمُ لِأُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَاءَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَلْبَوْلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ مَافَعَلَ؟ فَقَالَتْ شَرِبْتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ" (۱)

"ہم سے احمد بن قاسم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن مُعاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے

---

(۱) "الاستيعاب فی معرفة الاصحاب": ابن عبدالبر "كتاب النساء وكناهن، باب الباء الموحدة، بركة بنت ثعلبة" بهامش "الاصابة" (۲۵۱/۴)، طبع مطبعة السعادة، بجوار محافظة مصر.

Marfat.com

احمد بن الحسن بن عبدُ الجبّار الصُّوفی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحیٰی بن مُعین نے بیان کیا، انہوں نے ابنِ جُرَیج سے رِوایت کیا، انہوں نے کہا مجھے حُکیمہ بنتِ اُمَیمَہ نے بتایا، وہ اپنی ماں اُمَیمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ:

نبیّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم لکڑی کے ایک پیالے میں پیشاب فرمایا کرتے تھے، اور وہ پیالہ حضور کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا۔ تو ایک رات کو آپ نے اس میں پیشاب فرمایا، تو اسے حضور کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ حضور پھر تشریف لائے تو اچانک، پیالہ میں کچھ بھی نہ تھا۔ تو آپ نے ایک عورت سے فرمایا جسے "بَرَکَۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو اُمّ حَبِیبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُما کے یہاں خادمہ تھیں، جو سَرزمینِ حَبَشہ سے ان کے ہمراہ آئی ہوئی تھیں، کہ اس پیالے میں جو پیشاب تھا، کہاں گیا؟ خاتون نے عرض کیا یَارَسُولَ اللہ! صَلّی اللہ تعالیٰ عَلیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ! میں نے اسے پی لیا ہے۔"

دیکھ لیجئے! اس اسناد میں بھی "ابُو مالک نخعی" موجود نہیں ہے۔ اور حدیث میں صحابیّہ کے بَولِ مُبارَک کے پینے کا قِصّہ بھی موجُود ہے۔ اور اس

Marfat.com

حدیث کے جملہ راوی اَئِمّۂ ثِقات ہیں، کوئی راوی ضعیف یا معمولی شخصیّت نہیں، چنانچہ :

پہلے راوی محدِّث احمد بن قاسم، عَبدِ صَالح، اور حَافِظُ المَغرِب و مُسنَدُ الاُندُلُس، امام ابن عبدُ البَرّ المالکی کے کِبارِ شُیُوخ میں سے ہیں۔ (۱)

دُوسرے محمّد بن مُعاویہ محدّثُ الاُندُلُس، اور ثِقاتِ اَثبات میں سے ہیں۔ (۲)

تیسرے راوی احمد بن حسن بن عبد الجبّار الصُّوفی مُسنِدِ بَغدَاد (۳)، اور ثِقاتِ مُحدّثین میں سے ہیں۔ (٤)

اور یحیٰی بن مُعین، حجّاج بن محمّد، اور ابنِ جُرَیج اَشہرُ المَشَاہیر اَئِمّۂ مُحدّثین، اور صِحاح سِتّہ کے مَرکزی راویوں میں سے ہیں۔ اور حُکَیمَہ، واُمَیمَہ رَضی اللہ تعالیٰ عَنہا کے ثِقہ و حُجّت ہونے کا تذکرہ پیچھے مفصّل گذر

---

(۱) "العبر فی خبر من غبر": الذہبی "سنة ۳۹۵ھ، والتاھرتی" (۱۸۷/۲)، طبع، دارالکتب العلمیة، بیروت.

(۲) "العبر فی خبر من غبر": الذہبی "سنة ۳۵۸ھ، وفیھا محدث الاندلس" الخ (۱۰۳/۲)، طبع دارالکتب العلمیة، بیروت.

(۳) "تذکرة الحفاظ": الذہبی "الطبقة العاشرة، رقم: ۷۰۹، ۵۵/۱۰ عبدان، وفیھا مات فقیه العراق.....ومسند بغداد ابوعبداللّٰه احمد بن الحسن" الخ (۲۸۹/۲)، داراحیاء التراث العربی، بیروت.

(٤) "شذرات الذھب فی اخبار من ذھب": ابن العماد "سنة ۳۰۶ھ، وفیھا توفی احمد بن الحسن" الخ (۲٤۷/۲)، طبع دارالفکر للطباعة والنشر، بیروت.

Marfat.com

چکا ہے۔

مزید ملاحظہ فرمایئے!

امامِ مُناوِی وامام ہیثمی سے، نیز نصف درجن کِبارِ حُفّاظِ محدّثین کی سَندوں سے، حَدیث کی تکمیل

امام جلالُ الدّین السُّیُوطی نے بھی ابُوداؤد، نَسائی، نیز حاکم کے حوالے سے اسی حدیثِ اُمَیمہ بنتِ رُقَیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مختصراً نقل کیا، اور اس پر ''صَحِیحُ الْاِسْنَاد'' ہونے کی رَمز ''صَحّ'' ثبت فرمائی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''كَانَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ، يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ (د ن ك) عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا (صَحّ)۔'' (۱)

''رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالا تھا، جو حضُور کی چارپائی کے نیچے ہوتا تھا، آپ رات کے وقت اس میں پیشاب فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد، نَسائی، حاکم) اُمَیمہ بنتِ رُقَیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱) ''الجامع الصغير من احاديث البشير والنذير'': السيوطى ''حرف الكاف، باب كان'' (۱۱۱/۲)، طبع المكتبة الاسلامية، سمندرى.

Marfat.com

سے (صَحِیْحٌ)۔"

اس کی شرح کرتے ہوئے امام محدّث عبدُ الرّؤُف المناوِی فرماتے ہیں :

"(یَبُوْلُ فِیْهِ بِاللَّیْلِ) تَمَامُهٗ، کَمَا عِنْدَ الطَّبْرَانِیّ، بِسَنَدٍ قَالَ الْهَیْثَمِیُّ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ: فَقَامَ وَطَلَبَهٗ فَلَمْ یَجِدْهُ۔" (۱)

"اس حدیث کا باقی ماندہ حصّہ، جیسا کہ طَبرانی کے یہاں ہے، اُیسی سَند کے ساتھ کہ جس کے راوی امام ہیثمی کے ارشاد کے مطابق رِجالِ صحیح ہیں، یہ ہے : تو آپ اٹھے اور پیالے کو طلب فرمایا۔"

اس کے بعد امام مناوی نے پوری حدیث نقل فرمائی، جس میں صحابیّہ کے پیشاب مُبارکِ نبوی کو پینے کا واقعہ موجود ہے۔ احادیثِ طَبرانی پر اعتراضات کے جواب میں اسے تفصیل سے ہم بھی نقل کر آئے ہیں۔

امامِ مَناوِی کی تصریح کے مطابق بھی یہ ثابت ہوا کہ "حدیثِ اُمَیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اندر پیشابِ مُبارک کے پینے کا واقعہ بلاشبہ موجود ہے۔ لیکن ابُو داؤد، نَسائی اور حاکم نے پوری حدیث بیان نہیں کی۔

---

(۱) "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر" : المناوی "حرف الکاف، باب کان" (۱۷۷/۵)، طبع دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت۔

Marfat.com

انہوں نے مُحدِّثین کی عادت کے مطابق باب و مقام کی مناسبت سے صرف حدیث کے ابتدائی حصّے پر اکتفاء کرتے ہوئے اسے مختصراً بیان کر دیا۔ جبکہ دیگر حفّاظِ مُحدِّثین مثل ابنِ عبدُالبَرّ، طَبرانی، بیہقی(۱)، ابُو نُعَیم(۲)، ابن مندہ(۳)، نیز مُحدِّث عبدالرَّزّاق(٤)وغیرہم نے مناسب جگہوں پہ، اسے ثقہ راویوں اور قوی اسانید کے ساتھ پورا بھی بیان کر دیا ہوا ہے۔ اور ان کے یہاں اس حدیث میں پیشابِ مُبارک کے پینے کا واقعہ بھی موجود ہے۔

فَانْظُرْ اِلٰی آثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰی نَوَالِهٖ۔

دیدۂِ کور کو کیا آئے نظر ؟ کیا دیکھے ؟

اب اگر ان جلیل و کثیر و روشن شواہد سے کوئی آنکھیں ہی بند

(۱) ”ابن عبدالبر، طبرانی وبیہقی“ کی قوی سندوں کے ساتھ امیمہ رضی اللّٰہ تعالی عنہا کی مکمل حدیث مع حوالہ جات پیچھے گزر چکی ہے۔

(۲) ”اسد الغابة فی معرفة الصحابة“: عزالدین ابن الاثیر الجزری ”کتاب النسآء، حرف الهمزة، امیمة بنت رقیقة“ (۵/۴۰۳)، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

(۳) ایضاً

(٤) ”تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعیّ الکبیر“: العسقلانی ”کتاب الطهارة، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۱“ (۱/۳۱)، طبع المکتبة الاثریة، سانگلہ ھل۔

و ”نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار“: الشوکانی ”کتاب الطهارة، ابواب المیاه، باب البول فی الاوانی للحاجة، حدیث: ۱“ (۱/۱۰۶)، طبع دارالجیل، بیروت۔

Marfat.com

کرلے، اور یہی کہتا رہے کہ اِس حدیثِ مُبارک میں پیشابِ مُبارک کے پینے کا ذکر فلاں، فلاں، اور فلاں کتاب میں نہیں ہے، تو اس کا علاج ہمارے پاس کیا ہو سکتا ہے؟ ہم تو اس کے حق میں دعائے خیر ہی کر سکتے ہیں، اور بس۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

”مستدرک حاکم“ کی حدیثوں پر جرح، اور اس کا جواب

”حدیثِ اُمِّ اَیمن“ کی روایتِ حاکم پر تنقید

حاکم کی ”حدیثِ اُمِّ ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر تنقید کرتے ہوئے ناقِد صاحب رقمطراز ہیں :

> حاکم میں یہ روایت موجود ہے جس میں پیشاب کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن اس سند میں وہ ہی مخدوش اور ضعیف راوی ابو مالک نخعی موجود ہے۔
>
> (مستدرک حاکم۔ جلد ۴ صفحہ ۶۳)

ایک اور اِعتراض، جس تک چالاک نَاقِد کی رسائی نہ ہو سکی

جنابِ ناقِد نے اس روایت پہ بہت تھوڑی تنقید فرمائی۔ حالانکہ امامِ طَبرانی (۱)، وحاکِم (۲) کے یہاں اسے ”اُمِّ اَیمَن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

---

(۱) ”المعجم الکبیر“: الطبرانی ”مسند النساء، ام ایمن، ماسندت ام ایمن، حدیث: ۲۳۰“ (۸۹/۲۵)، طبع مکتبة ابن تیمیة، القاهرة۔

(۲) ”الصحیح المستدرك علی الصحیحین“: الحاکم ”کتاب معرفة الصحابة، ذکر ام ایمن، شرب ام ایمن بول النبی ﷺ واثره“(۶۳/۴)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت۔

Marfat.com

سے روایت کرنے والا شخص "نُبَیح العَنَزِی الکُوفِی" ہے۔ جس کے بارے میں حفّاظِ محدّثین کا مقولہ مشہور ہے کہ "نُبَیحٌ لَمْ یَلْحَقْ اُمَّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا" (۱) یعنی "نُبیح کی، اُمِّ ایمن رَضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات نہیں ہوئی۔" لہٰذا اِعتراض "یک نہ شُد، دو شُد" کا مِصداق ہو گیا۔ اگر ناقِد صاحب یہ اعتراض بھی کر دیتے تو ان کی تنقید دوبالا ہو جاتی۔ بہر حال جواب درجِ ذیل ہے۔

جواب

ایک سند کے ضُعف سے حدیث، دیگر اَسانید کے اعتبار سے ضعیف نہیں ہو جاتی

امام حاکم (و طَبرانی) کی اس سند میں "ابو مالک نخعی" کے وُجود اور "نُبیح العنزی" و "اُمِّ اَیمن" رَضیَ اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان پائے جانے والے اِنقطاع کی وجہ سے "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رَضی اللہ تعالیٰ عنہما، مُطلقاً کیسے ضِعیف ہو گئی؟ جبکہ امام دار قطنی وَغیرُہ کبارِ محدّثین کے اِرشادات سے ثابت ہے کہ اس کی اور بھی سندیں موجود ہیں، جن میں نہ تو "ابو مالک نخعی" ہے اور نہ کہیں اِنقطَاع، جن کی بناء پر انہوں نے اسے "صحیح" فرمایا ہے۔ اس کا

---

(۱) "تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر": العسقلانی "کتاب الطھارة، باب النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰" (۳۱/۱)، طبع المکتبة الاثریة، سانگلہ ھل۔

تفصیلی جواب طَبرانی کی "حدیثِ اُمّ اَیمَن" رَضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر تنقید کے جواب میں گزر چکا ہے۔ وہاں پر ملاحظہ فرمالیا جائے!

امام ذَہَبی کا سُکُوت معنیٰ خیز امر ہے

تاہم یہاں ایک بات مزید قابلِ توجُّہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جس طرح حاکم کا تصحیحِ احَادیث میں تساہُل مشہُور ہے، اسی طرح امامِ ذَہَبیؒ کی تضعیفِ احَادیث میں تشدید بھی معرُوف ہے۔ بایں ہمہ حاکم کی سند میں جَرح کے دو عدد مواقع پاکر، پھر بھی ذَہَبی کا اعتراض اٹھانے اور جَرح فرمانے سے پرہیز کرنا اور خاموشی سے آگے چلے جانا(۱)، ضرُور معنیٰ خیز امر ہے۔

ہمارے خیال میں اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ امامِ ذَہَبی نے "حدیثِ اُمّ اَیمَن" رَضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کثرتِ اَسانید، اور بعض اَسَانید کے صحیح ہونے کی بناء پر حاکم کی سند پر جرُح کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، اور اس پر سُکوت فرمایا۔ ورنہ حسَبِ عادت ضرور جرَح فرماتے۔ تاہم اس سکوت کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ "حدیثِ اُمّ اَیمَن" رَضیَ اللہ تعالیٰ عَنہمَا فضائل نبوی میں سے ایک فضیلت پر مشتمل ہے، اور بَابِ فضَائل

(۱) "تلخيص الصحيح المستدرك على الصحيحين للحاكم": الذهبي، بذيل المستدرك "كتاب معرفة الصحابة، ذكر ام ايمن" (۶۳/۴)، طبع دارالكتاب العربي، بيروت.

میں ایسی سند سے مروی حدیث بھی مقبول ہوتی ہے۔ اس لئے اُنہوں نے اس پہ جرح کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

روایتِ حاکم پر مزید تنقید

اس کے بعد صاحبِ تنقید مزید فرماتے ہیں :

> امام حاکم اس روایت کو اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ بھی لائے ہیں لیکن وہاں پیشاب کے پینے کے الفاظ موجود نہیں بلکہ صرف زات کو آپ کے پیشاب کرنے کا ذکر موجود ہے۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (مستدرک حاکم۔ جلد اول۔ صفحہ ۹۹)

جواب

اس پر ہماری گزارشات یہ ہیں :

۱۔ حدیثِ نبوی میں تحریف و تلبیس

جس روایت کو امام حاکم نے ''مُسْتَدْرِك'' ج ۴ میں بیان کیا ہے، وہ حضرت اُمّ اَیمَن رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے (۱)، اور جسے

(۱) ''الصحیح المستدرك علی الصحیین'': الحاکم ''کتاب معرفة الصحابة، ذکر ام ایمن، شرب ام ایمن بول النبیﷺ و اثره'' (۴/۶۳)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت۔

"مُسْتَدْرِک" ج ۱ میں لائے ہیں، وہ حضرت اُمَیمہ بنتِ رُقَیقہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے(۱)۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ حدیثیں ہیں۔ اب تنقیدِ بالا کے ابتدائی جملے پہ ذرا غور فرمایئے! تو صاف واضح ہے کہ جناب ناقد نے ان دو مختلف حدیثوں کو خلطِ مَبحث کر کے ایک بنادیا ہوا ہے۔ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احادیثِ نبویّہ میں یہ تحریف و تلبیس مُدّعیانِ علم و تحقیق کو، آیا زیب دیتی ہے ؟

۲. بے جا تنقید

امامِ سُیوطی نے امام حاکم کے حوالے سے صرف "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رَضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نقل کیا تھا۔ اس پر ناقِد کی جرَح، اور اس کا جواب آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ امام سیوطی نے "حدیثِ اُمَیمہ" رَضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاکم کے حوالے سے نقل ہی نہیں کیا تھا۔ تو ناقد کی طرف سے اس میں "پیشابِ مُبارک پینے کا ذِکر" نہ ہونے کی شکایت کرنا بالکل بے جا، اور محض بے معنیٰ ہے۔

۳. حاکم کے اِختصار کی، اکابرِ مُحدّثین نے تکمیل کر دی ہوئی ہے

امامِ حاکم نے مُحدّثین کی عادت کے مطابق یہاں "برتن میں

---

(۱) "الصحیح المستدرك على الصحیحین": الحاکم "کتاب الطهارة، البول فی القدح باللیل" (۱/۱٦۷)، طبع دار الکتاب العربی، بیروت.

Marfat.com

پیشاب کرنے کے باب" میں باب و مقام کی مناسبت سے "حدیثِ اُمَیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مُختصر کر کے بیان کیا ہے۔ اور باقی ماندہ حصّے کو طَبرانی وغیرہ اکابرِ مُحدِّثین نے نقل کر کے، اِسے پورا بھی بیان کر دیا ہوا ہے، جس میں پیشابِ مُبارک کو پینے کا ذکر بھی موجود ہے۔

الغرض پوری حدیث کو ذرا آنکھیں کھول کر ملاحظہ فرمائیے! تو اس میں "پیشابِ مُبارک کو پینے کا ذکر" ماہِ نیم ماہ و روزِ نیم روز سے بڑھ کر روشن موجود ہے۔ اسے حدیث دَانی نہیں کہتے کہ طویل حدیث کے ایک ٹکڑے کو دیکھ کر تنقید کا بھوت سر پر سوار ہو جائے۔ بلکہ تحمُّل کے ساتھ ذرا محنت کر کے حدیث کے تمام ضروری اَطراف کا تَتَبُّع، پھر ان میں تدبُّر و تفکُّر کرنے کے بعد لبْ کُشائی کرنا چاہیے۔

٤. ایک فروگذاشت پر تنبیہ

ناقد نے "مُستَدرَك" ج ۱ کا صفحہ غلط لکھا ہے۔ رات کو برتن میں ب کرنے کی حدیہ ۵ پہ نہیں ہے، بلکہ ص : ۱۶۷ پہ ہے۔ ناقد صاحب اسے درست کریں!

وَاللهُ تَعَالیٰ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ صَلَّی اللهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

Marfat.com

نتیجہ تنقید

آخر میں ساری تنقید کا خلاصۂ نتیجہ بیان کرتے ہوئے ناقد صاحب لکھتے ہیں:

> لہذا صحیح صورت جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صحیح روایات میں آپ کے رات کے وقت پیشاب کرنے کا ذکر تو صحیح ہے لیکن اسے پینے کا ذکر صحیح نہیں۔

خلاصۂ جواب

اس کے جواب میں ہماری گزارش یہ ہے:

وہّابی مُحقّق کی وَاضح غلط بیانی

یہ ناقد کی واضح غلط بیانی، مغالطہ آفرینی اور کھلا جھوٹ ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ "مُعْجَمِ کَبِیْر طَبْرَانِی" (۲۴/ ۲۰۵،۲۰۶)، "سُنَنِ بَیْہَقِی" (۷/ ۶۷) اور "الْاِسْتِیْعَاب" (بِہَامِشِ الْاِصَابَۃ : ۴/ ۲۵۱) میں نہایت قوی سندوں اور ثقہ راویوں کے ساتھ "حدیثِ اُمَیمَہ" موجود ہے۔ جس میں پیشابِ مُبارک کے پینے کا ذکر بھی بالکل صحیح و موجود ہے۔ نیز اَجِلّۂ مُحدّثین: دار قطنی، قاضی عیاض، نَوَوِی اور علی القاری وَغیرُہُم

Marfat.com

رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے بعض اَسانیدِ صحیحہ کی بناء پر "حدیثِ اُمِّ اَیْمَن" رَضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی صحیح فرمایا ہے۔ اس میں بھی "پیشاب ِ مُبارک کو پینے کا ذکر" صحیح و ثابت ہے۔ دیکھئے! "اَلشِّفَاء" (۱/ ۴۱)، "شَرْحُ الْمُھَذَّب" (۱/ ۲۳۴)، "جَمْعُ الْوَسَائِلِ فِیْ شَرْحِ الشَّمَائِل" (۲/ ۳)، اور "اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ مَعَ شَرْحِ الزُّرْقَانِی" (۴/ ۲۳۳)، وغیرہا۔ اور اس کی مدلّل تفصیل ہم اوراقِ گزشتہ میں بیان کر آئے ہیں۔

علاوہ ازیں حضرت اُمَیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ایک اور حدیث بھی اَسانیدِ قویّہ کے ساتھ متعدِّد مُحدِّثین کے یہاں موجود ہے۔ جس کا تفصیلی بیان بوجہ عدم ضرورت ہم نے نہیں کیا۔ اس میں بھی "پیشابِ مُبارک کے پینے کا ذکر" صحیح و صریح موجود ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالیٰ اَعْلَم۔

وہّابی ناقد کی آخری بات: حدیثِ شُرْبُ الْبَول کا ابو مالک نخعی پر انحصار

خلاصۂ نتیجہ بیان کرتے ہوئے صاحب ناقد نے آخری بات یہ لکھی ہے کہ:

> اس کی تمام تر ذمہ داری ابو مالک نخعی پر عائد ہوتی ہے جو ایک ضعیف انسان ہیں۔ هذا ما عندی۔ والله اعلم بالصواب

Marfat.com

محمد یعقوب قریشی

جامعة العلوم الاثریہ

جہلم

مہر

۱۶-۷-۹۲

یہ بھی سفید جھوٹ

ناقِد کی یہ بات بھی غلطِ محض، اور سفید جھوٹ ہے۔

چنانچہ حضرت اُمیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث متعدِّد سندوں کے ساتھ ہم گزشتہ اوراق میں تفصیل سے بیان کر آئے ہیں۔ اس کی چند اور قوِی اَسانید مزید ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ اس کے علاوہ اُمَیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک اور حدیث بھی متعدّد قوی سندوں کے ساتھ موجود ہے۔ نیز "حدیثِ اُمّ اَیمَن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی بعض قوی اَسانید کی بناء پر دَار قطنی وَغیرہٗ نے صحیح قرار دیا ہے۔ ان سب میں "پیشابِ مُبارک کے پینے کا ذکر" دوپہر کے سورج کی طرح روشن موجود ہے۔ اور ان کی پون درجن سندوں میں "ابو مالک نخَعی" کا کہیں نام ونشان تک نہیں پایا جاتا۔

توان حالات میں "پیشابِ مُبارک کے پینے کے واقعہ" کی تمام تر ذمّہ داری بے چارے "ابو مالک نخَعی" پر ڈال دینا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟ بہر حال یہ ناقِد صاحب کی فاش غلَطی، اور صریح کذب بیانی ہے۔ حفِظَنَا

Marfat.com

اللّٰہُ تعَالٰی مِنہُ، وَھَدَانَا وَاِیَّاہُ اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْل۔

صحیح صورتحال -

لہٰذا در حقیقت صحیح صورت جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صحیح وقوی روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے وقت پیشاب فرمانے کا ذکر بھی صحیح ہے، اور صحابیّات کے اسے پینے کا ذکر بھی صحیح ہے۔ اور فضائلِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ خواہ مخواہ تعصّب کے سُلوک، حق پوشی، مغالطہ آفرینی، خلطِ مبحث، اور صریح کذب بیانی نیز محض بے جا اور لایعنی تنقید کی تمام تر ذمّہ داری جنابِ ناقد پر عائد ہوتی ہے، جو اپنے اوصاف مذکورہ کی بناء پر "ابومالک نخعی" سے کہیں زیادہ ضعیف و مخدوش انسان ہیں۔

فقط ــــــــــــــ واللّٰہُ تعَالٰی اَعْلَمُ، وَرَسُوْلُہُ الْحَبِیْبُ الْاَکْرَمُ۔ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

حـــــــــــــــــرَّرَہٗ

محمد اشرف القادری
عَفَا عَنْہُ رَبُّہُ الْحَفِیُّ الْقَوِیّ

مہر

دارالافتاء
الجامعة القادرية العالمية
خانقاہ نیک آباد، گجرات
۲۷ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

Marfat.com

کتابیات

(مراجع ومآخذ)

اسماء کتب ومصنفین

١. الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان.

تصنیف: ابو حاتم محمد بن حبان، البستی، المتوفیٰ سنہ ٣٥٤ھ

ترتیب: الامیر علاء الدین، ابو الحسن علی بن بلبان الفارسی، المصری، المتوفیٰ سنہ ٧٣٩ھ

٢. الاستیعاب فی معرفة الاصحاب.

ابو عمر، یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر، النمری، القرطبی، المتوفیٰ سنہ ٤٦٣ھ

٣. اسد الغابة فی معرفة الصحابة.

ابوالحسن، عزالدین، علی بن محمد، ابن الاثیر، الجزری، المتوفیٰ سنہ ٦٣٠ھ

٤. البدایة والنهایة.

ابوالفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر، الدمشقی، المتوفیٰ سنہ ٧٧٤ھ

٥. تاریخ بغداد.

ابوبکر، احمد بن علی، الخطیب البغدادی، المتوفیٰ

سنہ ۴۶۳ھ

۶. تذکرۃ الحفاظ.

ابوعبداللہ، شمس الدین، محمد الذہبی، المتوفیٰ

سنہ ۷۴۸ھ

۷. التعلیق علی شرح السنۃ للبغوی.

۸. التعلیقات السلفیۃ علی سنن النسائی.

محمد عطاء اللہ، حنیف، بھوجیانی، لاھوری، المتوفیٰ....

۹. تقریب التھذیب.

ابو الفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ

سنہ ۸۵۴ھ

۱۰. تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر.

ابو الفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ

سنہ ۸۵۴ھ

۱۱. تلخیص الصحیح المستدرک علی الصحیحین.

ابوعبداللہ، شمس الدین، محمد، الذہبی، المتوفیٰ

سنہ ۷۴۸ھ

۱۲. تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ.

ابوالوزیر، احمد حسن، المحدث الدھلوی، المتوفیٰ

سنہ ۱۳۳۸ھ

۱۳. تنقیدی فتویٰ.

محمد یعقوب قریشی، مفتی جامعہ اثریہ جہلم

۱۴ . تہذیب التہذیب.

ابوالفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ ۸۵۴ھ

۱۵ . الجامع الصغیر من احادیث البشیر والنذیر.

جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، السیوطی، المتوفیٰ ۹۱۱ھ

۱۶ . جمع الوسائل فی شرح الشمائل.

علی بن سلطان محمد القاری، الھروی، المکی، المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ

۱۷ . الخصائص الکبریٰ.

جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، السیوطی، المتوفیٰ ۹۱۱ھ

۱۸ . خلاصة تذھیب تھذیب الکمال فی اسماء الرجال.

صفی الدین، احمد بن عبداللّٰہ الخزرجی، الانصاری، المتوفیٰ بعد ۹۲۳ھ

۱۹ . زھرالربیٰ فی شرح المجتبیٰ من سنن النسائی.

جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، السیوطی، المتوفیٰ ۹۱۱ھ

۲۰ . السنن.

ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، السجستانی، المتوفیٰ

Marfat.com

سنہ ۲۷۵ھ

۲۱ . السنن الکبریٰ.

ابوبکر، احمد بن الحسین، البیهقی، المتوفیٰ سنہ ۴۵۸ھ

۲۲ . شذرات الذهب فی اخبار من ذهب.

ابوالفلاح ، عبدالحی بن عماد، الحنبلی، المتوفیٰ

سنہ ۱۰۸۹ھ

۲۳ . شرح السنة.

محیٰ السنة، ابومحمد، الحسین بن مسعود بن الفرآء،

البغوی، المتوفیٰ سنہ ۵۱۶ھ

۲۴ . شرح الشفاء.

علی بن سلطان محمد القاری، الهروی، المکی، المتوفیٰ

سنہ ۱۰۱۴ھ

۲۵ . شرح المهذب.

محی الدین، ابو زکریا، یحی بن شرف، النواوی، المتوفیٰ

سنہ ۶۷۶ھ

۲۶ . الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ.

ابوالفضل، عیاض بن موسیٰ، الیحصبی، الاندلسی،

المتوفیٰ سنہ ۵۴۴ھ

۲۷ . صحیح الجامع الصغیر وزیادته الفتح الکبیر.

محمد ناصر الدین، الالبانی، لبنان/بیروت

۲۸ . صحیح سنن ابی داود.

Marfat.com

محمد ناصر الدین، الالبانی، لبنان/بیروت

۲۹. صحیح سنن النسائی.

محمد ناصر الدین، الالبانی، لبنان/بیروت

۳۰. الصحیح المستدرک علی الصحیحین.

ابوعبداللّٰه، محمد بن عبداللّٰه، الحاکم، النیسابوری، المتوفیٰ سنہ ٤٠٥ھ

۳۱. العبر فی خبر من غبر.

ابوعبداللّٰه، شمس الدین، محمد، الذهبی، المتوفیٰ سنہ ٧٤٨ھ

۳۲. فیض القدیر شرح الجامع الصغیر.

محمد عبد الرؤف، المناوی، المتوفیٰ سنہ ١٠٣١ھ

۳۳. کتاب الثقات.

ابوحاتم، محمد بن حبان، البستی، المتوفیٰ سنہ ٣٥٤ھ

۳٤. المجتبیٰ من السنن.

ابوعبد الرحمن، احمد بن شعیب بن علی، النسائی، المتوفیٰ سنہ ٣٠٣ھ

۳۵. مجمع الزوائد ومنبع الفوائد.

نورالدین، ابوالحسن، علی بن ابی بکر، الهیثمی، المتوفیٰ سنہ ٨٠٧ھ

۳٦. مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح.

علی بن سلطان محمد، القاری. الهروی، المکی، المتوفیٰ

Marfat.com

سنہ ۱۰۱٤ھ

۳۷. المعجم الکبیر.

ابوالقاسم، سلیمان بن احمد بن ایوب، اللخمی، الطبرانی، المتوفیٰ سنہ ۳٦۰ھ

۳۸. موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان.

نور الدین، ابوالحسن، علی بن ابی بکر، الهیثمی، المتوفیٰ سنہ ۸۰۷ھ

۳۹. المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة.

احمد بن محمد بن ابی بکر، الخطیب القسطلانی، المتوفیٰ سنہ ۹۲۳ھ

٤۰. نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب.

اشرف علی التهانوی ، المتوفیٰ سنہ ۱۳٦۲ھ

٤۱. نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار.

القاضی، محمد بن علی بن محمد، الشوکانی، المتوفیٰ سنہ ۱۲۵۵ھ

احادیث شرب بول مبارک نبوی

جزء

فی

احادیث شرب البول النبوی

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری

مکتبۂ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات
(پاکستان)

ابتدائیہ

بِسمِ اللّٰہِ، وَالحَمدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکبَرُ، وَلاَ حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ. وَاَزکَی الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِنَا وَسَیِّدِ الاَنَامِ رَسُولِہِ الحَبِیبِ الکَرِیمِ العَظِیمِ. لَقَد جَآءَکُم رَسُولٌ مِّن اَنفُسِکُم عَزِیزٌ عَلَیہِ مَاعَنِتُّم حَرِیصٌ عَلَیکُم بِالمُؤمِنِینَ رَءُوفٌ رَّحِیمٌ. فَاِن تَوَلَّوا فَقُل حَسبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ، عَلَیہِ تَوَکَّلتُ وَھُوَ رَبُّ العَرشِ العَظِیمِ. وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِینَ، وَاَصحَابِہِ الطَّاھِرِینَ، وَمَن تَبِعَھُم بِاِحسَانٍ اِلٰی یَومٍ عَظِیمٍ.

اَمَّا بَعدُ! یہ ”جُزء“ بندۂ گنہ گار کی طرف سے اربابِ محبت کی خدمت میں ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ صحابۂ کرام کی طرف سے والہانہ تعظیم ومحبّت نبوی کے اِظہار کے تعلّق سے، اس حسین وجمیل گلدستے کو میں نے گلستانِ احادیثِ نبویّہ سے جمع ومرتّب کیا۔ اس کی احادیث کی تخریج وروایت اور تصحیح وتوثیق مشہور ومُستند اور مُتداول کُتبِ حدیث میں، اکابر اُئمّہ وحُفّاظِ مُحدّثین نے فرمائی۔

● اِس ”جُزء“ میں اُنّیس احادیث ہیں۔ پہلی سترہ حدیثوں میں صراحۃً فرمایا گیا کہ تین خوش نصیب صحابیہ خواتین نے بَول مُبارک نبوی کو نوش فرمایا۔ جس پر اُنہیں بارگاہ نبوی سے، اَمراض سے شفایابی اور جہنّم سے

آزادی کے پروانے ملے۔ ان مقدّس خواتین کے اسماء گرامی یہ ہیں : (۱) بی بی اُمّ اَیمن برکت (۲) بی بی اُمّ یُوسُف برکت (۳) بی بی بَرّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُنَّ۔ حدیث : ۱۸ میں سیّدنا اَنس بن مالک رَضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر میں ایک کنوئیں کا ذکر ہے۔ جس میں حضُور جانِ رحمت صلیّ اللہ تعالیٰ عَلیہ واآلہٖ وَسلّمَ نے پیشاب مُبارک فرمایا۔ جس کی برکت سے کنوئیں کا پانی نہایت ہی خنک وشیریں وخوش گوار ہو جانے میں مشہور ہُوا۔ حضرت اَنس رَضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کنوئیں کا پانی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پلایا کرتے تھے۔ حدیث : ۱۹ میں تین عظیم الشّان مُعجزاتِ نبویّہ کا بیان ہے۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کتنے اشتیاق سے بغرضِ تبرّک، بول وبَرازِ مُبارک نبوی کو تناول فرمانے کی آرزو فرمائی ؟

● ہم نے اِن احادیث کو حَتّیٰ الِامکان ان کے مُخرجین اکابر اَئِمّہ محدّثین کی روایت سے انکی سَندوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔ البتہ حدیث : ۹، ۱۹ کو بلا سَند بیان کرنے پر اِکتفا کیا۔ کیونکہ ان کی سندیں دستیاب نہ ہو سکیں۔

● فنّی لحاظ سے یہ احادیث بفضلہٖ تعالیٰ صَحیح و حَسن کے درجے کی ہیں۔ مگر جن کی سند میں "ابو مالک نخعی" ضَعیف راوی پایا جاتا ہے، وُہ فِی نفسہٖ اگرچہ

Marfat.com

ضعیف ہیں، لیکن اُصولاً ان کا ضُعف مضر نہیں۔ اوّلاً اس لیے کہ وہ دیگر صحیح وقوی اَسانید سے بھی مَروی ہیں، جن میں ابُو مالک نخعی نہیں پایا جاتا۔ ثانیاً اس لئے کہ انکی تائید و تقویت دُوسری صحیح و قوی اَحادیث سے بھی ہو رہی ہے۔ تو اَب ضُعف کہاں رَہ گیا؟ اور حدیث : ۱۹ کی اَسناد دَستیاب نہیں ہو سکی۔ لیکن چونکہ اس کی تخریج وروایت خطیب بغدادی جیسے عظیم مُحدّث نے کی، پھر امام جلالُ الدّین السیُوطی نے اسے خصائِص نبویّہ میں نقل کیا، اور اس سے اِستدلال بھی کیا، لہٰذا اس حدیث کے بارے میں حُسنِ ظن ہی مناسب ہے۔ تاہم جب تک اِسناد سامنے نہ ہو وثوق کے ساتھ اس پہ کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

● ہر حدیث کے نیچے حاشیہ میں اس کتاب کا مکمل و تفصیلی حَوالہ بھی تحریر کر دیا ہے، جس سے ہم نے حدیث کو نقل کیا۔

● ہر حدیث کے بعد اس کا سلیس و بامُحاورہ اُردو ترجمہ بھی لکھ دیا ہے۔ تاکہ اُردو خوان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قلوبِ اہلِ ایمان میں، اپنے حبیب رسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعظیم و محبّت میں اِزدِیاد و ترقّی، اور منکرین کے لئے ہدایت کا باعث بنائے! آمین! وماتوفیقی الا باللہ۔ علیه توکلت والیه انیب۔ وصلی اللّٰه تعالیٰ علی سیدنا احمد النبی الامی وعلی آله وصحبه وسلم۔

Marfat.com

حدیث

﴿1﴾

امام، حافظ، ابوالقاسم، سلیمان بن احمد، الطّبرانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِیَادِ الْحَذَّآءُ الرَّقِّیُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ حَدَّثَتْنِی حُکَیْمَةُ بِنْتُ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ، [عَنْ اُمِّهَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا] قَالَتْ:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَبُوْلُ فِیْ قَدَحِ عَیْدَانٍ، ثُمَّ یُرْفَعُ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ۔ فَبَالَ فِیْهِ۔ ثُمَّ جَآءَ فَارَادَهٗ، فَاِذَا الْقَدَحُ لَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَأَةٍ یُقَالُ لَهَا بَرَکَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا، کَانَتْ تَخْدِمُ اُمَّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، جَآءَتْ بِهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَیْنَ الْبَوْلُ الَّذِیْ کَانَ فِی الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهٗ۔ فَقَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ!" (۱)

"ہم سے احمد بن زیاد، الحذّاء، الرّقّی نے حدیث

---

(۱) "المعجم الکبیر": الطبرانی "النساء، من اسمه امیمة، امیمة بنت رقیقة بنت صیفی، حدیث: ۴۷۷" (۲۴/۱۸۹)، طبع مکتبة ابن تیمیة، القاھرة۔

Marfat.com

بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے حجّاج بن محمدؔ نے بیان کیا، انہوں نے ابنِ جُریج سے روایت کیا، انہوں نے کہا ہم سے حُکیمہ بنت اُمیمہ بنت رُقیقہ نے بیان کیا، انہوں نے اپنی والدہ حضرت اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ :

نبیٔ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم رات کو لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے۔ پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک بار آپ نے اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر حضورُ صَلّی اللہ تعَالیٰ عَلَیہِ وآلہٖ وَسلّم دوبارہ تشریف لائے، اور اس کا ارادہ کیا، تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔ ایک خاتون جن کو "بَرَکَۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو کہ بی بی اُمّ حبیبہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں، جن کو وہ سرزمین حبشہ سے لائی ہوئی تھیں، سے آپ نے فرمایا: وہ پیشاب جو پیالے میں تھا، کہاں ہے؟ خاتون نے عرض کیا میں نے اسے پی لیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تو نے ایک مضبوط حِصار کے ساتھ جہنّم سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے! "

Marfat.com

حدیث

﴿۲﴾

حافظُ المغرب، امام، حُجّۃ، ابُو عمر، یوسف بن عبداللہ بن محمّد عبدُالبرّ، النّمری، القرُطبی فرماتے ہیں:

"اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحيٰى بْنُ مُعِينٍ ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَتْنِى حُكَيْمَةُ بِنْتُ اُمَيْمَةَ، عَنْ اُمَيْمَةَ اُمِّهَا رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا:

اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ فِىْ قَدَحٍ مِنْ عَيْدَانٍ، وَيُوْضَعُ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَبَالَ فِيْهِ لَيْلَةً فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَجَآءَ فَاِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَىْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدِمُ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، جَآءَ تْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَلْبَوْلُ الَّذِىْ كَانَ فِىْ هٰذَا الْقَدَحِ مَا فَعَلَ؟ فَقَالَتْ شَرِبْتُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

عَلَیۡهِ وَآلِهٖ وَسَلّم! "(۱)

"ہمیں احمد بن قاسم نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں محمّد بن مُعاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں احمد ابن الحسن بن عبد الجبّار الصّوفی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن مُعین نے بیان کیا، انہوں کہا ہم سے حجّاج (بن محمّد) نے بیان کیا، وہ ابن جُرَیج سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھے حکیمہ بنت اُمیمہ نے خبر دی، وہ اپنی والدہ اُمیمہ (بنت رُقیقہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ:

نبیّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ عَلیہ وآلہٖ وَسلّم (شب کے وقت) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے تھے، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ تو ایک شب آپ نے اس میں پیشاب فرمایا، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں آپ تشریف لائے تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔ تو آپ نے ایک خاتون، جسے "بَرَکۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو

(۱) "الاستیعاب فی معرفة الاصحاب": ابن عبدالبر "کتاب النسآء وکناهن، باب الباء الموحدة، برکة بنت ثعلبة" بہامش "الاصابة" (۲۵۱/۴)، طبع مکتبة المثنی، بغداد.

Marfat.com

کہ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ تھیں، جو ان کے ہمراہ سرزمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، سے فرمایا: اس پیالے میں جو پیشاب تھا کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسُولَ اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ عَلیہ وآلہٖ وسلّم! میں نے اسے پی لیا ہے۔"

حدیث

﴿۳﴾

امام، حافظ، ابو بکر، احمد بن حسین، البیہقی فرماتے ہیں:

"اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصرٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَۃَ، ثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنِ حَامِدِ الْعَطَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا یَحْییٰ ابْنُ مَعِیْنٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ حُکَیْمَۃُ بِنْتُ اُمَیْمَۃَ، عَنْ اُمَیْمَۃَ اُمِّھَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَبُوْلُ فِیْ قَدَحٍ مِّنْ عَیْدَانٍ، ثُمَّ وُضِعَ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَبَالَ فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَجَآءَ فَاَرَادَہٗ، فَاِذَا الْقَدَحُ لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَأَۃٍ یُّقَالُ لَھَا بَرَکَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا، کَانَتْ تَخْدِمُہٗ لِاُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا، جَآءَتْ مَعَھَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ، اَیْنَ الْبَوْلُ الَّذِیْ کَانَ فِیْ ھٰذَا الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُہٗ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ!" (۱)

"ابو نصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ہمیں بتلایا، انہوں نے کہا ہمیں ابوُالحسن محمد بن احمد بن حامد العطّار نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں احمد ابن الحسن بن عبدُالجبّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن معین نے بیان کیا، وُہ حجّاج سے رَاوی، انہوں نے ابن جُرَیج سے روایت کیا، انہوں نے کہا مجھے حکیمہ بنت اُمیمہ نے خبر دی، انہوں نے اپنی والدہ حضرت اُمیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ:

نبیّ اکرم صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم (بوقتِ شب) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے تھے، اسکے بعد اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک مرتبہ آپ نے (اس میں) پیشاب فرمایا، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں سرکار تشریف

---

(۱) "السنن الکبری": البیهقی "کتاب النکاح، جماع ابواب ماخص به رسول اللّٰهﷺ دون غیره، باب ترکه الانکار علی من شرب بوله ودمه" (۶۷/۷)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد، دكن.

لائے اور اس کا اِرادہ فرمایا، تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔
آپ نے ایک خاتون سے، جنہیں ''بَرَکۃ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں، اور حضور کی خدمت کرتی تھیں، جو کہ انکے ہمراہ سَرزمینِ حُبشہ سے آئی ہوئی تھیں، فرمایا: اس پیالے میں جو پیشاب تھا کہاں ہے؟ بی بی ''بَرَکۃ'' رَضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یَارسُولَ اللہ! صلی اللہ تعالیٰ عَلَیہ وآلہٖ وَسلّم! مَیں نے اسے پی لیا ہے۔''

Marfat.com

حدیث

﴿٤﴾

مُسنَدُ الیمن، امام، حافظ، ابُوبکر، عبدُ الرّزّاق بن ھمّام، الصّنعانی نے اپنی سند سے حدیث کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا:

”عَن ابنِ جُرَیج، قَالَ اُخبِرتُ:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یبُوْلُ فِی قَدحٍ عَیدَانٍ، ثُمَّ یُوضَعُ تَحتَ سَرِیرِہٖ۔ فَجَآءَ فَاِذَانِ الْقَدحُ لَیسَ فِیہِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ: لِامْرَأۃٍ یُّقَالُ لَھَا بَرَکَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا، کَانَت تَخدِمُ اُمَّ حَبِیبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُمَا، جَآءَت مَعَھَا مِنْ اَرضِ الْحَبشَۃِ، اَینَ البَوْلُ الَّذِی کَانَ فِی الْقَدحِ؟ قَالَت شَرِبْتُہٗ۔ قَالَ: صِحَّۃٌ یَا اُمَّ یُوسُفَ! وَکَانَت تُکنیٰ اُمَّ یُوسُفَ۔ فَمَامَرِضَت قَطُّ حَتّٰی کَانَت مَرضُھَا الَّذِی مَاتَت فِیہِ۔“

قَالَ ابنُ دِحیَۃَ: ”ھٰذِہٖ قَضِیَّۃٌ اُخریٰ غَیرُ قَضِیَّۃِ اُمِّ اَیمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُمَا۔ وَبَرَکَۃُ اُمُّ یُوسُفَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا غَیرُ بَرَکَۃَ اُمِّ اَیمَنَ

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنۡهُمَا۔" (هٰذَا لَفۡظُ السُّیُوۡطِیِّ)

وَقَالَ الۡحَافِظُ ابۡنُ حَجَرٍ: وَصَحَّحَ ابۡنُ دِحۡیَةَ اَنَّهُمَا قَضِیَّتَانِ وَقَعَتَا لِامۡرَأَتَیۡنِ، وَهُوَ وَاضِحٌ مِّنِ اخۡتِلَافِ السِّیَاقِ۔" (۱)

"ابن جُرَیج سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے خبر دی گئی کہ:

نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم (شب کے وقت) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب کرتے تھے، پھر اسے حضور کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک بار سرکار تشریف لائے تو پیالے میں کچھ نہ تھا۔ تو آپ نے ایک خاتون سے، جنہیں "بَرَکت" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ

(۱) "الاصابة فی معرفة الصحابة": العسقلانی "کتاب النساء، حرف الباء الموحدة، القسم الاول، ترجمة: ۱۶۵، برکة الحبشیة" (۲۵۰/۴)، طبع مکتبة المثنی، بغداد۔
و "الخصائص الکبری": السیوطی "باب الاستشفاء ببوله ﷺ" (۷۱/۱)، طبع المکتبة النوریة الرضویة، لائیلپور۔
و "تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر": العسقلانی "باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰" (۳۱/۱، ۳۲)، طبع المکتبة الاثریة، سانگله هل۔

تعالیٰ عنہما کی خادمہ تھیں، اور ان کے ساتھ سرزمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، فرمایا: پیشاب جو پیالے میں تھا کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے اسے پی لیا ہے۔ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے اُمّ یوسف! رضی اللہُ تعالیٰ عنہا تم ہمیشہ تندرست رہو گی! بی بی "برکۃ" رضی اللہُ تعالیٰ عنہا کی کُنیت "اُمّ یُوسف" تھی۔ تو اس کے بعد یہ خاتون مرضُ الموت تک کبھی بیمار نہ ہوئیں۔"

شیخ ابنِ دِحیہ نے کہا: "یہ اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قصّے سے علیحدہ قصّہ ہے۔ "برکت اُمّ یُوسُف" رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ہیں، اور "برکت اُمّ اَیمَن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ہیں۔" (یہ سیُوطی کے الفاظ ہیں) اور حافظ ابن حجر نے کہا: "ابنِ دحیہ نے صحیح قرار دیا ہے کہ یہ (شُربِ بولِ مُبارک کے) دو الگ الگ واقعے ہیں، جو کہ دو عورتوں کو پیش آئے۔ اور الفاظ کے مختلف ہونے سے یہ بات واضح ہے۔"

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس قِسم کا ایک تیسرا واقعہ بھی صحّت

Marfat.com

کے ساتھ مروی ہے، جو کہ حضرت اُمّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ حضرت "بَرّہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعلّق ہے۔ اسکی حدیث آگے آرہی ہے۔ تو یہ دو صحابیہ خاتونوں کے واقعے نہیں، بلکہ تین صحابیہ خواتین کے تین واقعات ہیں۔

Marfat.com

حدیث

﴿٥﴾

امام، حافظ، ابو نُعَیم، احمد بن عبدُ اللہ، الاصبہانی نے اپنی سند کے ساتھ حدیث کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا:

"حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ، عَنْ اُمِّهَا اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ، يَضَعُهٗ تَحْتَ السَّرِيْرِ۔ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ اسْمُهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَشَرِبَتْهُ۔ فَطَلَبَهٗ فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَقِيْلَ: شَرِبَتْهُ بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔ فَقَالَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (١)

"حجّاج بن محمّد نے ابن جُریج سے روایت کی، اور وہ حُکیمہ بنت اُمیمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنی والدہ حضرت اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

---

(١) "اسد الغابة فی معرفة الصحابة": عز الدین ابن الاثیر "کتاب النساء، حرف الـهمزة، امیمة بنت رقیقة" (٥/ ٤٠٣)، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت.

Marfat.com

کرتی ہیں، انہوں نے کہا کہ :

نبیؐ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہِ وآلہٖ وسلّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں حضور (شب کو) پیشاب کرتے، اور اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ ایک خاتون جس کا نام بی بی برکت تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے آکر اسے پی لیا۔ بعد ازاں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہِ وآلہٖ وسلّمؐ نے پیالے کو طلب فرمایا تو اس (میں پیشاب) کو نہ پایا۔ تو آپ سے عرض کیا گیا: اسے بی بی برکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ دوزخ سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

Marfat.com

حدیث

﴿٦﴾

امام، حافظ، ابو عبداللہ، محمدؐ بن اسحاق "ابن مندہ" الاصبہانی نے اپنی کتاب "مَعرِفَۃُ الصَّحابَۃ" میں اپنی سند کے ساتھ فرمایا:

"حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا بِنْتِ رُقَيْقَةَ، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ، يَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيْرِ۔ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ اِسْمُهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا فَشَرِبَتْهُ۔ فَطَلَبَهُ، فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَقِيْلَ: شَرِبَتْهُ بَرَكَةُ۔ فَقَالَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (۱)

"حجّاج بن محمّد نے ابن جُریج سے روایت کیا، انہوں نے حُکیمہ بنت اُمیمہ سے روایت کیا، انہوں نے اپنی والدہ اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ:

---

(۱) "اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ": عز الدین ابن الاثیر "کتاب النساء، حرف الہمزۃ، امیمۃ بنت رقیقۃ" (۵/۴۰۳)، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

Marfat.com

حضور نبیؐ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے
یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ آپ (بوقتِ شب) اس میں
پیشاب فرماتے، اور اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔
ایک بار بُرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نامی ایک خاتون نے
آکر اسے پی لیا۔ تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے
پیالہ طلب فرمایا، تو اس (میں پیشاب) کو نہ پایا۔ تو عرض
کیا گیا: اسے بَرَکت رَضی اللہُ تعَالیٰ عَنہا نے پی لیا ہے۔
آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبُوط حِصَار
کے ساتھ دوزخ سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

Marfat.com

حدیث

﴿۷﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سلیمان بن احمد، الطّبرانی فرماتے ہیں:

”حَدَّثَنا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَایَحْیٰی ابْنُ مُعِیْنٍ، ثَنَاحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ حُکَیْمَۃَ بِنْتِ اُمَیْمَۃَ، عَنْ اُمِّھَا اُمَیْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا، قَالَتْ:

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَیْدَ اِنٍ یَّبُوْلُ فِیْہِ، وَ یَضَعُہٗ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَقَامَ فَطَلَبَ، فَلَمْ یَجِدْہُ۔ فَسَاَلَ اَیْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوْا: شَرِبَتْہُ بَرَّۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا، خَادِمُ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا، الَّتِیْ قَدِمَتْ مَعَھَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔“(۱)

”ہم سے امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ

(۱) ”المعجم الکبیر“: الطبرانی ”النساء، باب الباء، برۃ خادم ام سلمۃ ام المؤمنین، حدیث:۵۲۷“ (۲۰۵/۲۴، ۲۰۶)، طبع مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ۔

Marfat.com

ابن معین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حجّاج بن محمّد نے بیان کیا، وُہ ابنِ جُرَیج سے روایت کرتے ہیں، وہ حُکیمہ بنت اُمیمہ سے، اور وہ اپنی وَالدہ اُمیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، وُہ فرماتی ہیں کہ:

حضور نبیّ پاک صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ حضور اس میں (شب کے وقت) پیشاب فرماتے، اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلّم اٹھے، اور اسے طلَب فرمایا، مگر اسے نہ پایا۔ تو آپ نے پوچھا اور فرمایا: وہ پیالہ کہاں ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ اسے اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ بی بی بَرّہ رضی اللہ تعالیٰ عَنہا نے پی لیا ہے، جو ان کے ہمراہ سَرزمینِ حَبشہ سے آئی ہوئی تھیں۔ تو نبیّ اکرم صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبُوط حِصَار کے ساتھ دوزخ سے اپنا بچاوٴ کر لیا ہے۔"

حدیث

﴿۸﴾

امام، حافظ، ابوبکر، احمد بن حسین، البیہقی نے اپنی سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا:

"عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ، عَنْ اُمِّهَا رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَيدَ اَنٍ يَّبُوْلُ فِيهِ، وَيَضَعُهٗ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَقَامَ فَطَلَبَهٗ، فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: اَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوْا شَرِبَتْهُ بَرَّةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، خَادِمُ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، الَّتِىْ قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (۱)

"حُکیمہ بنتِ اُمیمہ سے رِوایت ہے، وُہ اپنی والدہ

---

(۱) "الخصائص الكبرى": السيوطى "ذكر الخصائص التى اختص بها عن امته الخ، قسم الكرامات، باب اختصاصهﷺ بطهارة دمه وبوله غائطه" (۲۵۲/۲)، طبع المكتبة النورية الرضوية، لائيلپور۔

حضرت اُمیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عَنہا سے روایت کرتی ہیں،

اُنہوں نے فرمایا کہ :

نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ عَلیہ واٰلہٖ وَسلَّم (شب کے وقت) پیشاب فرماتے، اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھاتے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، اور اسے طلب فرمایا، مگر نہ پایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا، اور فرمایا: وہ پیالہ کہاں ہے؟ اہلِ خانہ نے عرض کیا کہ اسے حضرت اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ بی بی بَرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عَنہا نے، جو ان کے ہمراہ مُلکِ حبشہ سے آئی ہوئی ہیں، پی لیا ہے۔ تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبُوط حِصار کے ساتھ جہنّم سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

حدیث

﴿۹﴾

امام، حافظ، ابوالحسن، علی بن عمر، الدَّارقُطنی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا:

"عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا قَالَتْ:

قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلیٰ فَخَّارَةٍ، فَبَالَ فِیْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَافِیْهَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُهٗ۔ فَضَحِكَ، وَقَالَ: اَمَا اِنَّكِ لَا یَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ اَبَدًا! "

(۱)

"حضرت اُمِّ اَیمن رَضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک مٹّی کے برتن کے پاس اُٹھ کر تشریف لائے، اور

---

(۱) "الخصائص الکبریٰ": السیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بہا عن امته الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصه ﷺ بطہارة دمه وبوله غائطه" (۲/۲۵۲)، طبع المکتبة النوریة الرضویة، لائیلپور۔

Marfat.com

اس میں پیشاب فرمایا۔ اسی رات میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے جو کچھ اس میں تھا پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو اس قصّے کی خبر دی۔ تو آپ نے ہنس کے فرمایا: خبردار! بیشک تم آج کے بعد ہرگز کبھی اپنے پیٹ میں بیماری نہ پاؤ گی!"

امام، محدّث، ملّا علی بن سلطان محمّد، القاری نے اسے زیادہ تفصیل سے، اور زیادہ مکمل بیان کیا۔ چنانچہ امام علی القاری کا بیان کردہ مضمونِ حدیث درجِ ذیل ہے:

"صَحَّ عَنْ بَرَكَةَ الْأُوْلیٰ اُمّ اَیْمَنْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ لَیْلَةٍ اِلیٰ فَخَّارَةٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَافِیْهَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ ﷺ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاهْرِیْقِیْ مَا فِیْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِیْهَا۔ فَضَحِكَ ﷺ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَا یَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ

Marfat.com

اَبَدًا! " (۱)

"حضرت بَرَکت اُمّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صِحّت کے ساتھ مروی ہے، فرماتی ہیں:

رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلّمَ ایک رات اٹھ کر گھر کے کونے میں ایک مٹّی کے پیالے کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں اسی رات، مَیں اُٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس میں تھا مین نے اسے بے خبری میں پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے اُمّ اَیمَن! اٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! تو میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! جو کچھ اس میں تھا وہ تو میں نے پی لیا ہے۔ تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم اتنا ہَنسے کہ آپ کی داڑھیں کھل گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! تمہارے پیٹ میں کبھی بھی بیماری نہ ہوگی!"

---

(۱) "جمع الوسائل فی شرح الشمائل": علی القاری "باب ماجاء فی تعطر رسول اللّٰہ ﷺ (۲/۳)، طبع دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت۔

حدیث

﴿۱۰﴾

امام، حافظ، ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن المُثنّیٰ، المُوصلی نے فرمایا:

"ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ قُتَیْبَةَ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ یَعْلیٰ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا قَالَتْ:

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَخَّارَةٌ یَّبُوْلُ فِیْھَا۔ فَکَانَ اِذَا اَصْبَحَ یَقُوْلُ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ صُبِّیْ مَا فِی الْفَخَّارَةِ! فَقُمْتُ لَیْلَةً وَّاَنَا عَطْشٰی، فَشَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! صُبِّیْ مَا فِی الْفَخَّارَةِ! فَقَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ! قُمْتُ وَ اَنَا عَطْشٰی، فَشَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ فَقَالَ: اِنَّكِ لَنْ تَشْتَکِیَ بَطْنَكِ بَعْدَ یَوْمِكِ ھٰذَا اَبَدًا!" (۱)

---

(۱) "البدایة والنھایة": ابن کثیر "السیرة النبویة، فصل فی ذکر عبیده وإمائه ﷺ، واما إمائه، ومنھن برکة ام ایمن" (۳۲۶/۵)، طبع مکتبة المعارف، بیروت۔

Marfat.com

"ہم سے محمدّ بن ابی بکر المُقدَّمی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے مسلم بن قُتَیبَہ نے بیان کیا، وہ حسُین بن حَرَب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے یعلیٰ ابن عطاء سے، انہوں نے ولید بن عبد الرحمٰن سے، اور انہوں نے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ :

رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلّمَ کے یہاں ایک مُٹّی کا برتن تھا، جس میں آپ ﷺ پیشاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر صبح کے وقت فرماتے : اے اُمّ اَیمَن! جو کچھ مٹّی کے برتن میں ہے اسے پھینک دو! تو ایک بار مَیں رات کو اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو برتن میں جو پیشابِ (مُبارَک) تھا میں نے اسے پی لیا۔ تو (صبح کو) رسولُ اللہ صلّی اللہ تعَالیٰ عَلَیہِ واٰلہٖ وَسَلّمَ نے فرمایا : اے اُمّ اَیمَن! جو کچھ مٹّی کے برتن مُیں ہے اسے پھینک دو! اُمّ اَیمَن نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّمَ! مَیں (رات کو) اٹھی حالانکہ مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو مَیں نے وہ پیشابِ (مُبارَک) جو اس میں تھا، پی

لیا۔ تو آپ نے فرمایا: آج کے بعد ہرگز کبھی بھی تمہارے پیٹ میں تکلیف نہ ہو گی! "

Marfat.com

حدیث

﴿۱۱﴾

امام، حافظ، ابو عبداللہ، محمد، المعروف "الحاکم" النّیسابوری نے فرمایا:

"اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ کَامِلِ نِ الْقَاضِیُّ، ثنا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوْحِ نِ الْمَدَائِنِیُّ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا ابُو مَالِكِ نِ النَّخْعِیُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ نُبَیْحِ نِ الْعَنَزِیِّ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَةٍ مِّنْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشٰی، فَشَرِبْتُ مَافِی الْفَخَّارَةِ وَاَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ اِلٰی تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! فَاَهْرِیْقِیْ مَافِیْهَا! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ! شَرِبْتُ مَافِیْهَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه تَعَالٰی علیه وآله وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ

Marfat.com

نَوَاجِذُہ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّہٗ لَا یَفْجَعُ بَطْنُكِ اَبَدًا! "

(۱)

"ہمیں احمد بن کامل القاضی نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن رَوح المدائنی نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا ہم سے شَبابہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو مالک نخعی نے بیان کیا۔ انہوں نے اَسود بن قَیس سے، اُنہوں نے نُبیح العنزی سے، اور انہوں نے حضرت اُمّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ:

نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم رات کے وقت گھر کے کونے میں ایک مٹّی کے برتن کی طرف اُٹھ کر تشریف لائے، تو اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں رات کو مَیں اٹھی اور مَیں پیاسی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں نے اسے بے خبری میں پی لیا۔ صبح کے وقت نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا:

---

(۱) "الصحیح المستدرك علی الصحیحین": الحاکم "کتاب معرفة الصحابة، ذكر ام ايمن مولاة رسول اللهﷺ وحاضنته' شرب ام ايمن بوله واثره" (۴/ ۶۳، ۶۴)، طبع دار الكتاب العربی، بیروت۔

Marfat.com

اُے اُمِّ اُیْمَن! رضی اللہ تعالیٰ عنہا اٹھ کر مٹّی کے بر تن کی طرف جاؤ! اور جو کچھ اس مین ہو اسے بہادو! مَیں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ اس میں تھا میں نے اسے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبر دار! بے شک تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہو گی!"

Marfat.com

حدیث

﴿۱۲﴾

امام، حافظ، حسن بن سفیان نے اپنے ''مُسْنَد'' میں اپنی سند کے ساتھ ''ابومالک النَّخَعی'' کی حدیث کو روایت کیا کہ:

''عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَۃٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْھَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَ اَنَا عَطْشَانَۃٌ۔ فَشَرِبْتُ مَا فِیْھَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاَھْرِیْقِیْ مَا فِیْ تِلْکَ الْفَخَّارَۃِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰہِ! شَرِبْتُ مَا فِیْھَا۔ قَالَتْ: فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا وَاللّٰہِ! اِنَّہٗ لَا یَتَّجِعَنَّ بَطْنُکِ اَبَدًا! ''(۱)

---

(۱) ''تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر'': العسقلانی ''کتاب الطھارۃ، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰'' (۳۱/۱)، طبع المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ ھل۔

Marfat.com

"اُنہوں نے اَسود بن قیس سے، انہوں نے نبیح الْعَنَزِی سے، اور انہوں نے حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ :

ایک رات حضرت رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلّمَ گھر کے کونے میں پڑے ایک مٹّی کے برتن کے پاس اٹھ کے تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ رات کو مَیں اٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو مَیں نے بے خبری میں جو کچھ اس میں تھا اسے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبیِّ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّمَ نے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ اَیمَن! رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: واللہ! جو کچھ اس میں تھا وہ تو میں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں یہ سن کر حضور نبیِّ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلّمَ اتنا ہنسے کہ آپ کی مبارک داڑھیں کھل گئیں۔ پھر فرمایا: خبردار! خدا کی قسم! اس میں شک نہیں کہ آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں تکلیف نہ ہوگی!"

Marfat.com

ابو مالک نخعی تک حسن بن سُفیان کی سند یہ ہے:

"حَدَّثَنَا اِسحَاقُ بنُ بَهلُولٍ، ثنا شَبَابَةُ بنُ سَوَّارٍ، ثنَا عَبدُالمَلِكِ بنْ حُسَينٍ اَبُو مَالِكٍ النَّخعِیّ۔" (۱)

"ہم سے اسحاق بن بہلول نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے شَبابہ بن سوّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدُ الملِک بن حُسین ابو مالک النَّخَعی نے بیان کیا۔"

(۱) "حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء": ابو نعیم الاصبہانی "النساء الصحابیات، ام ایمن، ترجمة: ۱۴۷" (۲/۶۷)، طبع دار الفکر، بیروت۔

Marfat.com

حدیث

﴿۴۳﴾

حافظ، امام، ابُواحمد، الحسن بن محمّد بن عبدُاللہ، العسکری نے اپنی سند کے ساتھ ''ابُومالک نخعی'' سے روایت کیا:

''عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَتْ:

قَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَۃٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْھَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَ اَنَا عَطْشَانَۃُ۔ فَشَرِبْتُ مَافِیْھَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاھْرِیْقِیْ مَافِیْ تِلْکَ الْفَخَّارَۃِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰہِ شَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ قَالَتْ: فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ۔ ثُمَّ قَالَ: لَنْ تَشْتَکِیْ بَطْنَکِ!''(۱)

---

(۱) ''تلخیص الحبیرفی تخریج الرافعی الکبیر'': العسقلانی ''کتاب الطھارۃ، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰'' (۳۱/۱)، طبع المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ ھل۔

Marfat.com

"وہ اَسْوَد بن قَیس سے، وہ نبیح الْعَنزی سے، اور وہ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ:

رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم ایک رات اٹھے اور گھر میں ایک طرف پڑے ہوئے مٹّی کے برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں رات کو مَیں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس برتن میں تھا اسے بے خبری میں مَیں نے پی لیا۔ جس وقت صبح ہوئی تو نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلّم نے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ اَیمن! رَضی اللہ تعالیٰ عنہما اٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! مَیں نے عرض کیا وَاللہ! برتن میں جو کچھ تھا اسے تو مَیں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں یہ سُن کر حضور نبیّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلّمَ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ اِس کے بعد ارشاد فرمایا: آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہو گی!"

حدیث

﴿١٤﴾

امام، حافظ، ابو نُعَیم، احمد بن عبد اللہ الاصبہانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ النَّخْعِیُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَةٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِیْهَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاَهْرِیْقِیْ مَا فِیْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ! شَرِبْتُ مَا فِیْهَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّكِ لَا تَتَّجِعِیْنَ بَطْنَكِ اَبَدًا! " (١)

---

(١) "دلائل النبوة": ابونعیم الاصبهانی "الفصل السابع والعشرون" (٢/٣٨٠، ٣٨١)، طبع دار الباز، مکة المکرمة۔

Marfat.com

"ہم سے احمد بن سُلَیمان نے حدیث بیان کی،
انہوں نے کہا ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا، انہوں
نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے
کہا ہم سے شَبابَہ بن سَوّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم
سے ابو مالک نخعی نے بیان کیا، انہوں نے اَسْوَد بِن قیس
سے، اُنہوں نے نبیح العُنَزِی سے، اور انہوں نے حضرت
اُمِ اَیمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے
فرمایا کہ:

ایک رات رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ
وَسَلّم اٹھ کر گھر کی ایک طرف پڑے ہوئے مٹّی کے
ایک برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب
فرمایا۔ پھر رات کو میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی،
تو جو کچھ اس میں تھا میں نے بے شعُوری میں اسے پی لیا۔
تو جب صبح ہوئی تو نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم
نے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ اَیمَن! اٹھو! اور جو کچھ اس
برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: اللہ کی
قسم! جو کچھ اس برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔

Marfat.com

کہتی ہیں: تو رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہو گی!"

حدیث

﴿۱۵﴾

امام، حافظ، ابو نُعیم، احمد بن عبد اللہ، الاصبہانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَهْلُوْلٍ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ اَبُوْمَالِكٍ النَّخْعِيُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ:

بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ، فَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَبَالَ فِيْ فَخَّارَةٍ۔ فَقُمْتُ وَاَنَا عَطْشٰى، لَمْ اَشْعُرْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ؟ فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ لِيْ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ! اَهْرِيْقِيْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَا يَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ اَبَدًا!" (۱)

---

(۱) "حلية الاولياء وطبقات الاصفياء": ابو نعيم الاصبهانى "النساء الصحابيات، ام ايمن، ترجمة: ۱۴۷" (۲/۶۷)، طبع دار الفكر، بيروت۔

Marfat.com

"ہم سے ابُو عمَرو بن حمْدان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حسَن بن سُفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اِسحاق بن بُہلول نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شَبابَہ بن سوّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدُ الملک بن حسُیَن ابُو مالک النخعی نے بیان کیا، وہ اَسْود بن قیَس سے، وہ نبیح العنزی سے، اور وہ حضرت اُمّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ :

"رَسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلّمَ نے گھر میں رات گزاری، تو رات کو اٹھ کر ایک مٹّی کے برتن میں پیشاب فرمایا۔ پھر میں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے نہ سمجھا کہ مٹّی کے برتن میں کیا ہے ؟ تو میں نے جو کچھ اس میں تھا پی لیا۔ تو عَلَی الصّبَاح سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلّمَ نے مجھ سے فرمایا : اے اُمّ اَیمَن ! جو کچھ اس برتن میں ہے اسے بہادو ! میں نے عرض کیا : قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حقّ کے ساتھ مبعوث فرمایا ! جو کچھ برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔ تو رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعَالیٰ عَلَیہٖ وآلہٖ

وسلّم اتنا ہنسے کہ آپ کی مُبارک دَاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

پھر ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک تمہارے پیٹ میں

کبھی بھی بیماری نہ ہو گی!"

حدیث

﴿١٦﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سلیمان بن احمد، الطبرانی نے فرمایا:

”حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلٰى فَخَّارَةٍ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ فِيهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَ أَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَافِيهَا وَأَنَا لَا أَشْعُرُ۔ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ! قُومِي! فَأَهْرِيقِي مَا فِي تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِيهَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔ ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّكِ لَا تَتَّجِعِينَ بَطْنَكِ أَبَدًا! “ (١)

---

(١) ”المعجم الكبير“: الطبرانى ”النساء، ام ايمن، ما اسندت ام ايمن، حديث: ٢٣٠“ (٢٥/٨٩، ٩٠)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔

''ہم سے حُسین بن اسحاق التَّسۡتُری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شَبَابَہ بن سَوّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے ابو مالک النَّخَعی نے بیان کیا، وہ اَسۡوَد بن قَیس سے، وُہ نُبیح الۡعَنَزِی سے، اور وہ حضرت اُمّ اَیۡمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

''ایک رات جناب رسُولُ اللہ صَلّی اللہُ تَعَالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلَّمَ اٹھ کر گھر میں ایک طرف پڑے ہوئے ایک مٹّی کے برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر رات کے وقت مَیں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو مَیں نے جو کچھ اس میں تھا بے خبری میں اسے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبیّ کریم صلّی اللہُ تَعَالیٰ عَلیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے اُمّ اَیمَن! اُٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہا دو! میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں تو رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلّم اتنا ہنسے کہ آپ کی مُبارک دَاڑھیں کھُل گئیں۔

پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا :

خبردار! آئندہ تُمھارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی !"

Marfat.com

حدیث

﴿۱۷﴾

حافظ، ابو علی، سعید بن عثمان بن السکن کی حدیث کو نقل کرتے ہوئے امام، حافظ، ابو الفضل، احمد بن حجر، العسقلانی نے فرمایا:

"وَاَخرَجَ ابْنُ السَّكَنِ مِنْ طَرِيقِ عَبدِالمَلِكِ ابنِ حُسَينٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَطَآءٍ، عَنِ الوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ اَيمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالىٰ عَنهُمَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَخَّارَةٌ يَبُولُ فِيهَا بِاللَّيْلِ۔ فَكُنْتُ اِذَا اَصْبَحتُ صَبَبْتُهَا۔ فَنِمْتُ لَيلَةً وَ اَنَا عَطْشَانَةٌ، فَغَلَطْتُ فَشَرِبْتُهَا۔ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ: اِنَّكِ لَاتَشْتَكِي بَطْنَكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا! " (۱)

"ابن السکن نے اپنی سند کے ساتھ بطریقِ

---

(۱) "الاصابة فی معرفة الصحابة": العسقلانی "کتاب النساء، فصل فیمن عرف بالکنیة من النساء، حرف الالف، القسم الاول، ام ایمن مولاة النبیﷺ وحاضنته، ترجمة: ۱۱۴۵" (۴/۴۳۳)، طبع مکتبة المثنی، بغداد.

Marfat.com

عَبدُ الملک بن حسین روایت کیا، انہوں نے نافع بن عطاء سے، انہوں نے ولید بن عبد الرّحمٰن سے، اور انہوں نے حضرت اُمّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، آپ نے فرمایا کہ:

نبیّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلّم کے یہاں ایک مٹّی کا برتن تھا، جس میں حضُور رات کو پیشاب فرمایا کرتے۔ تو جب صبح ہوتی تو میں اسے گرا دیا کرتی۔ ایک رات میں سوئی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے اٹھ کر غلطی سے اسے پی لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبیّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلِہٖ وَسلّم سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں کچھ شک نہیں کہ آج کے بعد کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہو گی!"

Marfat.com

حدیث

﴿۱۸﴾

امام، حافظ، ابوُنُعیم، احمد بن عبدُاللہ، اَلْاَصبہانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ هَارُوْنَ، ثَنَا مُوسٰی بنُ هَارُوْنَ، قَالَ ثَنَا عُبَیدُ اللهِ بنُ النُّعْمَانِ الْمِنقَرِیّ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِاللهِ الانصَارِیّ، قَالَ حَدَّثَنِی أَبِیْ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فَیُطِیْلُ الْقِیَامَ۔ وَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَالَ فِیْ بِئْرٍ فِیْ دَارِهٖ۔ قَالَ: فَلَمْ یَكُنْ فِی الْمَدِیْنَةِ بِئْرٌ اَعْذَبَ مِنْهَا۔ قَالَ: وَكَانُوا اِذَا حَضَرُوا اَسْتَعْذَبَ لَهُمْ مِنْهَا۔ وَكَانَتْ تُسَمّٰی فِی الْجَاهِلِیَّةِ "الْبَرُوْدَ"۔" (۱)

"ہم سے علی بن ہارون نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا،

---

(۱) "دلائل النبوة": ابونعیم الاصبهانی "الفصل الثانی والعشرون" (۲/۳۸۱)، طبع دار الباز، مكة المكرمة۔

Marfat.com

انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ بن نُعمان المنقری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمدؐ بن عبد اللہ الانصاری نے بیان کیا، وُہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، وہ ثمامہ سے راوی، اور وہ حضرت اَنَس رَضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ :

رَسُولُ اللہ صَلّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ واٰلہٖ وَسَلّمَ نماز پڑھتے تو دیر تک قیام فرماتے۔ اور نبیؐ کریم صلّی اللہ تعالیٰ عَلیہ واٰلہٖ وَسَلّمَ نے ان کے گھر کے اندر ایک کنوئیں میں پیشاب فرمایا۔ حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ٹھنڈے میٹھے خوشگوار پانی میں اس کنوئیں سے بڑھ کر پورے مدینہ میں کوئی کنواں نہ رہا۔ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام جب ہمارے گھر تشریف لاتے تو میں اس کنوئیں کے خنک وشیریں پانی سے ان کی تواضع کرتا۔ زمانۂ جاہلیت میں اسے ٹھنڈے پانی والا کنواں کہا جاتا تھا۔"

Marfat.com

حدیث

﴿۱۹﴾

حافظ، علامہ، ابوبکر، احمد بن علی، الخطیب البغدادی نے "رُوَاۃُ مَالِك" میں اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، آپ نے فرمایا:

"رَأیتُ مِن رَّسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلاثَۃَ اَشیاءٍ، لَولَم یَاتِ بِالقُرآنِ لَاٰمَنتُ بِہٖ۔ تَصَحَّرنَا فِی جَبَّانَۃٍ تَنقَطِعُ الطُّرُقُ دُونَھَا۔ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الوُضُوءَ، وَرَأی نَخلَتَینِ مُتَفَرِّقَتَینِ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: یَاجَابِرُ! اذھَب اِلَیھِمَا! فَقُل لَھُمَا اجتَمِعَتَا! فَاجتَمَعَتَا حَتّٰی کَاَنَّھُمَا اَصلٌ وَّاحِدٌ۔ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، فَبَادَرتُہٗ بِالمَاءِ۔ وَقُلتُ لَعَلَّ اللّٰہَ اَن یُّطلِعَنِی عَلٰی مَاخَرَجَ مِن جَوفِہٖ، فَاٰکُلَہٗ، فَرَاَیتُ الاَرضَ بَیضَاءَ۔ فَقُلتُ: یَارَسُولَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ! اَمَا کُنتَ تَوَضَّأتَ؟ قَالَ: بَلیٰ! وَلٰکِنَّا مَعشَرَ النَّبِیِّینَ اُمِرَتِ الاَرضُ اَن تُوَارِیَ مَایَخرُجُ مِنَّا

مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ۔ ثُمَّ افْتَرقَتِ النَّخْلَتَانِ۔ فَبَيْنَا نَسِيْرُ إِذْ أَقْبَلَتْ حَيَّةٌ سَوْدَاءُ ثُعْبَانٌ ذَكَرٌ، فوضعت رَأْسَهَا فِيْ أُذُنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم فَمَهُ عَلىٰ أُذُنِهَا، فَنَا جَاهَا۔ ثُمَّ لَكَانَّمَا الْأَرْضُ ابْتَلَعَتْهَا۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! لَقَدْ أَشْفَقْنَا عَلَيْكَ۔ قَالَ هٰذَا وَفْدُ الْجِنِّ، نَسُوْا سُوْرَةً، فَأَرْسَلُوْهُ إِلَيَّ فَفَتَحْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ۔ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلىٰ قَرْيَةٍ۔ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ مَعَ جَارِيَةٍ كَأَنَّهَا فَلْقَةُ الْقَمَرِ حِيْنَ تَمَحّٰى عَنْهُ السَّحَابُ، حَسْنَاءَ مَجْنُوْنَةٍ۔ فَقَالَ أَهْلُهَا: احْتَسِبْ فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! وَقَالَ: لِجِنِّيِّهَا وَيْحَكَ! أَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! خَلِّ عَنْهَا! فَتَنَقَّبَتْ، وَاسْتَحْيَتْ وَرَجَعَتْ صَحِيْحَةً۔" (١)

(١) "الخصائص الكبرى": السيوطى "ذكر المعجزات التى وقعت عند وفادة الوفود، باب ماوقع فى وفد الجن" (٢/٣٠)، طبع المكتبة النورية الرضوية، لائلپور۔

رَسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے میں نے تین چیزیں ایسی دیکھی ہیں کہ اگر آپ قرآن کو لے کر نہ آتے تو میں پھر بھی حضور پہ ایمان لے آتا۔ ہم ایک بے درخت، بلند و ہموار زمین میں جنگل کی طرف اتنی دور تک چلے گئے کہ راستے اس سے پہلے ہی مُنقطع ہو جاتے ہیں۔ تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلّمَ نے وضو کے لئے پانی لیا، اور دو علیٰحدہ علیٰحدہ کھجور کے درخت دیکھے۔ تو نبیِّ پاک صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلّم نے فرمایا: اے جابر! ان دونوں کے پاس جاؤ! اور ان سے کہو: دونوں اکٹھّے ہو جائیں! چنانچہ وہ دونوں اس طرح اکٹھّے ہو گئے گویا کہ ایک ہی مُنڈھ کی دو شاخیں ہیں۔ تو رَسُول اللہ صَلّی اللہ تعالیٰ علَیہ واٰلہٖ وَسَلّمُ نے وضو فرمانا چاہا، تو میں جلد جلد آپ کے پاس پانی لے کر حاضر ہو گیا۔ اور میں نے (دل میں) کہا: جو کچھ (پاخانہ مبارک) آپ کے پیٹ سے نکلا ہو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس پر مُطّلِع فرما دے تو میں اسے کھا لوں۔ تو میں نے (قضائے حاجتِ نبوی کی) زمین کو صاف پایا۔ تو میں نے عرض

کیا: یَارَسُولَ اللہ! صَلّی اللہ تعَالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ! (آپ نے قضائے حاجت نہیں فرمائی، اور وُضو کر لیا) کیا پہلے حضور نے وضو کیا ہوا نہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں؟ (ہم نے قضائے حاجت کر لی ہے) اور لیکن ہم گروہِ انبیاء عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (کے پیٹ) سے جو پیشاب وپاخانہ نکلے، زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ اسے چھپا لیا کرے۔ پھر کھجور کے دونوں درخت علیٰحدہ علیٰحدہ ہو گئے۔ تو اِس اثناء میں کہ ہم چل رہے تھے ناگہاں ایک سیاہ رنگ کا سانپ جو کہ نَر اَژدھا تھا، سامنے آگیا۔ تو اس نے اپنا مُنہ نبیِّ اکرم صَلّی اللہ تعَالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے کان مُبارک میں رکھ دیا، اور نبیِّ اِکرم صَلّی اللہ تعَالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دَہنِ اَقدس اس کے کان پہ رکھ دیا۔ پھر حضُور صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیۡہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے ساتھ سَرگوشی کی۔ اِس کے بعد (سانپ غائب ہو گیا) ایسا معلوم ہوتا تھا گویا زمین نے اسے نِگل لیا ہو۔ تو میں نے عرض کیا: یَارَسُولَ اللہ! صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ! ہم آپ کے بارے میں خوفزدہ ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا یہ جِنّوں کا نمائندہ تھا، وہ ایک سُورت کو بھول گئے تو اُنہوں نے اسے میرے پاس بھیجا۔ چنانچہ میں نے انہیں قرآن سکھایا۔ پھر ہم ایک بستی کے پاس پہنچے، تو لوگوں کی ایک جماعت ایک حَسِین و مجنُونَ نوجوان لڑکی کے ہمراہ ہمارے پاس آئی۔ وہ لڑکی گویا چاند کا ٹکڑا تھی، جس سے بادل چھٹ گئے ہوں۔ تو اس کے گھر والوں نے عرض کیا: یارَسُولَ اللہ! صَلّی اللہُ تعَالیٰ علیہ والٖہ وَسَلّم! اسے تَنْدرُستی دِلا کر ثواب حاصل کیجئے! تو رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلّم نے دُعا فرمائی، اور اس کے (اندر اثر اَنْدَاز ہونے والے) جِنّ سے فرمایا: ہلاکت تیرے لئے! مَیں اللہ کا رَسُول مُحَمّد صلّی اللہ تعالیٰ علَیہِ وآلہٖ وَسلّم ہوں۔ اسے چھوڑ دے! تو لڑکی (فورا تَنْدرُست ہو گئی اور اس) نے اپنے اوپر نقاب ڈالا، اور حَیا کرنے لگی، اور شفایاب ہو کر واپس لوٹ گئی۔"

کتابیـــــــــــــــــــــات

(مراجع ومآخذ)

اسماء کتب ومصنفین

١ . الاستیعاب فی معرفة الاصحاب.

ابو عمر، یوسف بن عبداللّٰہ بن عبدالبر، النمری، القرطبی، المتوفیٰ سنہ ٤٦٣ھ

٢ . اسد الغابة فی معرفة الصحابة.

ابوالحسن، عزالدین، علی بن محمد، ابن الاثیر، الجزری، المتوفیٰ سنہ ٦٣٠ھ

٣ . الاصابة فی معرفة الصحابة.

ابوالفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ سنہ ٨٥٤ھ

٤ . البدایة والنهایة.

ابوالفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر، الدمشقی، المتوفیٰ سنہ ٧٧٤ھ

٥ . تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر.

ابو الفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ سنہ ٨٥٤ھ

٦ . جمع الوسائل فی شرح الشمائل.

Marfat.com

علی بن سلطان محمد القاری، الھروی، المکی، المتوفیٰ

سنہ۱۰۱۴ھ

۷. حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء.

ابونعیم، احمد بن عبداللّٰہ الاصبھانی، المتوفیٰ سنہ۴۳۰ھ

۸. الخصائص الکبریٰ.

جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، السیوطی، المتوفیٰ

سنہ۹۱۱ھ

۹. دلائل النبوة.

ابونعیم، احمد بن عبداللّٰہ الاصبھانی، المتوفیٰ سنہ۴۳۰ھ

۱۰. السنن الکبریٰ.

ابوبکر، احمد بن الحسین، البیھقی، المتوفیٰ سنہ۴۵۸ھ

۱۱. الصحیح المستدرک علی الصحیحین.

ابوعبداللّٰہ، محمد بن عبداللّٰہ، الحاکم، النیسابوری،

المتوفیٰ سنہ۴۰۵ھ

۱۲. المعجم الکبیر.

ابوالقاسم، سلیمان بن احمد بن ایوب، اللخمی،

الطبرانی، سنہ۳۶۰ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار تشکر

ہیلنگ سرجیکل کارپوریشن، سیالکوٹ
اور
عطّار جیولرز، سیالکوٹ والوں نے

محض حسبۃً للہ، خالص دینی جذبے سے سرشار ہو کر، حضرات شہداءِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایصالِ ثواب کی خاطر، اس کتاب کی طباعت کے تمام اخراجات برداشت کئے۔ اگر یہ حضرات اپنا دستِ تعاون آگے نہ بڑھاتے تو شاید اس کتاب کے منظرِ عام پر آنے کا خواب ابھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔ اس خصوصی تعاون پر ہم نہایت شکر گزار ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَآء۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے وسیلہ سے یہ دینی خدمت قبول فرماتے ہوئے انہیں برکاتِ دارین سے نوازے! دنیا میں دینی جذبے میں ترقّی، اور آخرت میں حضور شفیعُ المذنبین علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے! آمین

دُعاگو: (مُفتی) محمّد اشرف القادری

اہلِ سُنّت اکیڈمی خانقاہِ قادریّہ عالمیّہ، نیک آباد، گجرات

۱۷ ماہ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ

Marfat.com

Marfat.com

مُصنّف کی دیگر تصانیف

کتاب فارسی برائے طلباءِ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان	ہم سُنّی کیوں ہیں؟
حق کی پہچان از افادات، حضرت صدر الافاضل مُرادآبادی	بارہ ربیع الاوّل میلادُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم یا وفات النّبی صلی اللہ علیہ وسلم
امارۃ المرأۃ	

کتب شیعہ سے مُروّجہ ماتم کی ممانعت وغیرہا

شائع کردہ

اہلسُنّت اکیڈمی

خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد، گجرات، پاکستان

Marfat.com

مُصنّف کی دیگر تصانیف

کتابِ فارسی برائے طلباء تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان	ہم سُنّی کیوں ہیں؟
حق کی پہچان از افادات، حضرت صدر الافاضل مُراد آبادی	بارہ ربیع الاوّل میلادُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم یا وفات النّبی صلی اللہ علیہ وسلم
امارۃ المرأۃ	

کتب شیعہ سے مُروّجہ ماتم کی ممانعت وغیرہا

شائع کردہ

اہلسنّت اکیڈمی

خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد، گجرات، پاکستان

Marfat.com

ایک محدّثانہ تحقیق * ایک تحریری مناظرہ

حدیث شُربِ بولِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علامہ مفتی محمد اشرف القادری